

حافظ الحدیث عبداللہ بن محمد البغدادی المعروف بہ ابن ابی الدنیا  
کی عربی کتاب ”الْمَرُضُ وَالْكَفَّارَاتُ“ کا اردو ترجمہ

اللہ تعالیٰ

5766

کے

آندازِ بخشش



مصنف: علامہ ابن ابی الدنیا<sup>رح</sup>  
مترجم: زاہد محمود قاسمی  
(۲۰۸-۲۸۱ھ)



297.1294 قاسمی، زاہد محمود  
اللہ تعالیٰ کے اندازِ بخشش / زاہد محمود قاسمی  
ملتان، لاہور - : بیکن بکس، 2009۔  
168 ص  
1. اردو - حدیث۔

83759

اشاعت : 2009ء

عبدالجبار نے

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور

سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان - لاہور

سے شائع کی۔

قیمت : 160/- روپے

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے  
بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال  
پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

ISBN : 978 - 969 - 534 - 177 - 3

# فہرست

17	عرض مترجم
19	تمہید و تقدیم (از مترجم)
	مصائب و تکالیف کی حقیقت
	اور مصیبت زدہ کیلئے انعامات
19	مصیبت کسے کہتے ہیں
19	مصیبت زدوں کیلئے پناہ گاہ
21	دوسروں کی مصیبت دیکھ کر تسلی پانا
24	دنیا کی تنگی ترشی آخرت کی راحت ہے
25	اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور اسی پر بھروسہ رکھنا
27	پرانی مصیبت کی یاد پر صبر کرنا
28	امت محمدیہ کی خصوصیت
28	دنیا کی راحت بڑی ہے یا آخرت کی؟
29	اللہ تعالیٰ بندے کی برائی نہیں چاہتے
30	دنیا ہے ہی آزمائش کا گھر
31	ایمان کی کمزوری
32	بندوں کی بیماریوں کا علاج
32	جزع فزع کی جگہ ذکر اللہ کو شعار بناؤ
32	ورقہ کا واقعہ
33	حضرت جنید کا واقعہ
33	جتنی تکلیف اتنا فائدہ

- 34 خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو  
 35 بے صبری اور جزع فزع مصیبت و تکلیف کو دگنا کر دیتی ہے  
 36 صبر کا انعام  
 37 اللہ تعالیٰ اُمیدوں کو پورا کرنے والے ہیں  
 38 حواشی

### پہلا باب

## مصائب و تکالیف، اللہ تعالیٰ کی محبت، آزمائش و امتحان، درحبات کی بلندی

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

- 43 (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بخار کی شدت  
 44 (۲، ۳) کس کی آزمائش سخت ترین ہوتی ہے؟  
 44 (۴) دگنی آزمائش والی جماعت  
 45 (۵) جتنا قرب اتنی آزمائش  
 46 (۶) حضرت عائشہ کا بیان  
 46 (۷) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری  
 47 (۸) دوہرا بخار دوہرا اجر  
 47 (۹) بیمار کیلئے خوشخبری  
 48 (۱۰) وباء کی آمد و رفت  
 49 (۱۱) درجات کی بلندی  
 49 (۱۲) سامان عبرت  
 50 (۱۳) قیامت کے دن دنیا کی تکلیفوں کی قیمت معلوم ہوگی

50	(۱۳) پینہ آنے پر بھی نیکی
50	(۱۵) گناہوں کی پت جھڑ
51	(۱۶) انبیاء کرام کا خاص مقام
51	(۱۷) پیار کا اللہ تعالیٰ کے ہاں مذکرہ
52	(۱۸) پاکیزگی
52	(۱۹) بزرگی ملنے کا سبب
53	(۲۰) خیر سے خالی جسم اور مال
53	(۲۱) اللہ تعالیٰ کی محبت
54	(۲۲) بھلائی
55	حواشی

### صحابہ، اولیاء، و علماء کے ارشادات و واقعات

57	(۱) گوشت و خون کے بدلے اجر بہتر ہے
57	(۲) آخرت کی طرف متوجہ کرنے والی حالت
57	(۳) کامل فقاہت کی علامت
58	(۴) ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ
58	(۵) عمرو بن مرہ
58	(۶) حضرت عروہ کی ٹانگ کٹنے کا واقعہ
59	(۷) اسود کا بیان
59	(۸) سلیمان بن اشعث کی روایت
59	(۹) ہشام بن عروہ کا بیان
60	(۱۰) حضرت عروہ کا تفصیلی واقعہ
61	(۱۱) نافع بن زویب کا بیان

61	(۱۲) ابو مطرف مغیرہ کا بیان
62	(۱۳) بیٹے کی موت پر صبر
63	(۱۴) حسن بصریؒ کا قول
63	(۱۵) مؤمن کی آزمائش
63	(۱۶) توجہ الی اللہ
63	(۱۷) سوید بن مشعبہ رحمۃ اللہ علیہ
64	(۱۸) ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ
64	(۱۹) مریض کیلئے چار انعام
64	(۲۰) زبیدیامی رحمۃ اللہ علیہ
64	(۲۱) محبوب بیماری
65	(۲۲) مریض کی کوتاہی معاف
65	(۲۳) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
65	(۲۴) تنبیہ
65	(۲۵) محبت
66	حواشی

## دوسرا باب

### مریض کے گناہوں کا کفارہ

71	بیماریاں اور اجر و ثواب
73	حواشی

## جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

- 74 (۱) بیماریاں گناہوں کے کفارے ہیں
- 75 (۲) بخار کو برانہ کہو
- 75 (۳) مؤمن بیماری کے بعد برف کے اولے کی طرح صاف شفاف ہو جاتا ہے
- 75 (۴) بیماری پاکیزگی ہے
- 76 (۵) بخار میں مبتلا کی مثال
- 76 (۶) نامہ اعمال سے گناہوں کی صفائی
- 76 (۷) ایک رات کے بخار کا انعام
- 77 (۸) بخار گناہوں کو گرا دیتا ہے
- 77 (۹) اُم سلیم! خوش ہو جاؤ
- 77 (۱۰) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے
- 78 (۱۱) معمولی سی پریشانی بھی گناہ ختم کرتی ہے
- 78 (۱۲) کانٹے کا چھیننا
- 78 (۱۳) مالی، خاندانی یا جسمانی پریشانی گناہ ختم کرتی ہے
- 79 (۱۴) دردِ سر اور بخار
- 79 (۱۵) صاف چاندی کی طرح کرنے والے
- 80 (۱۶) تیزی کے ساتھ گناہ ختم کرنے والے
- 80 (۱۷) دائمی مرض
- 80 (۱۸) چھوٹی بڑی ہر تکلیف گناہ ختم کرتی ہے
- 81 (۱۹) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے
- 81 (۲۰) کھوٹ کا خاتمہ

- 81 (۲۱) برے اعمال کا بدلہ
- 82 (۲۲) بیماری مؤمن کو بخشوا کر جاتی ہے
- 82 (۲۳، ۲۴) درجات کی بلندی
- 83 (۲۵) فکر مندی پر گناہوں کا مٹنا
- 84 (۲۶، ۲۷) اجر کی امید رکھنا
- 84 (۲۸) گناہوں کا مٹنا
- 85 (۲۹) بیماری گناہوں کا کفارہ
- 85 (۳۰) حضرت معاویہؓ کا واقعہ
- 85 (۳۱) بخار سے برائیوں کا خاتمہ
- 86 (۳۲) آزمائش و تکلیف کفارہ ہے بشرطیکہ ---
- 86 (۳۳) پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا
- 86 (۳۴) بخار رانی کے برابر گناہ نہیں چھوڑتا
- 87 (۳۵) درجات کی بلندی
- 87 (۳۶) اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے گناہوں کی صفائی
- 87 (۳۷) بیماری گناہ جلانے کی بھٹی ہے
- 88 (۳۸) بیماری سے گناہوں کا یقینی خاتمہ
- 88 (۳۹) جتنی شدت اتنا کفارہ
- 88 (۴۰) بیمار کرنے کی حکمت
- 89 حواشی

### صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

- 92 (۱) حضرت عمارؓ کا فرمان
- 92 (۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان
- 92 (۳) یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد



93	(۴) آگ سے بچاؤ
93	(۵) مجاہد کا قول
93	(۶) حسن بصری کا قول
93	(۷) کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
94	(۸) حضرت سلمان کا ارشاد
94	(۹) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
94	(۱۰) خوشی کے ایام
95	(۱۱) بہت بڑا اجر و ثواب
95	(۱۲) موت کا جاسوس
95	(۱۳) بیماری کے مقابلہ میں انعام بہت بڑا ہے
96	(۱۴) قیس کا ارشاد
96	(۱۵) زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
96	(۱۶) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
96	(۱۷) پت جھڑ کا موسم
97	حواشی

### تیسرا باب

مریض کیلئے مرض کے دوران بھی

نیک اعمال لکھے جاتے ہیں

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

101	(۱، ۲، ۳) صحت یا موت تک نیک عمل لکھنے کا حکم
102	(۴) قابل تعجب
104	(۵، ۶) مریض و مسافر کیلئے رعایت
105	(۷) ایک نیکی کی جگہ دس

- 135 (۱۱) مریض پر جبر نہ کرو
- 135 (۱۲) مبارک کام
- 136 (۱۳) رحمت میں غوطہ زن ہونے والا
- 136 (۱۴، ۱۵) رحمت ہی رحمت
- 136 (۱۶) عیادت ایک دن چھوڑ کر کرو
- 137 (۱۷) کتنی دیر عیادت کرنی چاہیے؟
- 137 حواشی

### صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

- 140 (۱) مریض سے راحت پہنچانے والی باتیں کرو
- 140 (۲) بہترین عیادت
- 140 (۳) مریض کی عیادت، تندرست کی ملاقات
- 141 (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کافرمان
- 141 (۵) افضل بیمار پر سی
- 141 (۶) حضرت عائشہ صدیقہ کا واقعہ
- 142 (۷) لازمی اور نقلی عیادت
- 142 (۸) مریض کی خواہش پوری کرو
- 142 (۹) تین دن بعد عیادت
- 143 حواشی

## چھٹا باب

## مریض کیلئے دُعا میں اور اعمال

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

- 147 (۱) ہر بیماری کی دُعا
- 147 (۲) دُعا جو حضرت سلمانؓ کو تعلیم فرمائی گئی
- 148 (۳) مریض کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا
- 148 (۴) جبریل علیہ السلام کا دم
- 149 (۵) بے پایاں اجر
- 150 (۶) بخار کا علاج
- 150 (۷، ۸) بخار جہنم کی حرارت
- 151 (۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲) بخار پانی سے ٹھنڈا کرو
- 152 (۱۳) بخار موت کا جاسوس ہے
- 152 (۱۴) بخار دور کرنے کا عمل
- 152 (۱۵) ایک جامع دُعا
- 153 (۱۶) پھنسی کا علاج
- 154 (۱۷) تکلیف کی شدت کے وقت کی دُعا
- 154 (۱۸) تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر پڑھنے کی دُعا
- 155 (۱۹) نجات دلانے والی دُعا
- 155 (۲۰) مریض کے پاس بیٹھ کر پڑھنے کی دُعا
- 157 (۲۱) عیادت کے وقت کی دُعا
- 157 (۲۲، ۲۳) حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ پر کیا جانے والا دم

- 158 (۲۵) حضرت سعد کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء
- 159 (۲۶) ہر بیماری کا علاج
- 159 (۲۷) معوذات
- 160 (۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عائشہؓ کا دم
- 160 (۲۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت فاطمہؓ کا دم
- 160 (۳۰) حضرت عثمانؓ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء
- 161 (۳۱) حضرت علیؓ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعاء
- 161 (۳۲) ہر مریض کیلئے مسنون دُعاء
- 162 (۳۳) مریض کی اپنے لیے دُعاء
- 162 (۳۴) حضرت ابوایوب انصاریؓ کی دُعاء
- 163 (۳۵) ایک مریض کو رسول اللہ ﷺ نے جو دُعاء سکھائی
- 163 (۳۶) ایک دیہاتی کا واقعہ
- 164 (۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دُعاء
- 164 (۳۸) ابو غسان رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاء
- 164 (۳۹) رسول اللہ ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک اور دُعاء
- 165 (۴۰) پھوڑے کے لیے دُعاء
- 165 حواشی

## عرضِ مترجم

انسان اشرف المخلوقات ہے، اللہ پاک کا خلیفہ ہے تمام مخلوقات کے مقابلہ میں ترقی یافتہ بھی ہے اور ترقی پذیر بھی انسان میں علم، ادراک، بصیرت و فراست اتنا کچھ ہے کہ فرشتوں کو شکست مانے بغیر چارہ نہ رہا۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود حقیقت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ انسان عاجز ہے، لاعلم ہے، نابینا ہے اور راہنما کا محتاج ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے وحی و نبوت کا انتظام کیا تاکہ اسے نظام قدرت کے ان پہلوؤں سے روشناس رکھا جائے جنہیں آسمانی راہ نمائی کے بغیر انسان فتح نہیں کر سکتا۔

مرنے کے بعد انسان کو کن مراحل سے گذرنا پڑے گا، کیا مشکلات پیش آئیں گی، دنیا کی زندگی کے اعمال موت کے بعد کی زندگی پر کیا اثر ڈالتے ہیں، کس عمل کے پردہ میں آخرت کی راحت پوشیدہ ہے اور کس فعل سے وہاں کی زندگی برباد ہو جاتی ہے؟ یہ سب وہ معاملات ہیں جن کی معلومات انسان کو اللہ پاک کی کتاب سے فراہم ہو سکتی ہیں یا اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے۔

اگر یہ معاملات انسان کی قوت اجتهاد و تحقیق کے حوالے کر دیئے جاتے تو سارے انسان مل کر بھی قیامت تک قیامت کی ہولناکیاں دریافت نہ کر پاتے، انسان کو مر کر ہی پتہ چلتا کہ ملک الموت بھی ہے۔

اس لیے یہ اللہ پاک کا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ انہوں نے انسانوں کو پہلے بتا دیا کہ موت کے بعد کیا ہوگا، کس عمل پر کیا نتیجہ مرتب ہوگا۔ زیر نظر کتاب میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات مذکور ہیں

جن میں یہ بتایا گیا کہ انسان پر دنیاوی زندگی میں جو مشکلات و تکالیف آتی ہیں عالم غیب، عالم مثال اور عالم آخرت میں ان کا کیا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی صحابہ کرام، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات بھی دیئے گئے کیونکہ ان کے ذریعہ حقیقت کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”المرص والکفارات“ کا ترجمہ ہے مگر ترتیب ان کی نہیں ہماری ہے۔ بعض جگہ باب کے شروع میں ہم نے تمہید کا اضافہ کیا اور بعض احادیث کے ذیل میں تشریح کا بھی۔ اس کتاب میں فراہم کی گئی معلومات ہمارے لیے کئی طرح سے مفید ہیں، مثلاً بیماریوں اور تکلیفوں کے فلسفہ، فوائد، اور اخروی انعامات کا علم حاصل ہوگا، کسی بتلائے تکلیف کے لیے تسلی کا سامان ہوگا اور آخرت کی تیاری کی رغبت بھی پیدا ہوگی جہاں ہم نے ہمیشہ رہنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا و پکا یقین نصیب فرمائیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا و پکا تابع فرماں بنائیں۔ آمین

زاہد محمود قاسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید و تقدیم:

(از مترجم)

## مصائب و تکالیف کی حقیقت

## اور مصیبت زدہ کیلئے انعامات

مصیبت کسے کہتے ہیں:

ماہرین لغت کہتے ہیں مُصِیْبَةٌ مُصَابَةٌ اور مَصُوبَةٌ ہر اس معاملہ کو کہتے ہیں جو انسان کو پیش آئے اور ناگوار گزرے۔

علامہ فخر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ہر تکلیف و پریشانی جو مؤمن کو پیش آئے“ وہ مصیبت ہے۔

یعنی انسان کو جو بھی پریشانی و تکلیف پہنچے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ مصیبت ہے۔ عکرمہ نے مرسلار وایت کیا ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ بجھ گیا تو فرمایا: ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی کوئی مصیبت ہے؟ فرمایا:

”نَعَمْ كُلُّ مَا آذَى فَهُوَ مُصِیْبَةٌ۔“

”ہاں ہر وہ چیز جو تکلیف دے وہ مصیبت ہے۔“

مصیبت زدوں کیلئے پناہ گاہ:

اللہ تعالیٰ نے ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ کو مصیبت زدوں کیلئے پناہ اور سہارا بنایا ہے تاکہ شیطان کے حملہ سے بچ سکیں، کہیں شیطان انہیں اس وقت میں غلط خیالات میں

بتلانا کر دے۔ جب کسی بھی مصیبت و پریشانی کے وقت یہ کلمات کہہ لیے جائیں تو انسان محفوظ ہو جاتا ہے اور اسے تسلی بھی ہوتی ہے کیونکہ یہ کلمات خیر و برکت لانے والے ہیں۔ ان کلمات میں مصیبت کا وہ علاج ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ ان میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ مفید علاج ہے، دنیا کے لحاظ سے بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی۔ ان کلمات میں دو بنیادی اصول مذکور ہیں جب انسان ان کا استحضار کر لیتا ہے تو اسے تسلی ہو جاتی ہے۔

پہلا اصول جو ”إِنَّا لِلّٰهِ“ میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اس بات پر یقین کر لے کہ اس کی اپنی ذات، اس کے اہل و عیال، اس کا مال متاع سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں اسے بطور امانت دے رکھی ہیں جب وہ واپس لے لے تو یہ کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہے بلکہ جس نے ہمیں اپنی چیز امانت دی تھی اس نے واپس لے لی ہے۔ نیز سب کچھ دو معدومیتوں کے درمیان ہے پہلے نہیں تھا پھر ہمیں ملا، اب پھر اس نے چلے جانا ہے۔ لہذا جتنا عرصہ ہمارے پاس رہا وہی نعمت ہے۔

اور ان سب چیزوں کو عدم سے وجود میں لانے والا بندہ خود نہیں ہے کہ وہ ان کے مالک ہونے کا دعویٰ کرے اور نہ بندہ ان کو آفات سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی اپنی مرضی سے تصرف کر سکتا ہے بلکہ بندے کا تصرف اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہے۔

دوسرا اصول جو ”إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ میں ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کو بالآخر اپنے مالک حقیقی کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور بہر حال دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں کو یہیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہونا ہے۔ جیسے بغیر مال و متاع کے پیدا ہوا تھا ویسے بغیر مال و متاع کے واپس لوٹے گا۔ فقط اس کے اعمال اس کے ساتھ جائیں گے۔

جب حقیقت یہ ہے کہ مال و متاع و اہل و عیال بندے کی ملکیت نہیں ہیں اور نہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے ہیں تو ان کے ہونے پر اتر اہٹ اور نہ ہونے پر مایوسی کیوں؟ لہذا مصیبت کے وقت بندے کا اپنی ابتداء و انتہاء میں غور کرنا صدمہ کا علاج ہے۔ نیز بندے کو اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ جو اسے ملنا ہے وہ جانہیں سکتا جو اس سے جانا ہے وہ رُک نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:



مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ  
مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢١﴾ لِكَيْلَا تَأْسَوْا  
عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ  
مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٢﴾

”زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو بھی مصیبت پیش آتی ہے وہ کتاب میں لکھی  
ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے آسان ہے، ہم نے  
تمہیں یہ خبر دیدی تاکہ جو تمہارے ہاتھوں سے چلا گیا اس پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں اللہ  
تعالیٰ نے دیا ہے اس پر اتر اؤ نہیں، اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، خود ستائی کرنے والے  
کو پسند نہیں فرماتے۔“

جو اس آیت کریمہ میں غور کرے گا اسے مصائب کا علاج ملے گا۔  
قرآن و حدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بندہ مصیبت پر صبر کرتا  
ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جو انعام عطا فرماتے ہیں وہ اس  
مصیبت کے نقصان سے کئی گنا زائد ہوتا ہے۔

### دوسروں کی مصیبت دیکھ کر تسلی پانا:

بندے کو اپنی مصیبت کی آگ کو دوسرے لوگوں کے مصائب یاد کرنے کے بجھانا  
چاہیے کہ کوئی شہر و کوئی آبادی ایسی نہیں ہے جہاں مصیبت زدہ نہ ہوں بلکہ ہر گھر میں کوئی  
نہ کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر بندہ اس طرح دائیں بائیں نظر دوڑائے گا تو اسے کئی  
مصیبت زدہ نظر آئیں گے اور اس کی مصیبت کا صدمہ ہلکا ہو جائے گا۔

علامہ ابوالفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین جب  
مشرق مغرب کا دورہ مکمل کر کے بابل کی سرزمین میں آیا تو بہت بیمار ہو گیا۔ جب موت  
کے قریب ہو گیا تو اپنی والدہ کے نام خط لکھا کہ:

”اے اماں جان! کھانا تیار کر کے ایسے لوگوں کو کھلانا جنہیں کبھی مصیبت  
پیش نہ آئی ہو، یہ سوچنا کہ کیا کوئی چیز ایسی ہے جس نے ہمیشہ رہنا ہو، مجھے یقین ہے کہ  
جس جگہ میں جا رہا ہوں وہ اس جگہ سے بہتر ہے۔“

جب والدہ کے پاس خط پہنچا تو اس نے کھانا تیار کیا اور اعلان کرایا کہ جس جس کو کبھی کوئی مصیبت پیش نہ آئی ہو اسے دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آکر کھانا کھالے۔ اس اعلان پر کوئی ایک بھی نہ آیا، تب ماں کو معلوم ہوا کہ بیٹا مجھے کیا پیغام دے گیا ہے۔ اس نے کہا:

”اے بیٹے! تمہیں میرا یہ پیغام کون پہنچائے کہ تم نے مجھے ایسی نصیحت کی ہے جس سے واقعی مجھے نصیحت حاصل ہوئی ہے اور تم نے میرے صدمہ پر مجھے تسلی دی ہے اور خوب تسلی دی ہے۔ پس تم پر سلامتی ہو، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔“

اگر آدمی تفتیش کرے تو معلوم ہوگا کہ ہر کوئی کسی نہ کسی مصیبت کا شکار ہے کسی کی محبوب چیز اس سے جدا ہوگئی ہے، کسی کو کوئی تکلیف درپیش ہے۔ لہذا دنیا کا سرور بس خواب ہے یا پل بھر کا سایہ جو آیا اور گیا۔ کوئی لمحہ بھر ہنستا ہے تو طویل عرصہ کا رونا آجاتا ہے۔ ایک دن کی خوشی آتی ہے تو زمانہ بھر کا دکھ بھی آکھڑا ہوتا ہے، کسی ساعت کوئی چیز ملتی ہے تو مدت بھر کی محرومی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”ہر خوشی کے بعد غمی بھی ہوتی ہے جس گھر میں خوشیاں آتی ہیں، وہاں صدمے بھی آتے ہیں۔“

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہنسی کبھی رونے کے بغیر نہیں ہوتی۔“

لہذا جب بھی کوئی تکلیف آئے تو صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی رہنے میں ہی نفع ہے، صبر و رضا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا

لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ

وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ (البقرہ: ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷)

83759

”اور ان صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے جو مصیبت کے وقت تو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم نے انہیں کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ان لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے بخششیں ہیں اور رحمتیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”وَإِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَذْكَرْ مُصَابَهُ بِي، فَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ

الْبَصَائِبِ۔“

”جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پیش آئے تو وہ میری مصیبت کو یاد کرے

کیونکہ میری تکلیف سب سے بڑی ہے۔“

ابوالعتمہیہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

إِصْبِرْ لِكُلِّ مُصِيبَةٍ وَتَجَدِّدِ

وَاعْلَمْ بِأَنَّ الْمَرْءَ غَيْرُ مُخَدِّدِ

”ہر مصیبت پر صبر کر اور مضبوط رہ اور یقین رکھ کہ کسی آدمی نے ہمیشہ نہیں

رہنا۔“

أَوْ مَا تَرَى أَنَّ الْبَصَائِبَ جَمَّةٌ

وَتَرَى الْمَنِيَّةَ لِلْعِبَادِ بِرِصْدِ

”کیا تجھے معلوم نہیں کہ مصائب بہت زیادہ ہیں اور موت بندوں کیلئے گھات

لگائے ہوئے ہے۔“

مَنْ لَمْ يُصَبِّ مِمَّنْ تَرَى بِمُصِيبَةٍ

هَذَا سَبِيلٌ لَسْتُ عَنْهُ بِأَوْحِدِ

”اے وہ جسے کوئی مصیبت نہیں پہنچی تو یہ نہ سمجھ کہ تو مصیبت کے راستہ سے

دور ہے۔“

فَإِذَا ذَكَرْتَ مُحَمَّدًا وَمُصَابَهُ

فَأَجْعَلْ مُصَابَكَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدِ

”تو اپنی مصیبت کے وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبت کو یاد کر کے تسلی حاصل کر۔“

دنیا کی تنگی ترشی آخرت کی راحت ہے:

مصیبت و پریشانی کے وقت بندے کو یہ سوچنا چاہیے کہ دنیا کی تکلیف آخرت کی راحت ہے اور دنیا کے مزے آخرت کی تکلیف ہے۔ لہذا بندے کو تھوڑی وفانی تکلیف کے عوض ہمیشہ کی راحت و عیش کا طالب ہونا چاہیے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالنَّكَارَةِ وَحُقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔“

”جنت مشکلات میں گھری ہوئی ہے اور جہنم خواہشات میں۔“

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ:

”يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُصَبَّغُ فِي

النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ

نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ، وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي

الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصَبَّغُ فِي الْجَنَّةِ صَبْغَةً فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ

هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ

(الحدیث: ۳)

”قیامت کے دن ایک جہنمی لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑے عیش و عشرت

کی زندگی گزاری ہوگی، اسے جہنم میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا۔ اے ابن آدم!

تو نے کبھی کوئی اچھائی بھی دیکھی ہے؟ کبھی تو خوشحالی میں بھی رہا ہے؟ وہ کہے گا اے

پروردگار! اللہ کی قسم کبھی نہیں۔ پھر ایک جنتی لایا جائے گا جس نے دنیا میں انتہائی تنگی

ترشی کی زندگی گزاری ہوگی، اسے جنت کی ایک سیر کرا کے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم!

تو نے کبھی تنگی بھی دیکھی ہے؟ کیا تو کبھی سختی میں بھی رہا ہے؟ وہ کہے گا اے پروردگار!

اللہ کی قسم کبھی نہیں۔۔۔ الحدیث۔“

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام فرمایا کرتے تھے:

”تم میں سے جسے دُنیا سے زیادہ محبت ہے وہی مصیبت کے وقت زیادہ جزع فزع کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور اسی پر بھروسہ رکھنا:  
جب بھی کوئی پریشانی آئے تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ ہو، اسی سے مدد طلب کرے، نماز پڑھے اور صبر سے کام لے، اللہ تعالیٰ بہتری فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾

(البقرہ: 153)

”اے ایمان والو! صبر و نماز سے مدد حاصل کرو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میرے علاوہ کوئی اور بیان نہیں کرے گا؟  
ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے، پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ کیوں مسکرایا ہوں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

”عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْضِي لَهُ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا

لَهُ۔“ (۴)

”مجھے مومن پر تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں اس میں اس کے لیے خیر ہی ہوتی ہے۔“

علامہ ابن الدنیار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:  
 ”اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو خندہ پیشانی سے مصائب کا استقبال کرتے  
 ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل دنیا کی محبت سے خالی ہیں۔“  
 وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے زبور میں لکھا ہوا پایا کہ اللہ  
 تعالیٰ نے فرمایا:

”يَا دَاوُدُ هَلْ تَدْرِي مَنْ أَسْرَعُ النَّاسِ مَمَرًا عَلَى الصِّرَاطِ؟ الَّذِينَ

يَرْضَوْنَ بِحُكْمِي وَالسِّنَّتِهِمْ رَاطِبَةً مِنْ ذِكْرِي۔“

”اے داؤد! تمہیں معلوم ہے کہ پل صراط پر سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ  
 گزرنے والا کون ہوگا؟ وہ لوگ ہوں گے جو میرے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں اور ان کی  
 زبان میرے ذکر سے تر رہتی ہے۔“

لذا مومن کا کام یہ ہے کہ وہ ہر خوشی کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقین  
 کرے اور غمی کو بھی اور جہاں تک ہو سکے اپنی تکلیف کی شکایت نہ کرے۔  
 عبدالعزیز بن رواد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:  
 ”تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں:

(۱) مصیبت کو چھپانا۔

(۲) مرض کو چھپانا۔

(۳) صدقہ کو چھپانا۔“

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ:

”تین چیزیں انسانوں کی عقلوں کا امتحان ہیں:

(۱) مال کی کثرت۔

(۲) مصیبت۔

(۳) اقتدار۔“

عبداللہ بن محمد ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:  
 ”یہ بات نیکی کا جوہر ہے کہ آدمی مصیبت کو اس طرح چھپا جائے کہ کبھی اس پر  
 آئی ہی نہ تھی۔“

عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”وہ خیر جس کے ساتھ شر نہیں ہے یہ ہے کہ آدمی عافیت کا وقت شکر کے ساتھ گزارے اور مصیبت کا وقت صبر کے ساتھ گزارے۔“

سب سے بڑی مصیبت وہ ہے جو آدمی کے دین میں ہو۔ یہ دنیا و آخرت کی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ یہ نقصان ہی نقصان ہے اور محرومی ہی محرومی۔

علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے شرح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو میں اس پر چار بار اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجالاتا ہوں۔ ایک دفعہ اس وقت جب مجھے اس پر صبر کی توفیق ملے۔ دوسرے اس وقت جب مجھے اس پر ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھنے کی توفیق ہو جائے۔ تیسرے اس وقت جب مجھے اس پر ثواب کی امید ہو جائے، چوتھے اس پر کہ دنیاوی معاملات میں مصیبت آئی ہے دینی معاملات میں نہیں آئی۔

### پرانی مصیبت کی یاد پر صبر کرنا:

جب کسی کو اپنی پرانی مصیبت یاد آئے تو بھی اس پر ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھے اور صبر کرے، اس پر اسے اجر ملے گا۔ جب اور جتنی بار یاد آنے پر وہ ایسا کرے گا ہر بار اجر ملے گا۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرَهَا وَإِنْ طَالَ

عَهْدُهَا۔ قَالَ عِبَادُ: قَدِمَ عَهْدُهَا فَيُحَدِّثُ لِمَا لَكَ اسْتَرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ

اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا۔“ (۵)

”مسلمان مرد اور عورت کو جو بھی مصیبت پیش آئے اور پھر وہ اسے عرصہ بعد

یاد آئے اور وہ اس پر ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نئے سرے سے

ثواب عطا فرماتے ہیں اور یہ ثواب اتنا ہوگا جتنا اس مصیبت کے پیش آنے کے وقت عطا

فرمایا تھا۔“

## امت محمدیہ کی خصوصیت:

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مصیبت کے وقت کے لیے جو وظیفہ اس امت کو ملا ہے پہلے کسی کو نہیں ملا اور وہ ہے ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ اگر پہلے یہ کسی کو ملا ہوتا تو سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کے موقع پر حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہی منقول ہوتا حالانکہ قرآن کریم میں یہ ہے کہ انہوں نے اس صدمہ کے وقت کہا ”يَا سَفِي عَلَى يُوسُفَ (يوسف: ۸۴)“ (یوسف پر افسوس) ”عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهَا الصَّلَوَاتُ وَالشَّلِيمَاتُ۔“

## دنیا کی راحت بڑی ہے یا آخرت کی؟

آدمی اس بات پر غور کرے کہ دنیا و آخرت میں سے کس کی لذت و عیش بڑا ہے؟ کون سی راحت عارضی اور کون سی دائمی ہے۔ اگر تو اس غور و فکر کے بعد دل یہ بات مان جائے کہ آخرت ہی کی زندگی اہم و اصل ہے اور اس کے انعام و عیش کے حصول کی کوشش اصل ہے تو پھر مصیبت کے وقت ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھے اور صبر کرے کیونکہ اس پر آخرت کا اجر و انعام ملتا ہے۔

اور اگر آخرت کی اہمیت کو دل تسلیم نہ کرے تو آدمی یہ سمجھے کہ اصل مصیبت اس کے دل و دماغ میں ہے اور اس کے ایمان میں نقص ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ مصیبت تو دنیا کی ساری مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ دنیا کا خواہ جتنا مال و متاع ہو جتنی بڑی دولت و حکومت ہو، اللہ پاک فرماتے ہیں: ”قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ۔ (النساء: ۷۷)“ (بتا دیجئے کہ دنیا کا نفع بہت قلیل ہے) آدمی اگر آخرت کا نقصان کر کے دنیا کے نفع کے پیچھے پڑے تو یہ خسارہ ہی خسارہ ہے جو دائمی نفع پر وقتی و فانی فائدے کو ترجیح دے اس کے عقل میں خلل ہے۔

دانشمندوں کا قول ہے کہ نادان لاشی کو شئی سمجھتا ہے اور شئی کو لاشی سمجھتا ہے جو لاشی کو نہ چھوڑے وہ شئی کو نہیں پاسکتا جو اس شئی کی معرفت نہ رکھتا ہو جو شئی ہے وہ اس شئی کو نہیں چھوڑ سکتا جو لاشی ہے۔ (ذم الدنیا لابن ابی الدنیا)



## اللہ تعالیٰ بندے کی برائی نہیں چاہتے:

بوقت تکلیف آدمی یہ سوچے کہ ہر تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، اسی کے فیصلے و حکم سے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی برائی نہیں چاہتے بس یہ تو امتحان آزمائش ہے جس میں میرے صبر و توکل کو دیکھنا ہے۔ لہذا میرا کام صبر کرنا، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کی قضاء پر راضی رہنا ہے۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مصیبت کا علاج سات چیزوں سے ہوتا ہے۔

- (۱) یہ یقین رکھنا کہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے راحت کی جگہ نہیں۔
- (۲) تکلیف و مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ بھی فانی ہے۔
- (۳) اس سے بڑی مصیبت بھی آسکتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے بچالیا۔
- (۴) دوسرے مصیبت زدوں کے حالات پر نظر کرے کیونکہ اس سے تسلی ہوتی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ چیز جہنمیوں پر حرام کر دی ہے۔ جہنم میں ہر ایک الگ الگ مقید ہوگا، دوسروں کو نہیں دیکھ سکے گا بلکہ ہر ایک اپنے طور پر یہی سمجھتا ہوگا کہ سب جہنم سے چلے گئے ہیں، اکیلا میں رہ گیا ہوں، وہاں جہنمی ایک دوسرے کے عذاب کو دیکھ کر تسلی نہ پاسکیں گے۔

(۵) اپنی مصیبت سے بڑی مصیبت میں پھنسے ہوؤں کے حال کو دیکھنا۔

(۶) فوت شدہ چیز کے متبادل کی امید رکھنا، خدا نخواستہ بچہ فوت ہو گیا تو یہ

امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ اور عطا کریں گے۔

حضرت لقمان علیہ السلام سے کسی نے کہا آپ کی بیوی مر گئی ہے؟

فرمایا: ضرورت ہوئی تو اور شادی ہو سکتی ہے۔

(۷) صبر پر ملنے والے اجر کی امید رکھنا۔

یہ سات امور تو وہ ہیں جو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے ہیں۔ ان کے

علاوہ ذیل کی چیزیں بھی شامل ہو جائیں تو اچھا ہے۔

(۸) بندہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو بھی ہو اس میں خیر ہے۔

(۹) یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہے اس پر اتنی زیادہ آزمائش آتی ہے۔

(۱۰) بندہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہے اللہ تعالیٰ مالک ہیں بندہ مملوک ہے، مملوک کو مالک کے سامنے کوئی اختیار نہیں ہے۔

(۱۱) جو بھی تکلیف پیش آئی ہے وہ مالک کی مرضی سے آئی ہے۔ بندے پر لازم ہے کہ وہ مالک کی مرضی پر راضی رہے۔

(۱۲) اگر کسی پریشانی و دکھ پر نفس جزع فزع کرنے لگے تو اسے تیبہ کرے کہ یہ معاملہ اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ جزع فزع سے کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۳) مشکل کی گھڑی بھی گزر ہی جانی ہے اور پھر ایسے ہو جائے گی جیسے تھی ہی نہیں۔

### دنیا ہے ہی آزمائش کا گھر:

دنیا میں مشکلات و مصائب کا آنا کوئی اجنبی چیز نہیں ہے کیونکہ عقل و نقل دونوں کا فیصلہ یہی ہے کہ دنیا مصائب کی گزرگاہ ہے۔ اس کی ہر لذت میں کڑواہٹ کی آمیزش ضرور ہوتی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ دنیا شراب ہے تو اس کا یہ خیال سراب ہے، اس کا ظاہر خواہ کتنا ہی حسین ہو مگر اس کا باطن ہیبت ناک ہے۔

پانی میں داخل ہو کر بھگنا تو لازمی امر ہے جس کا ہاتھ سانپوں کی پیسوں میں ہو ڈسا جانا تو اس کا مقدر ہے جو چیز بنائی ہی نقصان کے لیے گئی ہے اس سے نفع کی طلب قابل تعجب ہے۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر دنیا آزمائش کی جگہ نہ ہوتی تو اس میں امراض و تکالیف کا گزر نہ ہوتا اور انبیاء و صلحاء پر مشکلات نہ آتیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں قدم رکھتے ہی مشکلات کو اپنے استقبال میں پایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے تین سو سال روتے گزارے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی گردن پر چھری چلانا پڑی، آگ میں کودنا پڑا، حضرت یعقوب علیہ السلام پر اتنا غم ٹوٹا کہ بینائی چلی گئی۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کا مقابلہ کرنا پڑا، قوم کے ہاتھوں دکھ سہنے پڑے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے تنگیاں ہی مادی و ملباری ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت فقر کے ساتھ رہی، اپنے محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا دکھ اٹھایا، قوم کی طرف سے اتنی اذیتیں ملیں جن کا شمار نہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

“الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔“ (۶)

”دنیا مؤمن کیلئے قید ہے اور کافر کیلئے جنت۔“

## ایمان کی کمزوری:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں نے بہت سارے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب ان پر کوئی بیماری یا اور مشکل آتی ہے تو شکوہ و شکایت اور علاج معالجہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وہ مشکل مزید شدید ہوتی جاتی ہے، شدت کے وقت انہیں اپنے اخروی مصالح کا بالکل خیال نہیں رہتا، نہ وصیت کا خیال آتا ہے نہ کسی اور نیک کام کا، نہ موت کی تیاری کا، نہ گناہوں سے توبہ کا، نہ لین دین صاف کرنے کا ہوش رہتا ہے۔ فقط دنیا کے فراق کا غم ہوتا ہے کیونکہ دنیا ہی ان کے دل میں بسی ہوئی ہے۔“

اس کی وجہ ایمان کی کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَأَعْرِضْ عَنْ مَن تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

﴿ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ (التجم: ۲۹، ۳۰)

”جو ہمارے ذکر سے منہ پھیر گیا اور صرف دنیا کی زندگی کا ہی طالب ہوا، آپ

ان سے اعراض کریں، ان کی دانائی کی انتہاء بس یہی ہے۔“

مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا کے ساز و سامان کے چلے جانے کا غم نہ کھائے بلکہ صحت و فراغت میں آخرت کی تیاری کرے، ہو سکتا ہے پھر فرصت نہ ملے۔

شیطان انسان کو غفلت میں ڈالے رکھتا ہے حتیٰ کہ موت آکھڑی ہوتی ہے اور شیطان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔“

(۷)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت یرغمال بنا لے۔“

**بندوں کی بیماریوں کا علاج:**

اگر دنیا کی زندگی میں مشکلات و مصائب نہ ہوتے تو بندہ تکبر و فرعونیت کا مریض ہو جاتا، اس کا دل سخت ہو جاتا جس کا نتیجہ ہلاکت ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

یہ اللہ پاک کی رحمت ہے کہ ان مہلک امراض سے بچاؤ کے لیے وہ گاہے بگاہے مشکلات و مصائب بھیجتے ہیں تاکہ تکبر و خود بینی کے مرض کا علاج ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بند و بست نہ ہو تو لوگ سرکش ہو جائیں اور زمین کو فساد سے بھر دیں۔

**جزع و فزع کی جگہ ذکر اللہ کو شعار بناؤ:**

کسی بھی صدمہ، مصیبت اور پریشانی کے وقت جزع، فزع و شکوہ و شکایت کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ذکر، استغفار اور درود کو اپنا وظیفہ بنایا جائے، مخلوق سے کسی تکلیف کی شکایت کرنا مؤمن مخلص کا شعار نہیں ہے۔ اگرچہ شکوہ و شکایت سے آدمی کو ایک گونہ راحت محسوس ہو مگر یہ اس کی کمزوری و کم ہمتی کی دلیل ہے اور صبر قوت و مضبوطی کی دلیل ہے، مصیبت و پریشانی کی شکایت کرنا اللہ تعالیٰ کے راز کو افشاء کرنا ہے۔

**ورقہ کا واقعہ:**

اسماعیل بن عمرو کہتے ہیں ورقہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت میں تھے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے، ہم بیٹھے تھے کہ وہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کے ذکر میں

مشغول ہو گئے، لوگ مسلسل آتے رہے اور سلام کرتے رہے اور وہ جواب دیتے رہے۔ کچھ دیر بعد بیٹے سے کہا تم میری جگہ سلام کا جواب دیتے رہو تاکہ میری توجہ ذکر اللہ کی طرف رہے۔

### حضرت جنید کا واقعہ:

ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان کی وفات سے دو گھنٹے پہلے گیا۔ آپ تلاوت و سجدوں میں مشغول تھے۔ میں نے کہا آپ کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہیں جارہی اور آپ اس کے باوجود تلاوت و سجدوں میں مشغول ہیں۔ فرمایا: اسی وقت تو مجھے ان اعمال کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اسی طرح تلاوت کرتے و سجدے کرتے ہی دنیا کو خیر باد کہا۔

### جنتی تکلیف اتنا فائدہ:

ایک حدیث پاک میں ہے کہ شیطان کو ابن آدم کی سب سے شدید فکر اسی وقت ہوتی ہے جب اس کی موت کا وقت ہوتا ہے، وہ اپنے کارکنوں سے کہتا ہے اس کو قابو کرو، اگر آج ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کبھی قابو نہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ سب کو حسن خاتمہ کی دولت عطا فرمائیں۔ خاتمہ کے وقت جنتی بھی تکلیف ہو اس پر صبر کرنا کامیابی ہے۔ ان لمحات کا صبر شیطان کو ناکام کرتا ہے۔ صلحاء آخر وقت کی سختی کو نعمت سمجھتے تھے کہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھ پر سکرات موت آسان ہو کیونکہ یہ زندگی کی آخری تکلیف ہے جو مؤمن کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگ مریض کے حق میں یہ اچھا سمجھتے تھے کہ موت کے وقت اس پر سختی ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

”مَاتَ فُلَانٌ وَلَمْ يُعَالَجْ۔“

”یعنی فلاں کا انتقال ہوا مگر مرض الموت میں کوئی ایسی سختی پیش نہ آئی جو اس

کے گناہوں کا کفارہ بنتی۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ نزع کی حالت میں تھا، دریافت فرمایا: کیا محسوس کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے اُمید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ ارشاد فرمایا:

”وَلَا يَجْتَبِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدِي مِثْلَ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْضَى وَأَمَّنَهُ مِمَّا يَخَافُ۔“ (۸)

”اس موقع پر جس کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش پوری کرتے ہیں اور جس سے ڈرتا ہے اس سے امن عطا فرماتے ہیں۔“

خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”وَاحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظَكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدَهُ أَمَامَكَ، تَعْرِفِ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَاةِ۔“ (۹)

”اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے اسے اپنے پاس پاؤ گے، خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھو، اللہ تعالیٰ تنگی کے وقت تم پر رحمت فرمائیں گے۔“

حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں قرآن کریم نے نقل کیا ہے کہ:

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿۹۱﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۹۲﴾

(الصافات: ۹۱، ۹۲)

”پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن

(قیامت) تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔“

جبکہ فرعون کے بارے میں فرمایا:

أَلْتَنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۹۱﴾

(یونس: ۹۱)

”اب ایمان لائے ہو؟ اس سے پہلے تو نافرمان رہے ہو اور فساد کرنے والوں میں سے رہے ہو۔“

جو صحت و خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو بھلائے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے تنگی کے وقت محروم ہی رکھتے ہیں۔

بے صبری اور حبز و فنز و مصیبت و تکلیف کو دگنا کر دیتی ہے:

مصیبت و تکلیف کے وقت جزع و فزع کرنا مصیبت کو ختم نہیں کرتا بلکہ دُہرا کر دیتا ہے، دشمن خوش ہوتے ہیں، دوستوں کو تکلیف ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، شیطان کامیاب ہوتا ہے، اجر ختم ہو جاتا ہے، دل کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اگر آدمی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے تو شیطان ناکام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں، دوست خوش ہوتے ہیں، دشمن پریشان ہوتے ہیں اور اسی سے آدمی کو دین میں ثابت قدمی ملتی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے کہ:

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأَمْرِ۔“ (۱۰)

”اے اللہ! ہم آپ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں۔“  
صبر و ثبات ہی بڑا کمال ہے نہ کہ بے صبری و شکوہ و شکایت۔ ایک دانشمند کا قول ہے کہ عقلمند آدمی مصیبت کی ابتداء میں وہی عمل کرتا ہے جو کم عقل بعد میں کرتا ہے یعنی عقل مند شروع سے صبر کرتا ہے اور کم عقل کو تھک ہار کے صبر ہی کرنا پڑتا ہے اور صبر وہی کارآمد ہے جو شروع سے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ صَدْمَةِ الْأُولَى۔“ (۱۱)

”صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔“

اشعث بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”صبر وہی ہے جو ایمان اور ثواب کی اُمید کے سبب ہو ورنہ تھک ہار کر تو چوپائے بھی صبر کر جاتے ہیں۔“

## صبر کا انعام:

بوقت آزمائش صبر کرنے پر جو انعام ملتا ہے وہ آزمائش کی تکلیف سے بے شمار گنا زیادہ ہے۔ جب آدمی صدمہ پر صبر کر کے ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھتا ہے تو جنت میں اس کے لیے ایک محل بنایا جاتا ہے جس کا نام ”بیت الحمد“ رکھا جاتا ہے۔ مصیبت پر صبر کا یہی ایک انعام ساری مصیبتوں کے مقابلہ میں کہیں اعظم و افضل ہے۔ سنن ترمذی میں ایک حدیث شریف ہے کہ:

”يَوْمَ نَأْسُ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ تَقْرَأُ بِالْمَقَارِبِ فِي الدُّنْيَا لِمَا

يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ۔“ (۱۲)

”قیامت کے دن جب لوگ مصیبتوں میں زندگی گزار کر جانے والوں کے انعامات دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کی جلدیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں۔“

جزع فزع کرنے والا سن لے کہ بالآخر اس نے بھی صبر ہی کرنا ہے مگر اس وقت کے صبر پر اجر نہیں ملے گا لہذا پہلے ہی صبر کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔  
یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اے ابن آدم! تجھے کیا ہے کہ چیزوں کے نہ ہونے پر افسوس کرتا ہے حالانکہ تیرا یہ افسوس انہیں لا نہیں سکتا، اور تجھے کیا ہے کہ تو اپنے پاس موجود چیز پر اتراتا ہے حالانکہ موت نے اسے تیرے پاس نہیں رہنے دینا۔“

بصرہ میں ایک خاتون تھیں جن پر بڑی آزمائشیں آئیں مگر انہوں نے صبر نہ چھوڑا، کسی نے اس بارے دریافت کیا تو کہا جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو میں جہنم کی آگ کو یاد کرتی رہتی ہوں حتیٰ کہ وہ مصیبت مجھے مکھی سے بھی ہلکی نظر آنے لگتی ہے۔



اللہ تعالیٰ اُمیدوں کو پورا کرنے والے ہیں:

جب کوئی مصیبت زدہ آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے ناکام نہیں کرتے بلکہ اسے اس کا بہتر عوض عطا فرماتے ہیں، ہر چیز کا عوض موجود ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اگر بندہ صبر کرے گا تو اس کا نام صابرین میں لکھا جائے گا۔ اگر بے صبری کرے گا تو اس کا نام ہالکین میں لکھا جائے گا۔

## حواشی

- (۱) رواه الدارمی رقم (۸۵) فی المقدمة: باب فی وفاة النبی ﷺ من حدیث مکحول ، ورقم (۸۶) من حدیث عطاء وهو ضعیف۔ قال المناوی فی (فیض القدین): (۲۸۶/۱): لکن له شواهد۔ وقال الالبانی فی (صحیح الجامع . رقم (۳۳۳): حدیث صحیح۔
- وعزاه لابن عدی فی (الکامل) و (البیہقی فی شعب الایمان) من حدیث ابن عباس ، وللطبرانی فی (الکبیر) عن سابط الجمحی انظر الاحادیث الصحیحة رقم (۱۱۰۶)
- (۲) رواه مسلم رقم (۲۸۲۲) فی الجنة وصفة نعیبها واهلها . والترمذی رقم (۶۵۵۹) فی صفة الجنة: ماجاء حفت الجنة بالمکاره . واحمد فی المسند: (۱۵۳/۳) و (۲۵۳) و (۲۸۳) من حدیث انس بن مالک رضی الله عنه۔ قوله وبالمکاره: جمع مکره . وهو ما یکرهه الانسان ویشق علیه . والمکاره بالضم والفتح: المشقة۔
- (۳) رواه مسلم رقم (۲۸۰۷) فی المناقین: باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النار . صبغ اشد هم بؤساً فی الجنة . واحمد فی والمسند: (۲۰۳/۳) و (۲۵۳) من حدیث انس رضی الله عنه۔ قوله: (فی صبغ فی النار صبغة) ای یغس غسمة . قوله: (بؤساً) البؤس هو الشدة۔
- (۴) رواه احمد فی (المسند): (۱۱۷/۳) و (۱۸۳) و ابن حبان رقم (۱۸۱۳) (موارد) وكذلك رواه ابو یعلی لکنه قال: تبسم رسول الله ﷺ ثم ذکره۔ قال الهیثمی فی (مجمع الزوائد) (۲۱۰/۷): رجال احمد و اسانید ابی یعلی رجال الصحیح غیر ابی بحر ثعلبة . وهو ثقة . وهو حدیث صحیح انظر (الاحادیث الصحیحة) (۱۳۸)
- (۵) رواه احمد فی المسند: (۲۰۱/۱) . واسناده ضعیف . قال الهیثمی فی (مجمع الزوائد) (۳۳۱/۲): رواه الطبرانی فی (الوسط) (۲۷۸۹) وفيه هشام بن زیاد ابو المقدم وهو ضعیف۔
- (۶) رواه مسلم رقم (۲۹۵۲) فی الزهد والرقاق . والترمذی رقم: (۲۳۲۵) . فی الزهد: باب رقم: (۱۶) . وابن ماجه رقم (۳۱۱۳) فی الزهد: باب مثل الدنیا . واحمد فی (المسند) (۳۲۳/۲) و (۳۸۹) و (۳۸۵)۔
- معناه ان کل مؤمن مسجون . ممنوع فی الدنیا من الشهوات المحرمة والمکروهة . مکلف بفعل الطاعات الشاقة . فاذا مات استراح من هذا . وانقلب الی ما أعد الله تعالی له من النعم الدائم والراحة الخالصة من البنعمات . وأما الکافر فانما له من ذلك ما حصل فی الدنیا مع قلته وتکدیره بالبنعمات . فاذا مات صار الی العذاب الدائم وشقاء الابد۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم: (۹۳۱۸)
- (۷) قطعة من حدیث رواه: ابوداؤد رقم (۱۵۵۲) فی الوتر: باب فی الاستعاذة . والنسائی (۲۸۲/۸)۔ (۲۸۳) فی الاستعاذة: باب الاستعاذة من التردی والهدم . واحمد فی (المسند): (۳۲۷/۳) . من حدیث ابو الیسر کعب بن عمرو الانصاری . وهو حدیث صحیح . قال الخطابی رحمة الله تعالی:
- استعاذته من تخبط الشیطان عند الموت . هو أن یتولی علیه الشیطان عند مفارقتة الدنیا . فیضله ویحول بینه و یبین التوبة . او یعوقه عن اصلاح شأنه والخروج من مظلمة تكون قبله . او یؤیسه من رحمة الله . او یتکراه الموت یتأسف علی حیاة الدنیا . فلا یرضی بما قضا الله من الغناء والنقلة الی الدار الآخرة . فیختم له بالسؤ . ویلقى الله وهو ساخط علیه . وقد

روى ان الشيطان لا يكون في حال اشد على ابن آدم منه في حال الموت ، ويقول لاعوانه : دونكم هذا . فان فاتكم اليوم لم تلحقوه . بانته نعوذ من شره . ونساله ان يبارك لنا في ذلك المصراع . وان يختم لنا بخير -

(٨) رواه الترمذى رقم (٩٨٣) في الجنائز: باب رقم (١١) ، وابن ماجه رقم (٣٢٦١) في الزهد: باب ذكر الموت والاستعداد له . وهو حديث حسن . انظر الاحاديث الصحيحة . (١٠٥١) -

(٩) رواه احمد في (المسند) (٢٩٣/١) و (٣٠٣) و (٣٠٤) من حديث الليث بن سعد عن قيس بن الحجاج عن حنش الصنعاني . عن عبد الله بن عباس رضى الله عنهما وهذا اسناد حسن . والترمذى رقم (٢٥١٨) في صفة القيامة: باب رقم (٦٠) من حديث عبد الله بن المبارك عن الليث ابن سعد و ابن لهيعة . عن قيس بن الحجاج به ، وقال : هذا حديث حسن صحيح -

قال الحافظ ابن رجب الحنبلي في (جامع العلوم والحكم) وقد روى هذا الحديث عن ابن عباس من طرق كثيرة من رواية ابنه علي و مولا عكرمة وعطاء بن ابي رباح و عمرو بن دينار . وعبيد الله ابن عبد الله . وعمر مولى عفرة . وابن ابي مليكة وغيرهم -

وقد جمع الحافظ ابن رجب طرق هذا الحديث و شرحه . شرحاً وافياً في رسالة سماها : نور الاقتباس في وصية النبي صلى الله عليه وسلم لابن عباس -

(١٠) قطعة من حديث رواه الترمذى رقم (٣٣٠٣) في الدعوات: باب سوال الثبات والنسائي (٥٣٣) . في السهو: باب نوع آخر من الدعاء . واحمد في (المسند) (١٢٥٣) . وابن حبان رقم (٢٣١٦) (موارد) من حديث شداد بن اوس رضى الله عنه . وصححه الحاكم (٥٠٨/١) وواقفه الذهبي . وهو حديث ضعيف -

(١١) رواه البخارى (١٣٨٣) في الجنائز: باب الصبر عند الصدمة الاولى . وباب قول الرجل للمرأة عند القبر: اصبري ، وباب زيارة القبور . وفي الاحكام: باب ما ذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن له بواب . ومسلم رقم (٦٢٦) في الجنائز: باب في الصبر على المصيبة عند الصدمة الاولى . وابوداؤد رقم (٣١٢٣) في الجنائز: باب الصبر عند الصدمة . والترمذى رقم (٩٨٤) في الجنائز: باب ما جاء ان الصبر في الصدمة الاولى . والنسائي (٢٣٣) . في الجنائز: باب الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة . واحمد في (المسند) (١٣٣٣) . من حديث انس بن مالك رضى الله عنه -

(١٢) رقم (٢٣٠٣) في الزهد: باب رقم (٥٩) من حديث جابر بن عبد الله رضى الله عنهما وهو حديث حسن بشواهد . انظر الاحاديث الصحيحة (٢٢٠٦) -

## سند کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وبہ نستعین أخبرنا القاضی الامام العالم جمال الدین قراءۃ  
 علیہ وأنا اسمع وذلك قال اخبرنا الشيخ الامام ابو سعد محمد  
 بن أحمد بن محمد بن الخلیل الأبیوردی ثم الطوسی الفقیہ قال  
 أخبرنا خالی الشيخ أبو الفضل محمد بن أحمد بن أبي الحسين  
 العارف المہلبی قال أخبرنا الشيخ الثقة أبو سعید محمد بن  
 موسى بن الفضل بن شاذان الصیرفی أخبرنا أبو عبد الله محمد بن  
 عبد الله الاصبهانی الصفار بنیساپور سنة سبع و سبعین و ثلاث  
 مائة أخبرنا أبو بکر عبد الله بن محمد بن عبید القرشی المعروف

بابن ابی الدنیا۔ (۱)

ترجمہ: ہمیں قاضی امام عالم جمال الدین نے یوں احادیث بیان کیں کہ ان کے سامنے  
 پڑھیں جا رہی تھیں اور میں سن رہا تھا، پڑھنے والے نے سند یوں بیان کی کہ ہمیں شیخ امام  
 ابو سعد محمد بن احمد بن محمد بن خلیل ابیوردی ثم طوسی فقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان  
 احادیث کی خبر دی، انہوں نے فرمایا ہمیں میرے ماموں شیخ ابو الفضل محمد بن احمد بن ابی  
 الحسین عارف مہلبی نے خبر دی، انہوں نے فرمایا ہمیں شیخ ثقہ ابو سعید محمد بن موسیٰ بن  
 الفضل بن شاذان صیرفی نے خبر دی، انہوں نے فرمایا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اصبہانی  
 صفار نے ۳۷۷ھ میں نیشاپور میں یہ احادیث ہم سے بیان کیں، انہوں نے فرمایا ہمیں  
 ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف بہ ”ابن ابی الدنیا“ نے خبر دی رحمۃ اللہ  
 علیہم اجمعین۔

پہلا باب

مصائب و تکالیف: اللہ تعالیٰ کی محبت  
آزمائش و امتحان اور درحیات کی بلندی



# جناب رسول اللہ ﷺ کی

## احادیث مبارکہ

(۱) رسول اللہ ﷺ کے بخار کی شدت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار تھا تو میں حاضر خدمت ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کے اوپر سے ہاتھ لگایا تو بخار کی حرارت محسوس ہوئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا بخار کتنا شدید ہے؟ ارشاد فرمایا:

إِنَّا كَذَلِكَ مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ يُضَاعَفُ عَلَيْنَا الْوَجَعُ لِيُضَاعَفَ لَنَا الْأَجْرُ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ  
قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ إِنْ كَانَ لِيُبْتَلَىٰ بِالْفَقْرِ حَتَّىٰ مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَ  
فَيَجُوبُهَا وَيَلْبَسُهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لِيُبْتَلَىٰ بِالْقَتْلِ حَتَّىٰ يَقْتُلَهُ  
الْقَتْلُ وَكَانَ ذَلِكَ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْعَطَاءِ۔

”ہم انبیاء کی جماعت کا معاملہ اسی طرح ہے۔ ہماری تکلیف دوہری ہوتی ہے تاکہ ہمارا اجر دگنا ہو۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے؟ ارشاد فرمایا: انبیاء پر۔ میں نے عرض کیا، پھر کس پر؟ فرمایا: پھر صالحین پر آزمائش آتی ہے۔ اگر انہیں افلاس کی آزمائش میں ڈالا جائے حتیٰ کہ انہیں سوائے ایک عبا کے اور کچھ نہ ملے اور وہ اسی کو پھاڑ کر اپنا لباس بنائیں اور اگر ان میں سے کسی کو چھڑیوں کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے حتیٰ کہ وہ اسے قتل کر دیں تو یہ آزمائش ان کے ہاں مال و دولت کے ملنے سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“

## (۲) کس کی آزمائش سخت ترین ہوتی ہے؟

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کس کی آزمائش سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا:

الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ  
دِينُهُ صَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ  
فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَتَشَوَّى عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ  
خَطِيئَةٌ-

”انبیاء کی۔ پھر جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں، آدمی کی آزمائش اس کے دین کے موافق ہوتی ہے۔ اگر اس کی دینداری مضبوط ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کی دینداری میں نرمی ہو تو اس کے مطابق آزمائش ہوتی ہے، آدمی پر آزمائش رہتی ہے حتیٰ کہ اس کو ایسا کر دیتی ہے کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔“

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کس کی آزمائش سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا:

النَّبِيُّونَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ-

”انبیاء، پھر نیک لوگ۔“

## (۴) دگنی آزمائش والی جماعت:

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْعُوكٌ فَقُلْنَا أَخْ أَخْ  
بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشَدُّ وَعَكٍ فَقَالَ إِنَّا مَعْشَرُ الْأَنْبِيَاءِ  
يُضَاعَفُ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ تَضْعِيفًا قَالَ قُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ  
إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ وَالصَّالِحُونَ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ وَقُلْنَا



سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَيُذْرِعُ الْعِبَاءَ  
 ةً مِنَ الْحَاجَةِ لَا يَجِدُ غَيْرَهَا قُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ إِنْ كَانَ  
 النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَيَقْتُلَهُ الْقَتْلُ وَقُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ  
 إِنْ كَانُوا لَيَفْرَحُونَ بِالْبَلَاءِ كَمَا تَفْرَحُونَ بِالرِّخَاءِ-

”ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو بخار تھا۔ ہم نے کہا افسوس، ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان  
 ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ کا بخار کتنا شدید ہے؟ ارشاد فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت کی  
 آزمائش دگنی ہوتی ہے۔ ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہے؟ بے شک لوگوں  
 میں سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں کی۔ ہم نے کہا  
 سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہے، کبھی کسی نبی نے بے سروسامانی کے سبب عبا  
 اوڑھی اور اس کے پاس اس کے سوا کچھ نہ تھا، ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں  
 تعجب ہے؟ کبھی کسی نبی کو چھڑی نے قتل کر دیا، ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں  
 تعجب ہے؟ انبیاء تو آزمائش پر اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم فراوانی پر ہوتے  
 ہو۔“

### (۵) جتنا ترب اتنی آزمائش:

ابو عبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی سے نقل کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

”أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ نَعُودُهُ فَإِذَا سَقَاءُ  
 مُعَلَّقَةٌ يَقَطُرُ مَاءُهَا عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْحُتَّى قُتِلْنَا لَوْ  
 دَعَوْتَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا عَنْكَ قَالَتْ فَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ  
 ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔“

”میں کچھ عورتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کیلئے گئی تو دیکھا  
 کہ بخار کی شدت کے سبب ایک مشک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر لٹکایا گیا ہے  
 جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانی ٹپک رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کاش! آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ بخار دور کر دیں؟ ارشاد

فرمایا: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔“

## (۶) حضرت عائشہ کا بیان:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

”مَا رَأَيْتُ أَشَدَّ وَجَعًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.“

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف سے زیادہ کسی کی تکلیف

نہیں دیکھی۔“

## (۷) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَدُّ عَلَيْهِ إِذَا مَرِضَ حَتَّى

أَنَّهُ لَرُبَّمَا مَكَثَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلًا وَكَانَ يَأْخُذُهُ عَرَقُ الْكَلْبَةِ وَهُوَ

الْخَاصِرَةُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ فَيُكْشِفُ عَنْكَ إِذَا

مَعَشَرَ الْأَنْبِيَاءِ يُشَدُّ عَلَيْنَا الْوَجْعُ لِيُكْفَرَ عَنَّا.“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو شدید بیمار ہوتے حتیٰ کہ بعض

دفعہ تو پندرہ دن تک سوئے نہیں، بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلو کا درد ہوتا تھا۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کاش! آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے

اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دور فرمادیتے۔ فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت پر شدید

تکلیف ہوتی ہے تاکہ وہ ہمارے لیے کفارہ بنے۔“

فائدہ: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات

گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں جہاں کہیں جناب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کی گئی ہے وہاں گناہ کا وہ معنی مراد نہیں ہے جو عام انسانوں

کے لیے ہوتا ہے۔ (مترجم)

## (۸) دوہرا بخار دوہرا اجر:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو تو بہت شدید بخار ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي أُوْعَكَ كَمَا يُوْعَكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا  
حَظَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

”مجھے ایسا بخار ہوتا ہے جیسا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوہرا اجر ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے بیماری ہو یا اس کے علاوہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب ضرور اس کے گناہ ایسے جھاڑتے ہیں جیسے (موسم خزاں میں) درخت اپنے پتے گراتا ہے۔“

## (۹) بیمار کیلئے خوشخبری:

حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی اور ارشاد فرمایا:

مَا مِنْهُ عِزِّي إِلَّا وَهُوَ يَأْلَمُ مِنْهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ أَتَاهُ آتٍ مِنْ رَبِّهِ  
فَبَشَّرَهُ أَنْ لَيْسَ عَلَيْهِ بَعْدَهُ عَذَابٌ۔

”انسان کی ہر رگ میں تکلیف ہوتی ہے مگر پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں آتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے کہ اب کے بعد اس کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔“

”اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو کس حالت میں پاتے ہو؟ وہ کہنے لگا، اُمید بھی ہے اور خوف بھی۔“ ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَجْبَهُمَا لِأَحَدٍ عِنْدَ هَذِهِ الْحَالِ إِلَّا أَعْطَاهُ مَا  
رَجَا وَأَمِنَهُ مِمَّا يَخَافُ-

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ یہ دو چیزیں اس موقعہ پر جس انسان میں جمع ہو جائیں حق تعالیٰ شانہ اس کی اُمید پوری کرتے ہیں اور جس چیز سے وہ خوف کھاتا ہے اس سے امن عطا فرماتے ہیں۔“

(۱۰) وباء کی آمدورفت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا:

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَاءِرَةً الشَّعْرِ تَفْلَةٌ أُخْرِجَتْ مِنَ  
الْمَدِينَةِ فَأُسْكِنَتْ مَهْيَعَةً فَأَوْلَتْهَا وَبَاءُ الْمَدِينَةِ يَنْقُلُهُ اللَّهُ إِلَى  
مَهْيَعَةٍ-

”میں نے نیند میں ایک سیاہ رنگ کی، پر اگندہ بالوں والی میل کھیلی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکال کر ”مہیعہ“ میں ٹھہرائی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وباء کو اللہ تعالیٰ نے مہیعہ منتقل کر دیا ہے۔“

نوٹ: ”مہیعہ“ جحفہ کو کہتے ہیں جو شام سے آنے والے حاجیوں کا میقات بھی ہے۔ غدیر خم بھی یہیں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا انتہائی مضر صحت ہے۔ اصمعی کہتے ہیں جو بھی وہاں پیدا ہوا وہ بالغ ہونے سے پہلے پہلے وہاں سے منتقل ہو گیا۔ (مجمع بحار الانوار) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بیماریوں کے آنے جانے کا باقاعدہ نظام ہے۔ اللہ پاک کے حکم سے کہیں آتی ہیں اور کہیں سے جاتی ہیں۔ (مترجم)

## (۱۱) درحبات کی بلندی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”صُدَّاعُ الْمُؤْمِنِ أَوْ شَوْكَةٌ يَشْتَاكُهَا أَوْ شَوْءٌ يُؤْذِنُهُ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ بِهَا عَنْهُ ذُنُوبَهُ۔“

”مؤمن کو سردرد ہو یا کانٹا چھبے یا اور کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کے گناہ مٹائیں گے۔“

## (۱۲) سامان عبرت:

عامر کہتے ہیں میں محارب کے علاقہ میں تھا کہ شہر سے باہر ایک جگہ جھنڈے و علم بلند ہوئے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے خدمت اقدس میں حاضری دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درخت کے سایہ میں چادر بچھائی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما تھے، صحابہ اُرد گرد بیٹھے تھے، انہوں نے بیماریوں کا تذکرہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ سَقَمٌ ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً  
لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِهِ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ  
إِذَا مَرِضَ وَعُوْنِي كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَطْلَقُوهُ لَا تَدْبِيرُ قِيَمًا عَقْلُوهُ  
وَلَا قِيَمًا أَطْلَقُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْأَسْقَامُ قَالَ أَوْ مَا سَقَمْتَ  
قَطُّ قَالَ لَا قَالَ فَقَمَّ عَنَّا فَلَسْتُ مِنَّا۔“

”مؤمن کو جب بیماری کے بعد اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماتے ہیں تو وہ بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور اس کی آئندہ زندگی کیلئے عبرت ہوتی ہے اور منافق جب صحت کے بعد عافیت پاتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جسے مالک نے باندھا، پھر کھول دیا، اونٹ کو کوئی شعور نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں چھوڑا۔“

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ دریافت فرمایا: کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: اٹھ جاؤ تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

(۱۳) قیامت کے دن دنیا کی تکلیفوں کی قیمت معلوم ہوگی:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَوْمَ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ

بِالْبَقَارِئِضِ مَتَّيِرُونَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ۔“

”قیامت کے دن جب لوگ آزمائشوں کی زندگی گزارنے والوں کا اجر دیکھیں گے تو عافیت کی زندگی گزار کر جانے والے یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان کی جلدیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں۔“

(۱۴) پسینہ آنے پر بھی نیکی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا ضَرَبَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَرَقٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ

خَطِيئَةٌ وَمَخِيَ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَةٌ۔“

”مؤمن کو پسینہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں۔ اس سے ایک برائی ہٹاتے ہیں اور اس کا ایک گناہ ختم کرتے ہیں۔“

۱۵۔ گناہوں کی پت جھڑ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار تھا، میں نے جسم اطہر پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا بخار بہت ہی تیز ہے؟ ارشاد فرمایا:

”أَجَلُ إِيَّيْ أَوْعَكَ كَمَا يُوعَكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدِ  
مُؤْمِنٍ يَبْرُضُ مَرَّةً إِلَّا أَحَظَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا يُحِطُّ عَنِ الشَّجَرِ  
وَرَقُّهَا۔“

”ہاں! میرا بخار تمہارے دو آدمیوں کے بخار جیسا ہوتا ہے جو مؤمن بھی بیمار  
ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح جھاڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“

(۱۶) انبیاء کرام کا خاص مقام:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو بخار تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا  
میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، آپ کا اجر کتنا ہوگا؟ ارشاد فرمایا:  
إِنَّا كَذَلِكَ يُضَاعَفُ لَنَا الْبَلَاءُ كَمَا يُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ۔

”ہمارا معاملہ ایسا ہی۔ جیسے ہمیں اجر دگنا ملتا ہے اسی طرح آزمائش بھی دگنی ہوتی

ہے۔“

(۱۷) بیمار کا اللہ تعالیٰ کے ہاں تذکرہ:

معاذ بن عبد اللہ بن خبیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا، کیا تم بیمار نہ ہونا پسند کرتے ہو؟ صحابہ کرام  
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی  
قسم! ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا:

”وَمَا خَيْرٌ أَحَدِكُمْ أَلَّا يَذُكَّرَ اللَّهُ۔“

”تم میں سے کسی کی بھلائی اس میں نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ نہ

کریں۔“

مطلب یہ ہے کہ جو مؤمن بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ فرماتے ہیں اور

اس کے لیے اس تذکرہ میں خیر ہی خیر ہے۔

## (۱۸) پاکیزگی:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 ”أَتَتِ الْحُثْيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا  
 أُمُّ مَلْدَمٍ قَالَ تَهْدِينِ إِلَى أَهْلِ قُبَاءٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاتْتُهُمْ فَحُمُوا  
 وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَاسْتَكْوَأَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِينَا مِنْ  
 الْحُثْيِ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللَّهَ فَيَكْشِفُهَا عَنْكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ كَانَتْ لَكُمْ  
 طَهُورًا قَالُوا بَلْ تَكُونُ لَنَا طَهُورًا۔“

”بخاری کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ دریافت فرمایا کون  
 ہو؟ اس نے کہا میں ام ملام ہوں۔ فرمایا: قباء والوں کے ہاں چلے جاؤ۔ اس نے کہا ٹھیک  
 ہے۔ چنانچہ قباء والوں کو بخار ہونے لگا۔ انہوں نے اس کی تکلیف پائی تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ  
 تمہارا بخار ختم کر دیں، چاہو تو رہنے دو کہ یہ تمہاری پاکیزگی کا سبب بنے؟ انہوں نے عرض  
 کیا درست ہے یہ ہمارے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنے۔“

## (۱۹) بزرگی ملنے کا سبب:

حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ:

”مَا أَصَابَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا حَتَّى ذَكَرَ السُّوَكَةَ  
 إِلَّا أَحْدَى خَصْلَتَيْنِ إِلَّا لِيُغْفَرَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الذُّنُوبِ ذَنْبًا لَمْ يَكُنْ لِيُغْفَرَ  
 لَهُ إِلَّا بِسُئْلِ ذَلِكَ أَوْ يَبْلُغُ بِهِ مِنَ الْكِرَامَةِ كِرَامَةً لَمْ يَكُنْ لِيَبْلُغَهَا  
 إِلَّا بِسُئْلِ ذَلِكَ۔“

”مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کی وجہ ان دو  
 میں سے ایک ضرور ہوتی ہے یا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی ایسا گناہ معاف کرنا چاہتے ہیں جو اس



جیسی مصیبت سے ہی معاف ہو سکتا تھا یا اسے کوئی بزرگی عطا کرنا چاہتے ہیں جو اسی تکلیف کی وجہ سے ہی مل سکتی تھی۔“

### (۲۰) خیر سے حنالی جسم اور مال:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک صاحب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میری عمر بہت ہو گئی ہے، جسم بیمار ہو گیا ہے اور میرا مال ختم ہو گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا خَيْرَ فِي جَسَدٍ لَا يَتَّبِعُ وَلَا خَيْرَ فِي مَالٍ لَا يَزُودُ مِنْهُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ

عَبْدًا ابْتَلَاهُ وَإِذَا ابْتَلَاهُ صَبَّرَهُ۔“

”اس جسم میں کوئی خیر نہیں ہے جو کمزور نہ ہو، اس مال میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں کمی نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے آزمائش میں ڈالتے ہیں اور جسے آزمائش میں ڈالتے ہیں اسے صبر دیتے ہیں۔“

### (۲۱) اللہ تعالیٰ کی محبت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا وَ أَرَادَ أَنْ يُصَافِيَهُ صَبَّ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا

وَشَجَّةً عَلَيْهِ شَجًّا فَإِذَا دَعَا الْعَبْدُ قَالَ يَا رَبَّاهُ قَالَ اللَّهُ لَبَّيْكَ عَبْدِي لَا

تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلَّا أَعْطَيْتُكَ إِلَّا أَنْ أَعْجَلَهُ لَكَ وَإِنَّمَا أَنْ أَدْخِرَهُ

لَكَ۔“

”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں یا اسے گناہوں سے صاف کرنا چاہتے ہیں تو اس کو مسلسل آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔ جب بندہ دُعا مانگتے ہوئے کہتا ہے اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے میں حاضر ہوں، تو مجھ

سے جو مانگے گا میں عطا کروں گا، خواہ وہ مراد ابھی دیدوں یا اس کو تیرے لیے آخرت میں ذخیرہ کر دوں۔“

(۲۲) بھلائی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا ابْتَلَاهُمْ۔“

”جب اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو انہیں آزمائش میں ڈالتے ہیں۔“

## حواشی

- (۱) حدثنا خالد بن خداش بن عجلان المهلبی حدثنا عبد الله عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدری قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو محبوم فوضعت يدي فوق القטיפه فوجدت حرارة الحى ققلت ما أشد حباك يا رسول الله قال-
- (۲) حدثنا عبيد الله بن عمر الجشی وغيره حدثنا حماد بن زيد حدثنا عاصم بن بهدلة عن مصعب بن سعد عن أبيه قال قلت يا رسول الله أى الناس أشد بلاء قال-
- (۳) حدثنا اسحاق بن اسماعيل حدثنا جرير و محمد بن فضيل عن ليث عن مجاهد عن ابي هريرة قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم من أشد الناس بلاء قال-
- (۴) حدثنا عبيد الله بن عمر الجشی وغيره حدثنا يحيى بن سليم الطائفي حدثنا اسماعيل بن كثير عن زياد بن ابي زياد مولى بن عياش عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال-
- (۵) حدثنا اسحاق بن ابراهيم حدثنا حجاج بن محمد عن شعبة عن حصين بن عبد الرحمن سمعت ابا عبيدة بن حذيفة يحدث عن عمته قالت-
- (۶) حدثنا اسحاق بن ابراهيم حدثنا جرير عن الاعمش عن ابي وائل عن مسروق قال قالت عائشة ما-
- (۷) حدثنا ابراهيم حدثني يحيى بن بكير حدثنا بن لهيعة حدثني محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن عائشة قالت-
- (۸) حدثنا ابو خيثمة حدثنا جرير عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن الحارث بن سويد قال قال عبد الله دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسته بيدي ققلت يا رسول الله إنك لتوعك وعكا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۹) وحدثني ابراهيم حدثني ابو ربيعة حدثنا حماد عن ثابت عن عبيد بن عمير أن النبي صلى الله عليه وسلم عاد مريضا قال-
- (۱۰) حدثنا يحيى الحماني حدثنا بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن سالم عن بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال-
- (۱۱) حدثنا حميد بن زنجويه حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الهيثم بن حميد أخبرني زيد بن واقد عن القاسم عن ابي سعيد الخدری أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-
- (۱۲) حدثني محمد بن اسحاق عن ابي منظور الشامي عن عمه عن عامر أخى الخضرا قال انى لبارض محارب اذا رايات والوية رفعت ققلت ما هذا فقيل رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت فجلست اليه وهو فى ظل شجرة وقد بسط له كساء وهو جالس عليه وحوله أصحابه قال فذكروا الأسقام فقال-

(۱۳) حدثنا يوسف بن موسى حدثنا عبد الرحمن بن مغراء الدوسي حدثنا الأعمش عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(۱۴) حدثنا محمد بن يوسف القرشي حدثنا الفضل بن دكين حدثنا عمران بن زيد أبو يحيى البلائي عن عبد الرحمن بن القاسم عن سالم عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(۱۵) حدثني الفضل بن جعفر حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا إسرائيل عن الأعمش عن عبارة عمير عن الأسود وهام بن الحارث عن عبد الله قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحم فوضعت يدي عليه فقلت يا رسول الله ما أشد حماك وإنك لتوعك وعكا شديداً قال-

(۱۶) حدثنا عبد الرحمن بن صالح حدثنا علي بن ثابت عن الأوزاعي عن نافع عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن عمر قال وضعت يدي على النبي صلى الله عليه وسلم- فقلت بأبي وأمي ما أجرك وهو يومئذ محموم فقال-

حدثنا محمد بن يزيد، بكر بن عياش عن محمد بن عجلان عن النعمان بن أبي عياش الزرقى قال-

(۱۷) حدثنا أبو سعيد المديني حدثنا اسحاق بن محمد الفروي حدثني عبد العزيز بن سليمان عن معاذ بن عبد الله بن خبيب عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: لأصحابه أتحبون ألا ترضوا قالوا والله يا رسول الله إننا لنحب العافية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(۱۸) حدثنا اسحاق حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال-

(۱۹) حدثنا سعيد بن محمد الجرمي حدثنا أبو تميلة حدثنا أبو حمزة السكري عن جابر حدثنا من سمع بريدة الأسلمي يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول-

(۲۰) حدثني حسين بن علي العجلي حدثنا عمرو بن محمد العنقزي حدثنا زافر بن سليمان عن عبيد الله قال سمعت الحسن يحدث عن أبي الخدرى قال أتى رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كبرت سني وسقم جسدي وذهب مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(۲۱) حدثني أحمد بن بجير حدثنا موسى بن داود حدثنا بكر بن بن خنيس عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(۲۲) وحدثنا الحسين عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-

## صحابہؓ، اولیاءؓ، و علماءؓ کے

### ارشادات و واقعات

(۱) گوشت و خون کے بدلے احب بہتر ہے:

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم حضرت حسن کے ساتھ صفوان بن محرز کی عیادت کے لیے گئے۔ ان کا بیٹا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا وہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ ان کے پاس نہیں جاسکتے۔ حضرت حسن نے فرمایا:

”اگر اب کی بیماری سے اس کا گوشت اور خون کم ہو جائے اور اس پر انہیں اجر ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ اس خون اور گوشت کو قبر میں لے کر جائیں اور اسے مٹی کھا کر ختم کرے۔“

(۲) آخرت کی طرف متوجہ کرنے والی حالت:

زید بن اخزم کہتے ہیں ہم ابو ربیعہ بن حارث کی عیادت کیلئے گئے، وہ شدید بیمار تھے، ہم پہنچے تو ہم سے فرمایا:

”میں جس حالت میں ہوں اس میں آدمی کا دل آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی نظر میں دنیا مکھی کے برابر بھی نہیں ہوتی۔“

(۳) کامل فقاہت کی علامت:

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں:

”انسان کامل فقیہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک مصیبت و پریشانی کو پروردگار کی نعمت اور فراخی کو مصیبت نہ سمجھے کیونکہ مصیبت زدہ فراخی کا منتظر رہتا ہے اور خوشحالی والا مصیبت و پریشانی کا منتظر رہتا ہے۔“

## (۴) ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ پر فالج کا حملہ ہوا تو اس کے بعد ان کے منہ سے لعاب بہتا تھا، ان کے بھائی کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا اور ان کا لعاب صاف کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے گھروالے آپ کی پرواہ نہیں کرتے، فرمایا:

”مجھے تمہاری یہ بات اچھی نہیں لگی میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے۔“

## (۵) عمرو بن مسرہ:

عمرو بن مسرہ کہتے ہیں حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ پر فالج کا حملہ ہونے کے بعد پانی پیتے ہوئے پانی منہ سے گر کر داڑھی پر بہ گیا۔ داڑھی سے پانی صاف کرنے کو ہاتھ اٹھایا مگر نہ اٹھا سکے، بکر بن ماعز اٹھے اور پانی صاف کر دیا۔ حضرت ربیع نے انہیں دیکھا اور فرمایا:

”اے بکر! اللہ کی قسم میں اپنی اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی شکایت کو پسند نہیں کرتا۔“

## (۶) حضرت عروہ کی ٹانگے کٹنے کا واقعہ:

زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں اکلہ کی بیماری ہو گئی تو ساتھیوں نے کہا کیا ہم معالج کو نہ بلا لیں؟ فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو بلاؤ، معالج آیا تو اس نے کہا میں آپ کو نشہ آور مشروب پلاؤں گا جس سے آپ بیہوش ہو جائیں گے اور میں آپ پریشن کر لوں گا۔ فرمایا: چھوڑیے میں اپنے رب کی نافرمانی کر کے نشہ آور مشروب نہیں پیوں گا۔

زہری کہتے ہیں ہمارے سامنے آپ نے خود اپنے گٹھنے پر نشتر چلایا مگر ہم نے ان کی آہ بھی نہ سنی۔ جب پھوڑا کاٹ لیا تو فرمانے لگے اگر یہ پھوڑا ختم ہو گیا تو اس کا مطلب ہے تکلیف باقی ہے اور اگر یہ پھوڑا موجود رہا اور میں اس کی تکلیف سہتا رہا تو آخرت میں اس کے عوض عافیت ملے گی۔

زہری کہتے ہیں اس رات بھی آپ نے اپنے معمول کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت مکمل کی۔

### (۷) اسود کا بیان:

اسود کہتے ہیں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کے گٹھنے میں پھوڑا تھا، ولید بن عبد المالک نے ایک معالج بھیجا۔ معالج نے دیکھ کر کہا اسے کاٹنا پڑے گا ورنہ باقی جسم میں پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

فرمایا آپ چلے جائیں، معالج چلا گیا تو خود تین نشتر منگوائے اور پہلے ایک کے ساتھ ہڈی کھولی، پھر دوسرے سے اور پھر تیسرے سے پھوڑے کو کاٹ دیا۔ اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے صبر والے تھے۔

### (۸) سلیمان بن اشعث کی روایت:

سلیمان بن اشعث کہتے ہیں جب عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں کاٹا جانے لگا تو خود اسے پکڑا اور فرمایا:

”اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں اس پاؤں کے ساتھ کبھی آپ کی نافرمانی کے راستہ پر نہیں چلا۔“

### (۹) ہشام بن عروہ کا بیان:

ہشام بن عروہ کہتے ہیں ایک دیہاتی حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور ان سے تعزیت کی۔ حضرت عروہ نے پوچھا کس چیز کی تعزیت کر رہے ہو، میرے پاؤں کی؟ اس نے کہا نہیں میں تو آپ کے بیٹے کی موت پر آپ سے تعزیت کر رہا ہوں جسے جانوروں نے روند ڈالا ہے۔

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر آزمائش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے عافیت بھی عطا کی ہے اگر گرفت ہوئی ہے تو ڈھیل بھی تو ملی ہے۔

## (۱۰) حضرت عروہ کا تفصیلی واقعہ:

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ ولید بن عبد الملک کے پاس جا رہے تھے جب وادی قری میں پہنچے تو پاؤں میں تکلیف ہوئی اور پھوڑا نکل آیا۔ چونکہ سفر ابھی کئی منزلوں کا باقی تھا اس لیے ساتھیوں نے آپ کو کجاوے پر سوار کرنا چاہا۔ آپ انکار کرتے رہے مگر ساتھیوں نے اصرار کر کے ایک کجاوے والی اونٹنی پر سوار کرادیا۔ آپ اس سے پہلے کجاوے پر کبھی سوار نہیں ہوئے تھے۔ صبح ہوئی تو یہ آیت تلاوت کی: ”مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا“ (اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے جو رحمت کھولتے ہیں اسے کوئی روک نہیں سکتا) اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جس کا یہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

دوران سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کی تکلیف بڑھ گئی حتیٰ کہ جب ولید کے پاس پہنچے اور اس نے ان کی تکلیف دیکھی تو کہا، اے ابو عبد اللہ! ابھی سے اس پھوڑے کو کٹوا دو ورنہ پھیل جائے گا۔ فرمایا، چھوڑیے۔ ولید نے آپ کے لیے معالج بلوایا۔ معالج نے کہا میں آپ کو نشہ آور مشروب پلاتا ہوں۔ فرمایا یہ تو میں ہرگز نہ پیوں گا۔ بہر حال معالج نے نشتر کو آگ پر گرم کیا تاکہ پھوڑا اچھی طرح کاٹا جائے، کچھ باقی نہ رہے۔ حضرت عروہ نے از خود اپنا پاؤں سامنے کیا اور اس نے آدھی پنڈلی سے کاٹا۔ آپ نے سوائے حس حس کے اور کچھ نہ کہا۔

ولید نے کہا میں نے ان سے بڑھ کر صبر کرنے والا کوئی بزرگ نہیں دیکھا۔ اسی سفر میں حضرت عروہ کا محمد نامی بیٹا بھی فوت ہوا۔ وہ رات کے اندھیرے میں کسی ضرورت سے اصطبل گیا تو ایک گھوڑا ہدکا اور اسے روند کر قتل کر دیا۔ باوجود اس کے کہ انہیں اپنا یہ بیٹا سب اولاد سے زیادہ پیارا تھا آپ نے اس کی وفات پر ایک کلمہ بھی نہ کہا۔ البتہ جب واپس لوٹے ہوئے وادی قری پہنچے تو کہا ہمیں اس سفر نے تھکا دیا ہے۔ اے اللہ! آپ نے مجھے سات بیٹے عطا فرمائے، ان میں سے ایک آپ نے لے لیا ہے مگر چھ کو تو باقی رکھا ہے۔ میرے چار ہاتھ پاؤں تھے، آپ نے ایک لے لیا ہے مگر تین تو باقی رکھے ہیں۔



آپ کی قسم! کہ آپ نے آزمائش بھیجی ہے تو عافیت بھی عطا فرمائی ہے، اگر کچھ لیا ہے تو بہت کچھ بخشا بھی ہے۔

جب آپ واپس لوٹ آئے تو آپ کی قوم کا ایک فرد عطاء بن ابی زویب آیا اور کہا اے ابو عبد اللہ! نہ تو ہم نے آپ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرنا تھا نہ کشتی کا، ہمیں تو فقط آپ کی رائے اور شفقت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو کچھ لیا ہے وہ آپ کے لیے آخرت کا ذخیرہ ہے اور آپ کی جو صلاحیتیں ہمیں درکار تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے باقی رکھی ہیں۔

### (۱۱) نافع بن زویب کا بیان:

نافع بن زویب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لے گئے تو اسی دوران ان کے پاؤں میں اکلہ کا پھوڑا نکل آیا۔ ولید نے کئی معالج جمع کیے، سب کی متفقہ رائے یہ تھی کہ پاؤں کو کاٹ دیا جائے ورنہ یہ باقی جسم میں پھیل جائے گا۔

حضرت عروہ نے فرمایا جو کرنا چاہتے ہو کرو، انہوں نے کہا ہم آپ کو نشہ آور دوائی دیں گے جس سے تکلیف کا احساس نہیں ہوگا۔ فرمایا اس کی اجازت نہیں ہے چنانچہ انہوں نے بغیر نشہ دیئے آپ کا پاؤں کاٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صبر کر کے بیٹھے رہے کسی عضو سے حرکت نہیں کی۔ جب پاؤں کٹ گیا تو ان سے منگوا کر اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور فرمایا:

”جس چیز نے مجھے صبر پر آمادہ رکھا وہ یہ تھی کہ اللہ پاک کو علم ہے کہ میں نے اس پاؤں کو گناہ کے کام میں استعمال نہیں کیا۔“

اس کے بعد ان کے حکم سے اس پاؤں کو غسل دے کر کپڑے میں لپیٹا گیا اور پھر قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

### (۱۲) ابو مطرف مغیرہ کا بیان:

ابو مطرف مغیرہ کہتے ہیں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پانچ بیٹوں سمیت ولید کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ایک مخصوص قسم کا خچر ولید کو بھیجا تھا۔

ولید نے وہ خچر حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو سواری کے لیے پیش کر دیا۔ اسی خچر نے حضرت عروہ کے بڑے بیٹے ”محمد“ کو قتل کر دیا اور اسی سفر میں حضرت عروہ کے پاؤں کی انگلی میں اکلہ کا پھوڑا نکلا۔ کہا گیا کہ اسے کٹوا دیجئے، انہوں نے انکار کیا، ہوتے ہوتے پھوڑا پورے پاؤں میں پھیل گیا۔ انہوں نے پاؤں کٹوانے سے بھی انکار کر دیا تو وہ پھیل کر پنڈلی تک پہنچ گیا۔ اب مشورہ دیا گیا کہ اگر آپ نے اسے نہ کٹوایا تو یہ ران تک پھیل جائے گا اور ران کو کاٹنا دشوار ہوگا۔ فرمایا چلو کاٹ دو۔ اطباء نے کہا نشہ آور دوا پلانی پڑے گی تاکہ تکلیف کا احساس نہ ہو، فرمایا نشہ نہیں پیوں گا، ایسے ہی کاٹ لو، طبیبوں نے پہلے نشتر سے پنڈلی والی ہڈی سے گوشت نوچا پھر ہڈی کاٹی۔

### (۱۳) بیٹے کی موت پر صبر:

مصعب بن عبد اللہ کہتے ہیں محمد بن عروہ بڑے خوبصورت تھے اور عروہ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ جب محمد کو گھوڑوں نے قتل کر دیا تو ساتھیوں نے فوراً حضرت عروہ کو خبر دینا مناسب نہ سمجھا۔ وہ سب ماجسٹون کے پاس گئے اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ ماجسٹون رات کے وقت حضرت عروہ کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا میں ابھی ان کی نماز کی جگہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ حضرت عروہ نے آنے کی اجازت دیدی، جب آئے تو پوچھا کہ اس وقت ملنے آئے ہو، انہوں نے کہا ہاں بس ابھی مجھے موت کا آنا اور دنیا کا فانی ہونا یاد آیا اور دنیا سے طبیعت اُچاٹ ہو گئی اس لیے آپ کے پاس چلا آیا ہوں پھر پچھلے زمانے کے بڑے بڑے بزرگوں کی موت کے واقعات ذکر کر کے دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ کرتے رہے۔ حضرت عروہ بھانپ گئے کہ کوئی بات ہے۔ پوچھا کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ تب ماجسٹون نے کہا محمد ابھی میرے پاس سے اُٹھ کر اُصطبل گئے اور آگے ابھی بیان کر ہی رہے تھے کہ عروہ سمجھ گئے اور کہا ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے صدمہ پر ثواب کا امیدوار ہوں اس کے بعد ماجسٹون نے محمد کی موت کی خبر دی اور تعزیت کی۔

## (۱۴) حسن بصری کا قول:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تم بیماری کا نشانہ ہو، روزانہ کوئی نہ کوئی مرض تمہیں اپنا تیر مارتی ہے جسے سمجھدار سمجھتے ہیں، نادان نہیں سمجھتے، کبھی وہ وقت بھی آئے گا جب بیماری ایسا تیر مارے گی جو خطانہ ہوگا۔

## (۱۵) مؤمن کی آزمائش:

حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو بیماریوں، تکلیفوں کے ذریعے آزماتے ہیں، بندہ اپنے دوستوں سے بیماری کی شکایت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت و جلال کی قسم میں نے تجھے اس بیماری میں اس لیے مبتلا کیا ہے کہ تجھے گناہوں سے پاک کروں لہذا تو شکوہ نہ کر۔“

## (۱۶) توحب الی اللہ:

ربیعہ بن کلثوم کہتے ہیں ہم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تو ان کی دائرہ میں درد ہو رہا تھا اور وہ کہہ رہے تھے:

”مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔“ (سورۃ الانبیاء: 83)

”مجھے تکلیف ہوئی ہے اور آپ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔“

## (۱۷) سوید بن مشعبہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابی حبان تیمی کہتے ہیں کہ سوید بن مشعبہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم شاگردوں میں سے تھے۔ ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ان کا بیٹا ان سے کہہ رہا تھا میری جان آپ پر قربان ہو ہم آپ کو کیا کھلائیں پلائیں؟ انہوں نے کمزور سی آواز میں جواب دیا کہ:

”موت کمر تک آ پہنچی ہے، بستر پر لیٹے لیٹے طویل عرصہ گزر چکا ہے، اللہ کی قسم! اب تو صحت پانے کی اتنی بھی چاہت نہیں ہے جتنی ناخن کی تراش ہوتی ہے۔“

## (۱۸) ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ:

سیار بن سلامہ کہتے ہیں میں ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرض الوفا میں ان کی عیادت کیلئے گیا تو انہوں نے کہا:

”جو معاملہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہی میرا محبوب ہے۔“

## (۱۹) مریض کیلئے چار انعام:

ایک شامی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک مریض کی عیادت کیلئے گئے، ان میں ایک مہاجر صحابی بھی تھے انہوں نے فرمایا:

مریض کیلئے چار انعام ہیں:

(۱) اس کی دوران مرض کی کوتاہیاں لکھی نہیں جاتیں۔

(۲) بیماری کے ایام میں بھی اس کے لیے وہ سب نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو وہ صحت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔

(۳) بیماری اس کے جسم کے ہر جوڑ سے گناہ کو نکال دیتی ہے۔

(۴) اگر زندہ رہا تو بھی گناہ بخشے گئے اور فوت ہو گیا تو بھی بخشا گیا۔

مریض نے یہ سن کر کہا: ”اے اللہ! میں اسی طرح صاحب فراش ہی رہوں۔“

## (۲۰) زبیدیامی رحمۃ اللہ علیہ:

سفیان کہتے ہیں ہم زبیدیامی رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کیلئے جاتے تو کہتے اللہ تعالیٰ سے شفاء کی درخواست کرو، وہ کہتے:

”اے اللہ! جو میرے لیے بہتر ہے وہی کیجئے۔“

## (۲۱) محبوب بیماری:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”میری محبوب بیماری بخار ہے کیونکہ یہ جسم کے ہر جوڑ میں داخل ہوتا ہے اور

اللہ تعالیٰ ہر جوڑ کو اس کے حصہ کا اجر دیتے ہیں۔“

## (۲۲) مریض کی کوتاہی معاف:

ابو عمران کہتے ہیں مریض جب گھبرا کر کوئی کوتاہی کر بیٹھتا ہے تو دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے سے کہتا ہے اسے نہ لکھنا۔

## (۲۳) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو کہا:  
 ”یہ میرے گناہوں ہی کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معافی بہت بڑی ہے پھر یہ  
 آیت پڑھی: ”مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ آيَاتِكُمْ“ (تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے  
 تمہارے اعمال کے سبب آتی ہے)“

## (۲۴) تنبیہ:

حضرت ابوالملیح کہتے ہیں میں صالح بن مسمار کے ساتھ کسی مریض کی عیادت  
 کیلئے گیا جب وہ اس مریض کے پاس سے رخصت ہونے لگے تو فرمایا:  
 ”تیرے رب نے تجھے اس بیماری کے ذریعہ تنبیہ کرنا چاہی ہے لہذا تو متنبہ  
 ہو جا۔“

## (۲۵) محبت:

حضرت منصور کہتے ہیں:

”میں نے انجیل میں یہ بات پڑھی کہ خداوند عالم اپنے بندے کو ایک چیز کا حکم  
 فرماتے ہیں اور اس کی طبیعت میں گرانی محسوس ہوتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت  
 کرتے ہیں یہ امتحان فقط اس وجہ سے ہے کہ وہ میری بارگاہ میں کیسے گڑگڑاتا ہے۔“

## حواشی

- (۱) حدثنا زید بن اخزم حدثنا ابوداؤد حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت قال قال عليه ققال الحسن۔
- (۲) حدثنا زید بن اخزم حدثنا أبو ربيعة بن الحارث نعودة وهو ثقيل ققال۔
- (۳) حدثنا داؤد بن عمرو الضبی حدثنا ابوشهاب عن لیث عن رجل عن وهب بن منبه قال۔  
حدثنا اسحاق بن سماعیه حدثنا جریر عن منصور عن لا قال۔
- (۴) حدثنا محمد بن الولید القرشی حدثنا محمد بن جعفر غندر حدثنا شعبة عن یحیی بن سعید التیمی عن أبیه۔
- (۵) حدثنا ابو کریب حدثنا المحاربی الاعمش عن عمرو بن مرة قال۔
- (۶) حدثنا عبدالرحمن بن بشر بن الحكم حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن الزهري أن عروة بن الزبير۔
- (۷) حدثنا ابواسحاق حدثني عمرو بن خالد حدثنا بان لهيعة عن ابى الاسود قال۔
- (۸) حدثنا سليمان بن الـ۔۔۔ قال۔
- (۹) حدثنا محمد بن يزيد الادمی حدثنا سفيان عن هشام بن عروة قال۔
- (۱۰) حدثني ابویوسف یعقوب بن ابراهیم۔۔۔ عروة عن أبیه أنه۔
- (۱۱) حدثنا محمد بن الحسين حدثني محمد بن الحكم بن زهير حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا عبدالله بن نافع بن ذويب  
عن أبیه قال قدم عروة بن الزبير على الوليد بن عبد الملك۔
- (۱۲) حدثني سليمان بن منصور الخزاعي حدثنا ابوالمطرف المغيرة بن مطرف قال وفد عروة بن الزبير على الوليد بن عبد الملك و معه خمسة من بنيه۔
- (۱۳) قال الزبير حدثني مصعب بن عبدالله عني قال۔
- (۱۴) الجارودي حدثنا علي بن بزيع حدثنا محمد بن مودود قال كان الحسن يقول۔
- (۱۵) حدثنا ابوبكر البصرى قال قال معروف۔
- (۱۶) حدثنا المثنى بن معاذ حدثنا بن سعيد عن ربيعة بن كلثوم قال۔
- (۱۷) حدثنا اسحاق بن اسماعيل حدثنا وكيع عن سفيان عن ابى حبان التیمی قال۔
- (۱۸) حدثنا العباس بن يزيد البصرى حدثنا يعلى بن عبدالرحمن العنبرى حدثنا سيار بن سلامة قال۔

- (۱۹) حدثنا احمد بن بشر بن ابى عبيد الله السلمي حدثنا عبد الله بن داؤد عن جعفر بن برقان عن يحيى بن ابى هشام عن رجل من أهل الشام-
- (۲۰) حدثنا ابو كريب حدثنا المحاربي عن سفيان قال-
- (۲۱) حدثنا عبد الرحمن بن صالح حدثنا يعقوب بن اسحاق الحضرمي عن اياس بن ابى تميمه حدثنا عطاء بن ابى رباح قال قال ابو هريرة-
- (۲۲) حدثني ابو اسحاق ابراهيم بن راشد الادمي حدثنا حجاج بن منهال حدثنا حماد بن سلمة عن ابى عمران قال-
- (۲۳) حدثنا فضيل بن عبد الوهاب حدثنا هشيم اخبرنا منصور عن الحسن أن عمران بن حصين-
- (۲۴) حدثني هارون بن ابى هارون حدثنا أبو المليح قال دخل صالح بن مسمار على مريض يعودة وأنا معه فلما قام من عنده قال إن ربك قد عاتبك فاعتبه-
- (۲۵) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن كرددوس الشعبي قال وجدت في الإنجيل إذ كنت أقرأه إن الله ليصيب العبد بالأمر يكرهه وأنه ليحبه لينظر كيف تضرعه إليه-





دوسرا باب

مریض کے گناہوں کا کفارہ



## مریض کے گناہوں کا کفارہ

بیماریاں اور احب و ثواب:

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آدمی پر جتنی مصیبتیں اور تکلیفیں آتی ہیں ان میں سے کئی ایسی ہیں جس میں بندے کا عمل دخل نہیں ہے جیسے بیماریاں وغیرہ اور کئی مشقتیں و تکلیفیں ایسی ہیں جو بندے کے فعل سے آتی ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے راستہ میں پیش آنے والی تکلیفیں۔ ایسی تکالیف پر بندے کو ثواب ملتا ہے کیونکہ بندے کے نیک اعمال اور اس کے اعمال سے پیدا ہونے والے اعمال پر اسے اجر ملتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

جو تکلیفیں بندے کے عمل دخل کے بغیر آتی ہیں ان پر ثواب ملتا ہے صبر کی شرط پر کیونکہ یہ تکلیف نہ بندے کے عمل سے آتی ہے نہ اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ اگر صبر کرے گا تو اجر بھی ملے گا، گناہ بھی معاف ہوں گے۔ صبر پر اجر ہے اور بیماریاں مطلقاً گناہوں کا کفارہ ہیں۔ اسی طرح اولاد کے حوالے سے پیش آنے والے صدموں پر بھی اجر ملتا ہے کیونکہ اولاد اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔

روزہ دار اپنے اختیار سے روزہ رکھتا ہے پھر اس کی وجہ سے اسے بھوک، پیاس کی تکلیف پیش آتی ہے تو اس پر اسے اجر ملے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔“<sup>○</sup>

”روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“  
 بو روزہ دار کے اختیار کے بغیر پیدا ہوئی مگر ہے اسی کے عمل روزہ کا نتیجہ۔ لہذا باعث اجر

ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:  
 وَلَا يَقْضِي اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا  
 لِلْمُؤْمِنِ- إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ- فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ  
 ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ- ①

”اللہ تعالیٰ مؤمن کے لیے جو فیصلہ فرماتے ہیں اس میں خیر ہے، یہ صرف  
 مؤمن کے لیے ہی ہے، اگر مؤمن کو خوشی ملے تو شکر ادا کرتا ہے اور خیر پاتا ہے، اگر کوئی  
 دکھ آجائے تو صبر کرتا اور خیر پاتا ہے۔“

بہت سارے لوگ دنیا کی لذتوں کو ہی نعمت سمجھتے ہیں۔ بعض بزرگوں کا ارشاد  
 ہے کہ جو کھانے پینے ہی کو نعمت سمجھتا ہے اس کا علم قلیل ہے اور عذاب قریب ہے، کئی  
 لوگ کھانے پینے اور نکاح شادی کو نعمت سمجھتے ہیں، کئی حکومت، ریاست و سرداری کو نعمت  
 سمجھتے ہیں، کئی مال کے ڈھیر لگانے کو نعمت سمجھتے ہیں یہ کافروں کا شیوہ ہے۔  
 کئی مؤمن ایسے ہیں جو ایمان و عمل صالح کو نعمت سمجھتے ہیں لیکن اس کے لیے  
 کسی جدوجہد کرنے کو نعمت نہیں سمجھتے بلکہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو صرف  
 سلامتی و خوشحالی میں ایمان و عمل صالح کو نعمت سمجھتے ہیں۔ خدا نخواستہ اگر کوئی تکلیف  
 آجائے، مال و اولاد کی پریشانی آجائے تو اسے مصیبت سمجھنے لگتے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ نعمت  
 وہ ہے جس سے بندے کو راحت و عیش ملے اور یہ امور تو تکلیف دہ ہیں۔ لہذا یہ نعمت  
 نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دنیاوی تکلیف کے لحاظ سے یہ امور نعمت نہیں مگر اس  
 لیے کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے، اجر ملتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں یہ  
 نعمت ہیں۔

یہ ایسے ہوا جیسے مریض کی دوائی کڑوی ہونے کی وجہ سے مصیبت ہے مگر مرض  
 کے ازالہ کے لحاظ سے نعمت ہے۔

جو آدمی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کرے تو وہ اس کے حق میں  
 شر ہیں کیونکہ عذاب کا سبب بنیں۔ زہر ملا شہد کوئی نہیں کھاتا کیونکہ شہد کی لذت کے  
 مقابلہ میں زہر کا نقصان بہت بڑا ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ احادیث میں مسلمانوں کے لیے چھوٹی چھوٹی تکالیف پر بڑی بڑی بشارتیں سنائی گئی ہیں۔ احادیث میں ہے کہ تکالیف کی وجہ سے گناہ ختم ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، نیکیاں بڑھتی ہیں، جمہور اہل علم اسی کے قائل ہیں کہ مصائب و تکالیف پر یہ سارے انعام ملتے ہیں، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اہل علم کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک مصائب و تکالیف سے صرف گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، نہ درجات بلند ہوتے ہیں اور نہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت ہے کہ تکلیف پر اجر نہیں ملتا بلکہ گناہ مٹتے ہیں، شاید اس قول کے وقت تک انہیں وہ احادیث نہیں پہنچی تھیں جن میں گناہ مٹنے کے علاوہ بھی انعامات مذکور ہیں۔ (اضافہ از مترجم)

## حواشی

(۱) قطعة من حدیث رواہ البخاری ۸۷/۳-۹۳ فی الصوم: باب فضل الصوم، ومسلم رقم (۱۱۵۱) (۱۶۳) فی الصیام: باب فضل الصیام، وابوداؤد والنسائی ۱۶۳/۳ فی الصوم: باب ذکر الاختلاف علی ابی صالح فی هذا الحدیث، من حدیث ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ولفظہ: وقال اللہ عزوجل، کل عمل ابن آدم له الا الصیام، فانه لی وأنا اجزی به، والصیام جنة، فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث یومئذ، ولا یصخب، فان سابه احد او قاتله فلیقل: انی امرؤ صائم، والذی نفس محمد یبده! لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ یوم القیامة من ریح المسک، وللصائم فرحتان، اذا افطر، فرح بفطرة، واذا لقی ربه، فرح بصومه۔

قولہ: (لخلوف) الخلو ف تغیر رائحة الفم من أثر الصیام، لخلو المعدة من الطعام۔

(۲) الصحیح لمسلم رقم: ۲۹۹۹ فی الزهد باب المؤمن امره کله خیر، واحمد فی المسند (۱۶:۶:۱۵)

(۳) شرح مسلم للنووی (۲:۳۱۸)۔

## جناب رسول اللہ ﷺ

### کی احادیث مبارکہ

(۱) بیماریاں گناہوں کے کفارے ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذِهِ الْأَمْرَاضَ الَّتِي تُصِيبُنَا مَا ذَا النَّابِغِهَا قَالَ  
كَفَارَاتٌ قَالَ أَبُو بِنُ كَعْبٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قُلْتُ قَالَ شَوْكَةٌ فَمَا  
فَوْقَهَا قَالَ فِدَعَا أَبِي عَلِيٍّ نَفْسِهِ إِلَّا يُفَارِقُهُ الْوَعَكُ حَتَّى يَمُوتَ فِي الْأَى  
يُسْغِلُهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي  
جَبَاعَةٍ قَالَ فَمَا بَاشَرًا رَجُلٌ جِلْدَهُ بَعْدَهَا إِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتَّى  
مَاتَ.“

”میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جو امراض ہوتے ہیں ان کے بدلے ہمیں کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: یہ گناہوں کے کفارے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اگرچہ معمولی سی بیماری ہو؟ ارشاد فرمایا: خواہ کانٹا چبھے یا اس سے بھی کم تر۔

یہ سن کر حضرت ابی نے دُعا کی کہ تادم مرگ مجھے بخار ہی رہے، مگر حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرض نماز پڑھنے سے مانع نہ بنے۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں اس کے بعد جس نے بھی حضرت ابی کو ہاتھ لگایا بخار کی حرارت ضرور پائی ان کی موت تک ایسا ہی رہا۔“

## (۲) بخار کو برانہ کہو:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:  
 ”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ  
 الْمُسَيْبِ أَبُو الزُّبَيْرِ شَكَ وَهِيَ تُزْفِرُ فَقَالَ مَالِكٌ تُزْفِرِينَ قَالَتْ  
 الْحُثِيُّ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا قَالَ لَا تَسْبِي الْحُثِي فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي  
 آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خُبْثُ الْحَدِيدِ-“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف  
 لائے تو وہ کانپ رہی تھیں، دریافت فرمایا کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا بخار ہے، اللہ  
 تعالیٰ اسے برکت نہ دے، ارشاد فرمایا: بخار کو برانہ کہو یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو ایسے  
 ختم کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کرتی ہے۔“

## (۳) مؤمن بیماری کے بعد برف کے اولے کی

طرف صاف شفاف ہو جاتا ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا بَرَأَ وَصَحَّ مِنْ مَرَضِهِ كَمَثَلِ الْبُرْدَةِ تَقَعُ مِنَ

السَّمَاءِ فِي صَفَاءِهَا وَلَوْنِهَا-“

”مؤمن جب بیماری کے بعد تندرست ہو جاتا ہے تو وہ برف کے اس اولے جیسا

ہے جو ابھی آسمان سے برسا ہے کہ اس کا رنگ بھی صاف سفید اور اندر بھی خالص۔“

## (۴) بیماری پاکیزگی ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے ایک ارشادِ عالی نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصْرَعُ صَرْعَةً مِنْ مَرَضٍ إِلَّا بُعِثَ مِنْهُ طَاهِرًا-“

”مؤمن پر جس بیماری کا حملہ ہوتا ہے تو وہ پاک ہو کر اس سے اٹھایا جاتا ہے۔“

## (۵) بخار میں مبتلا کی مثال:

حضرت ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حِينَ يُصِيبُهُ الْحُمَّى أَوْ الْوَعَكُ مَثَلُ حَدِيدَةٍ تَدْخُلُ

النَّارَ فَيَذْهَبُ خُبْثُهَا وَيَبْقَى طَيِّبُهَا۔“

”بخار میں مبتلا مؤمن کی مثال (حالت) اس لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہے

جس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کا ردی مادہ زائل ہو جائے اور عمدہ و خالص حصہ برقرار رہے۔“

## (۶) نامہ اعمال سے گناہوں کی صفائی:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَرِضَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ يَا مَلَأْ كِتَابِي أَنَا قَيِّدْتُ

عَبْدِي بِقَيْدٍ مِنْ قِيُودِي فَإِنْ أَقْبِضَهُ أَغْفِرْ لَهُ وَإِنْ أَعَافِهِ فَجَسَدٌ

مَغْفُورٌ لَهُ لَا ذَنْبَ لَهُ۔“

”جب خدا کا بندہ مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ حق جل شانہ اپنے فرشتوں کو وحی

کرتے ہیں، اے میرے فرشتو! میں نے اپنے بندہ کو اپنی ایک بیڑی میں جکڑ رکھا ہے، سو

اگر میں نے اس کی اسی بیماری میں روح قبض کر لی تو میں اس کے تمام گناہوں کو بخش دوں

گا اور اگر میں نے اس کو صحت و عافیت کی دولت سے نواز دیا تو یہ بخشا بخشایا ہوگا، اس کے

نامہ اعمال میں اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“

## (۷) ایک رات کے بخار کا انعام:

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ:

”إِنَّ اللَّهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمَّى لَيْلَةٍ۔“

”صرف ایک رات کے بخار کی وجہ سے پروردگار عالم مؤمن کی تمام خطاؤں کو

مٹادیتے ہیں۔“



(۸) بخار گناہوں کو گرا دیتا ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”إِنَّ الْحَشَى تَحْطُّ الْخَطَايَا كَمَا تَحْتُ الشَّجَرُ وَرَقَهَا۔“

”یقیناً بخار انسان کے گناہوں کو اس کے نامہ اعمال سے اس طرح گراتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گراتے ہیں۔“

(۹) اُم سلیم! خوش ہو جاؤ:

حضرت اُم سلیم الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں بیمار ہوئی تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَا أُمَّ سَلِيمِ اتَّعْرِفِينَ النَّارَ وَالْحَدِيدَ وَخُبْتَ الْحَدِيدَ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرِي يَا أُمَّ سَلِيمِ فَإِنَّكَ إِنْ تَخْلُصِي مِنْ وَجْعِكَ هَذَا تَخْلُصِينَ مِنْهُ كَمَا يَخْلُصُ الْحَدِيدُ مِنَ النَّارِ مِنْ خُبَّتِهِ۔“

”اے اُم سلیم! کیا تم آگ، لوہا اور اس کی میل کچیل کو جانتی ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم سلیم! خوش ہو جا۔ اگر تو اس بیماری سے تندرست اور صحت یاب ہو گئی تو تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکلے گی جس طرح لوہا میل کچیل سے خالص ہو کر آگ سے نکلتا ہے۔“

(۱۰) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

”مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ وَيُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَّرَ بِهِ عَنْ سَيِّئَاتِهِ۔“

”مومن کو پہنچنے والی ہر جسمانی تکلیف اس کے گناہوں کو مٹادے گی۔“

(۱۱) معمولی سی پریشانی بھی گناہ ختم کرتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا حَزَنٌ حَتَّىٰ اللَّهُ يَهْتُمَّ  
إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔

”مؤمن کو جو بھی دکھ، تکلیف، بیماری اور غم حتیٰ کہ معمولی سی پریشانی ہوتی ہے اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔“

(۱۲) کانٹے کا چبھنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّىٰ  
الشُّوْكَةُ يُشَاكُّهَا۔“

”جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اس کے صلہ میں اللہ پاک اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ کانٹا چبھے تو بھی۔“

(۱۳) مالی، خاندانی یا جسمانی پریشانی گناہ ختم کرتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي جَسَدِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّىٰ  
يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ۔“

”مؤمن مرد یا عورت جسم، مال اور اپنی اولاد کے بارے میں پریشانی برداشت کرتے رہتے ہیں یہاں تک اپنے پروردگار سے اس حال میں جا ملتے ہیں کہ ان کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔“

## (۱۴) دردِ سر اور بخار:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایام مرض میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو میں نے کہا، ہم صحت و تندرستی کو پسند کرتے ہیں، بیماری کو پسند نہیں کرتے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”إِنَّ الصُّدَاعَ وَالْبَلِيلَةَ لَا تَزَالَانِ بِالْمُؤْمِنِ وَإِنْ كَانَ ذَنْبُهُ مِثْلَ أُحُدٍ

حَتَّى لَا تَدْعَا مِنْ ذَنْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ۔“

”یقیناً دردِ سر اور اندرونی بخار اس وقت تک مؤمن سے جدا نہیں ہوتے جب تک اس کے رائی کے دانہ کے برابر گناہ کو بھی اس سے دھونہ ڈالیں۔ خواہ اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے کیوں نہ ہوں۔“

## (۱۵) صاف چاندی کی طرح کرنے والے:

حضرت زید بن ابی حبیب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا يَزَالُ الصُّدَاعُ وَالْبَلِيلَةُ بِالْمَرْءِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَدْعَهُ مِثْلَ الْفِضَّةِ

الْمُصَفَّاءِ۔“

”دردِ سر اور اندرونی بخار مسلمان آدمی سے اس وقت تک جدا نہیں ہوتے جب تک اس کو گناہوں سے بالکل پاک و صاف کر کے صاف شفاف چاندی کی طرح نہ کر دیں۔“

(۱۶) تیزی کے ساتھ گناہ ختم کرنے والے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس رُک گئے اور اس درخت کو ہلایا تو جتنے اللہ نے چاہے اس درخت کے پتے گرے۔ پھر ارشاد فرمایا:

”الْمَصَائِبُ وَالْأَوْجَاعُ فِي ذُنُوبِ أُمَّتِي أَسْرَعُ مَنِّي فِي هَذِهِ الشَّجَرَةِ۔“

”جس قدر تیزی اور سرعت سے میرے اس درخت کو ہلانے سے درخت کے پتے گرے ہیں اس سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ مصائب اور تکالیف میری امت کے گناہوں کو ان کے نامہ اعمال سے گرا دیتی ہیں۔“

(۱۷) دائمی مرض:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”وَصَبُّ الْمُسْلِمِ كَقَارَةٍ لِيَخْطِئَاةً۔“

”مسلمان کا دائمی مرض میں مبتلا ہونا اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

(۱۸) چھوٹی بڑی ہر تکلیف گناہ ختم کرتی ہے:

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بخار میں مبتلا تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار میں مبتلا کیا جاتا ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو اجر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَمَّا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى فَمَا فَوْقَهُ إِلَّا حَظَّ اللَّهِ عَنْهُ  
مِنْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَّهَا-

”کسی مسلمان بندے کو جو بھی تھوڑی یا زیادہ تکلیف پہنچتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے صلہ میں اس کے گناہوں کو مٹادیتے ہیں جس طرح درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔“

(۱۹) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَمِّنٌ مُّصِيبَةٌ يُصَابُ الْمُسْلِمُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَقِّي  
الشُّوْكَةَ يُشَاكُهَا-“

”جو مصیبت بھی کسی مسلمان انسان کو پہنچتی ہے اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹادیتے ہیں یہاں تک کہ ایک کانٹا جو اس کو چبھتا ہے اس پر بھی۔“

(۲۰) کھوٹ کا حاتمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ ذَلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكَبِيرُ الْخَبْثَ-“

”جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو یہ بیماری اسے اس طرح خالص کر دیتی ہے جس طرح بھٹی میل کو ختم کر دیتی ہے۔“

(۲۱) برے اعمال کا بدلہ:

حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قرآن کی آیت ”إِنْ تَبَدُّوا مَأْنِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُا الْآيَةَ (بقرہ: ۲۸۴)“ اور ”مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ- الْآيَةَ“ (النساء: ۱۲۳) کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان آیات کے

متعلق سوال کیا اس وقت سے لے کر آج تک تیرے علاوہ کسی نے بھی اس کے متعلق مجھ سے سوال نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”يَاعَائِشَةُ هَذِهِ مُتَابَعَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُثِيِّ وَالنُّكْبَةِ وَالشُّوْكَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ كَتَمِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيُفْزَعُ لَهَا فَيَجِدُهَا فِي ضَبْنِهِ حَتَّى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الذَّهَبُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبِيرِ.“

”یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو بخار اور تکلیف اور کانٹا چھنا، یہاں تک کہ اپنی کسی چیز کو اپنی آستین میں رکھ کر اس کو وہاں سے گم پانا اور یکایک اس کو اپنے پہلو میں موجود پانا جیسی تکالیف کے ذریعہ گناہوں سے پاک کرنے کے متعلق ہے۔ تو بندہ ان پریشانیوں کے بعد اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو کر نکل آتا ہے جس طرح لوہا سرخ خالص ہو کر بھٹی سے نکلتا ہے۔“

(۲۲) بیماری مؤمن کو بخشوا کر جاتی ہے:

حضرت عمرو بن الشرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرُضُ حَتَّى يُخْرِضَهُ الْمَرَضُ الْأَغْفِرَ لَهُ.“

”جو مؤمن مرض میں مبتلا ہو یہاں تک کہ وہ مرض اس کو بگاڑ دے اس کے صلہ میں حق جل شانہ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔“

(۲۳) درحبات کی بلندی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.“

”مؤمن کو کاٹنا چھتا ہے یا اس سے بڑھ کر تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس کے عوض اس کا درجہ بلند کرتے ہیں اور اس کا گناہ معاف کرتے ہیں۔“

۲۴۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

”قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ هَذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ.

بِهِ قَالَ هُوَ مَا يُصِيبُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ حَتَّى التَّكْبِيرِ يَنْكُبُهَا۔“

”میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں قرآن کریم کی سخت ترین آیت جانتی ہوں۔ دریافت فرمایا اے عائشہ! کون سی آیت ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت ہے ”مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ“ (جو برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ ملے گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد ہر وہ تکلیف ہے جو مؤمن کو پہنچتی ہے حتیٰ کہ اسے چھنے والا کاٹنا بھی۔“ یعنی یہی تکلیفیں گناہوں کا بدلہ ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا مُسْلِمٌ إِلَّا كَفَّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى السُّوْكَةِ يُشَاكَّهَا۔“

”جس کسی مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس کے عوض اس کے گناہ ختم کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے چھنے والے کانٹے کے عوض بھی۔“

(۲۵) منکر مندی پر گناہوں کا مٹنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا حَزْنٍ حَتَّى

الْهَمُّ يَهْتَهُ إِلَّا اللَّهُ يُكَفِّرُ بِهِ عَنْ سَيِّئَاتِهِ۔“

”مسلمان کو جو بھی تکلیف، تھکاوٹ اور غم لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ کسی معاملہ میں اسے کوئی فکر لاحق ہوتی ہے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹاتے ہیں۔“

(۲۶) اجر کی امید رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا وَيَحْتَسِبُهَا لِأَقْصَىٰ بِهَا مِنْ

خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“

”کسی بھی مؤمن کو دنیا میں جو کانٹا چبھے اور وہ اس پر اجر کی امید رکھے تو قیامت کے دن اس کے سبب اس کے گناہ ختم کیے جائیں گے۔“

۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَيَحْتَسِبُهَا لِأَقْصَىٰ

بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔“

”جس مسلمان بندے کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف ہوتی ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے تو اس کے عوض اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔“

(۲۸) گناہوں کا مٹنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الشَّوْكِ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ

عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةً۔“

”مؤمن کو جو بھی تکلیف ہوتی ہے کانٹا لگے یا اس سے بڑی کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ مٹاتے ہیں۔“



## (۲۹) بیماری گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

”وَصَبُّ الْمُسْلِمِ كَفَّارَةٌ لِخَطِيَاةٍ“

”مسلمان کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

## (۳۰) حضرت معاویہؓ کا واقعہ:

ابوردہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ ایک طبیب ان کی پیٹھ کے پھوڑے کے علاج کیلئے موجود تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرف کوئی توجہ نہ تھی۔ میں نے کہا اگر کوئی نوجوان اس طرح کرتا تو آپ اس پر ناراض ہوتے۔ فرمایا مجھے اس پھوڑے سے شفاء پانے کی کوئی خوشی نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى فِي جَسَدِهِ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِخَطِيَاةٍ“

”جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ

ہوتی ہے۔“

نوٹ: ابوردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا نام عامریا حارث تھا۔ سن ۱۰۴ھ میں اسی سال (۸۰) سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔

## (۳۱) بخار سے برائیوں کا خاتمہ:

فاطمہ خزاعیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاریہ خاتون کی عیادت کیلئے تشریف لائے تو دریافت فرمایا کیسی طبیعت ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! خیرت ہے بس مجھے بخار ہو گیا ہے تو ارشاد فرمایا:

”إِصْبِرِي فَإِنَّهَا تَذْهَبُ مِنْ خُبْثِ الْإِنْسَانِ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خُبْثَ

الْحَدِيدِ“

”صبر کرو! بخار انسان کی برائیوں کو اس طرح ختم کرتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو ختم کرتی ہے۔“

(۳۲) آزمائش و تکلیف کفارہ ہے بشرطیکہ۔۔۔:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں ام عبد اللہ بنت ابی ذناب کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو انہوں نے کہا اے ابو ہریرہ! میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری میں ان کا حال پوچھنے گئی تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”مَا بَتَلَىٰ اللَّهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَهُوَ عَلَىٰ طَرِيقَةٍ يَكْرِهُهَا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ  
ذَلِكَ الْبَلَاءَ كَفَّارَةً لَهُ وَطَهُورًا مَّا لَمْ يَنْزِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ  
اللَّهِ أَوْ يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ فِي كَشْفِهِ۔“

”اللہ تعالیٰ جب بندہ کو تکلیف دہ آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں تو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے سامنے اپنی تکلیف نہ لے جائے یا اس کے ختم کرنے کا نہ کہے اس وقت تک وہ آزمائش اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور پاکیزگی کا ذریعہ بنتی ہے۔“

(۳۳) پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا:

حضرت اسد بن کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”الْمَرِيضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔“  
”مریض کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔“

(۳۴) بخار رائی کے برابر گناہ نہیں چھوڑتا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”إِنَّ الْحَتَى وَالْمَلِيئَةَ لَا تَزَالَانِ بِالْمُؤْمِنِ وَإِنْ ذَنْبُهُ مِثْلُ أُحُدٍ فَمَا

تَدَعَايِهِ وَعَلَيْهِ مِنْ ذَنْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ۔“

”مومن کو بخار و حرارت ہوتی ہے تو رائی کے دانے کے برابر گناہ بھی اس پر

نہیں چھوڑتے، خواہ اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے بھی کیوں نہ ہوں۔“

(۳۵) درحبات کی بلندی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا قُوَّتُهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَظَّ

عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔“

”مومن کو کاٹنا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے

بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کی ایک برائی مٹاتے ہیں۔“

(۳۶) اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے گناہوں کی صفائی:

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”مَا زَالَ اللَّهُ يُبْتَلِي الْعَبْدَ حَتَّى يَلْقَاهُ وَمَالَهُ ذَنْبٌ۔“

”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ

سے ملتا ہے تو اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔“

(۳۷) بیماری گناہ جلائے کی بھٹی ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا إِشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ ذَلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكَبِيرُ خُبْثَ

الْحَدِيدِ۔“

”جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو بیماری اسے اس طرح خالص کر دیتی ہے جس طرح  
بھٹی لوہے کو ملاوٹ سے خالص کر دیتی ہے۔“

(۳۸) بیماری سے گناہوں کا یقینی حاتمہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ وَلَا مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يَمْرُضُ مَرَضًا إِلَّا  
قَصَّ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ۔“

”جو مؤمن مسلمان مرد و عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان  
کے گناہ ضرور ختم کرتے ہیں۔“

(۳۹) جتنی شدت اتنا کفارہ:

ایک ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو شدید تکلیف ہوئی، جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا اگر ہم میں سے کسی کو یہ تکلیف  
ہوتی تو کیا ہوتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”أَوَّلًا تَعْلِبِينَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَجَعُهُ فَيُحِطُّ عَنْهُ مِنْ  
خَطَايَاهُ۔“

”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مؤمن پر تکلیف جتنی شدید ہوتی جاتی ہے اسی طرح  
اس کے گناہ جھڑتے ہیں۔“

(۴۰) بیمار کرنے کی حکمت:

محمد بن جبیر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ لَيَبْتَلِي عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتَّى يُكْفِرَ عَنْهُ بِذَلِكَ ذَنْبَهُ كُلَّهُ۔“

”اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو بیمار کر کے اس کے سارے گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔“

## حواشی

- (۱) حدثنا عبيد الله بن عمر الجشي وابو خيثمة وغيرهما قالوا حدثنا يحيى بن سعيد عن سعد بن سحاق بن كعب بن عجرة عن زينب بنت كعب عن ابي سعيد الخدري قال-
- (۲) حدثنا عبيد الله بن عمر الجشي حدثنا يزيد بن زريع حدثني حجاج الصواف حدثنا ابو الزبير عن جابر بن عبد الله-
- (۳) حدثنا حاجب بن الوليد حدثنا الوليد بن محمد المقرئ عن الزهري عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۴) حدثنا ابو جعفر الادمي حدثنا ابو مسهر عبد الاعلى بن مسهر عن خالد بن يزيد عن سالم بن عبد الله عن سليمان بن حبيب المحاربي عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال-
- (۵) حدثنا محمد بن سهل التميمي حدثنا بن ابي مريم عن نافع بن يزيد حدثنا جعفر بن ربيعة عن عبيد الله بن عبد الرحمن بن السائب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن أزرع عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۶) حدثنا ابوبكر حدثنا الحكم بن نافع حدثنا عفير عن سليم يعني بن عامر عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۷) حدثنا ابو يعقوب التميمي حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني عن عبد الله بن المبارك عن عمر بن المغيرة الصغاني عن حوشب عن الحسن يرفعه قال-
- (۸) حدثنا هاشم بن الوليد حدثنا عبد الوهاب بن عطاء عن عمر بن قيس عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول-
- حدثنا علي بن مسلم بن سعيد حدثنا سيار بن حاتم-
- (۹) حدثنا علي بن مسلم بن سعيد حدثنا سيار بن حاتم العتري حدثنا جعفر بن سليمان حدثنا ابو سنان القسبي حدثنا جبلة بن ابي الانصاري حدثنا ام سليم الانصارية قالت مرضت فعادني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال-
- (۱۰) حدثني محمد بن عبد الرحمن حدثنا يعلى بن عبيد حدثنا طلحة بن يحيى عن ابي بردة عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول-
- (۱۱) حدثنا ابو هشام الرفاعي حدثنا ابو اسامة الوليد بن كثير عن محمد بن عطاء عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة و ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۱۲) حدثنا احمد بن جميل حدثنا عبد الله بن المبارك عن يونس عن الزهري حدثني عروة بن الزبير أن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۱۳) حدثنا اسحاق بن كعب حدثنا عباد بن العوام عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۱۴) حدثني ابراهيم بن عبد الله حدثنا صفوان بن صالح حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا عبد الله بن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني عن أبيه عن جدة قال دخلت على ابي

الدرداء في مرضه ققلت يا أبا الدرداء انا نحب أن نصح فلا نمرض فقال أبو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول-

(١٥) حدثني القاسم بن هاشم حدثنا علي بن عياش الحمصي حدثنا الليث بن سعد حدثنا يزيد بن أبي حبيب وغيره قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(١٦) حدثني ابراهيم بن سعيد حدثنا الاحوص بن جواب حدثنا الحسن بن صالح عن جابر الجعفي عن زياد النميري عن أنس بن مالك قال انتهى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى شجرة فهزها حتى سقط من ورقها ما شاء الله ثم قال-

(١٧) حدثنا حميد بن زنجويه حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا اسرائيل عن عبد الله بن المختار عن بن سيرين عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول-

(١٨) حدثنا احمد بن منيع حدثنا النضر بن اسماعيل البجلي حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال دخل ابن مسعود على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فوضع يده عليه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لتوعك وعكا شديدا فقال اني لأوعك وعك رجلين منكم قال قلت يا رسول الله ذلك بأن لك اجرين قال-

(١٩) حدثنا منصور بن أبي مزاحم حدثنا ابو اويس عن الزهري حدثني عروة بن الزبير أن عائشة كانت تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٠) حدثنا عبدالرحمن بن يونس حدثنا بن أبي فديك حدثنا بن أبي ذئب عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢١) أبو ربيعة قال حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أمية أنها سألت عائشة عن هذه الآية ان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه الآية من يعمل سوءا يجزبه فقالت عائشة ما سألني أحد منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٢) وحدثني ابراهيم حدثني ابو ربيعة حدثنا حماد عن يعلى عن عطاء عن عمرو بن الشريد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال-

(٢٣) وحدثنا ابو خيثمة حدثنا محمد بن حازم حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٤) وحدثنا ابو خيثمة حدثنا هشيم حدثنا ابو عامر حدثنا ابن ابي ملكية عن عائشة قالت-

حدثنا احمد بن جميل بن الزبير ان عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٥) حدثنا احمد بن جميل حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا أسامة بن زيد عن محمد بن عبد الله عن محمد بن عمرو عن عطاء عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٦) حدثنا احمد بن جميل حدثنا عبد الله حدثنا عبيد الله بن موهب حدثنا عبيد الله سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٧) وحدثنا بن جميل حدثنا عبد الله اخبرنا يحيى بن عبيد الله سمعت أبي سمعت أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

(٢٨) حدثني محمد بن عثمان العجلي حدثنا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر بن ابي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

- (۲۹) حدثني محمد بن عثمان حدثنا عبيد الله بن موسى عن اسراييل عن عبد الله بن المختار البصرى عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۳۰) وحدثني اسماعيل حدثنا زكريا بن عدى عن القاسم بن مالك المزني عن طلحة بن يحيى عن ابي بردة قال كنت عند معاوية وطبيب يعالج قرحة في ظهره فهو يتضور فقلت له لو بعض شبابنا فعل هذا لعتبنا عليه فقال ما يسرنى اني لا اجدة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۳۱) حدثنا خالد بن مرداس حدثنا عبد الله بن وهب عن يونس عن الزهري عن فاطمة قالت عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من الأنصار فقال كيف تجدينك - - - فانت بخير يا رسول الله قد برحت بي أم مدم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۳۲) حدثنا يعقوب بن عبيد حدثنا هشام بن - - - عبد الله انه سمع المطلب بن عبد الله بن حنطب المخزومي انه سمع ابا هريرة يقول دخلت على أم عبد الله بنت أبي ذئب عائدا لها من شكوى فقالت يا أبا هريرة اني دخلت على أم سلمة اعودها من شكوى فنظرت الى قرحة في يدي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۳۳) كتب الى عقبه من مكرم حدثنا سلم بن قتيبة عن يونس عن اسماعيل بن اوسط عن خالد بن عبد الله عن جدة أسد بن كرز سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۳۴) حدثنا الحسن بن عبد العزيز الجروي حدثنا يحيى بن حسان حدثنا بن لهيعة حدثنا يزيد بن ابي حبيب عن سهل بن معاذ عن أبيه عن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۳۵) وحدثنا ابو خيثمة حدثنا محمد بن خازم حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۳۶) حدثنا خالد بن خداش حدثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن زيد عن عطاء بن يسار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال -
- (۳۷) حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي حدثنا عيسى بن المغيرة وعثمان بن طلحة عن بن ابي ذئب عن جبير بن ابي صالح عن بن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال -
- (۳۸) حدثنا اسحاق بن اسماعيل حدثني عمر بن حفص حدثنا ابي عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۳۹) حدثنا خلف بن هشام حدثنا ابو الاحوص عن الاشعث يعني بن ابي الشعثاء عن ابي بردة عن بعض أمهات المؤمنين قالت اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد عليه فلما أفاق قلت وأن احدانا فعلت هذا خشيت أن تجد عليها قال -
- (۴۰) حدثنا احمد بن محمد بن ابي بكر حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثني عبد العزيز عن عمرو بن يحيى عن ابي الحويرث عن محمد بن جبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال -

## صحابہؓ، اولیاء و علماء کے

### ارشادات و واقعات

(۱) حضرت عمارؓ کا فرمان:

ہلال بن یساف کہتے ہیں:

”ہم حضرت عمار بن یاسر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے تو بیماریوں کا تذکرہ ہوا، ایک دیہاتی نے کہا، میں کبھی بیمار نہیں ہوا، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم ہم میں سے نہیں ہو، مسلمان تو آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور کافریا فرمایا فاجر بھی اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے مگر اس کی مثال اونٹ کی سی ہے جسے چھوڑا جاتا ہے تو اسے معلوم نہیں ہوتا کیوں چھوڑا گیا ہوں اور باندھا جاتا ہے تو بھی نہیں جانتا کہ مجھے کیوں باندھا گیا۔“

(۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان:

ابو معمر اسدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”جب ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی عجیب بات سنتے تو خاموش ہو جاتے حتیٰ کہ وہ خود اس کی وضاحت فرماتے۔ ایک دن ہم سے فرمایا سن لو کہ بیماری کا اجر نہیں لکھا جاتا، ہمیں یہ بات بری لگی اور بڑا تعجب ہوا، پھر فرمایا: اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، یہ سن کر ہمیں خوشی ہوئی اور بات پسند آئی۔“

(۳) یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”آدمی اس حال میں بیمار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی نیکی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو ناپسندیدگی کے سبب مکھی کے سر جتنے خوف



خدا کی وجہ سے اس کے جسم سے نکال دیتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے صحت مند کرتے ہیں تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر اٹھتا ہے اور اگر اسے موت دیتے ہیں تو بھی گناہوں سے پاک ہو کر جاتا ہے۔“

### (۴) آگ سے بچاؤ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مریض کی عیادت کی تو اس سے

فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میری آگ ہے جو میں نے اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مسلط کی ہے جو اس کے لیے آخرت کی آگ سے بچاؤ ہوگا۔“

### (۵) مجاہد کا قول:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بخار ہر مؤمن کا جہنم کا حصہ ہے، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا“ (مریم: 81) (تم میں سے ہر ایک جہنم سے گذرے گا یہ بات تیرے رب کی طرف سے طے شدہ ہے) اور دنیا میں بخار میں مبتلا ہونا آخرت میں جہنم میں داخل ہونے کے قائم مقام ہے۔“

### (۶) حسن بصری کا قول:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک رات کے بخار میں سابقہ تمام گناہوں کے مٹ جانے کا یقین رکھتے تھے۔“

### (۷) کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عطیہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت کعب بیمار ہو گئے تو دمشق والوں کی ایک جماعت آپ کی عیادت کیلئے آئی اور پوچھا آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

”خیریت ہے، بس ایک جسم ہے جو اپنے گناہوں کی پاداش میں گرفتار ہے۔ اگر اس کا رب چاہے تو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ صحت دی تو وہ ایسی نئی زندگی کے ساتھ اٹھے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔“

مطلب یہ ہے کہ بیماری اپنے ہی گناہوں کے سبب آتی ہے اور جب صحت آتی ہے تو بیماری کے سبب پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

### (۸) حضرت سلمانؓ کا ارشاد:

حضرت سعید بن وہب کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کندہ کے ایک آدمی کی عیادت کرنے لیے گیا تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”مسلمان کا آزمائش اور مصیبت میں مبتلا ہونا گزشتہ گناہوں کیلئے کفارہ اور باقی زندگی کیلئے تنبیہ بن جاتا ہے اور یقیناً کافر جو آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے اس کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بے مہار چھوڑ دیا گیا ہو مگر وہ نہیں جانتا کہ کس وجہ سے چھوڑا گیا اور باندھ دیا گیا ہو تو بھی اسے اس کا کوئی شعور نہیں کہ کیوں باندھا گیا۔“

### (۹) حضرت ابوذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت ابوذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:  
”ایک رات کا بخار ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

### (۱۰) خوشی کے ایام:

حضرت مبارک بن فضالہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بیماری کا تذکرہ کیا، پھر ارشاد فرمایا:

”یاد رکھو! خدا کی قسم مسلمان کی خوشی کے ایام وہ ہیں جن میں اس کو اس کی موت کے قریب کر دیا گیا ہو اور جن میں اس کو آخرت کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا گیا ہو اور جن میں اس کے گناہوں کو مٹا دیا گیا ہو۔“

مطلب یہ ہے کہ بیماری کے ایام دراصل خوشی کے ایام ہیں کیونکہ ان میں آدمی کو موت و آخرت یاد آتی ہے۔

### (۱۱) بہت بڑا اجر و ثواب:

حبیب اللہ الہرانی کہتے ہیں میرے ایام مرض میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ عیادت کے لیے آئے اور پھر مجھ سے ارشاد فرمایا:

”اے حبیب! جن حالات کو ہم پسند کرتے ہیں ان میں ہم میں اجر و ثواب نہیں دیا جاتا، بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہیں اپنے بندہ کی آزمائش کرتے ہیں اور اس کی طبیعت میں جو گرانی ہوتی ہے اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ اس کو بہت بڑا اجر و ثواب عنایت کرتے ہیں۔“

### (۱۲) موت کا جاسوس:

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

”بخار موت کا جاسوس ہے۔“

یعنی آکر بندے کو موت کی یاد دلاتا ہے اور اسے موت کے بعد کے لیے تیاری

کا سبق دیتا ہے۔

### (۱۳) بیماری کے مقابلہ میں انعام بہت بڑا ہے:

حضرت زیاد بن ربیع کہتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ قرآن پاک کی ایک آیت نے مجھے بڑا غمگین کر رکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ میں نے کہا: ”مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِئِهِ“ (النساء: 123) (جو انسان برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تو آپ کو بڑا سمجھدار خیال کرتا تھا، بات یہ ہے کہ مؤمن کے قدم کا پھسلنا اور اس کی رگ کا پھڑکننا یہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے لیکن اگلا معاملہ بڑا ہی رحیمانہ ہے اس پر پروردگار عالم جو اس کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔

## (۱۴) قیس کا ارشاد:

حضرت ابو جمرہ کہتے ہیں میں نے قیس بن عباد کو یہ کہتے ہوئے سنا:  
”تکلیف کی ساعات خطاؤں اور گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہیں۔“

## (۱۵) زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ربیع بن زیاد کہتے ہیں میں اپنے والد سے ملا اور کہا میں نے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھی ہے جس نے مجھے غمگین کر دیا ہے اور وہ یہ ہے ”مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِئِهِ“ (جو برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا) والد صاحب نے کہا میں تو تمہیں بڑا سمجھ دار سمجھتا تھا، مؤمن کو جو بھی پریشانی آتی ہے چیونٹی کا کاٹنا، کسی رگ کا چڑھنا وغیرہ، اس کے گناہ کے سبب سے آتی ہے اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ جو معاف فرماتے ہیں وہ بہت ہے۔ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر آنے والی تکلیفیں اس کی کوتاہیوں کی معافی کا سبب بن جاتی ہیں۔

## (۱۶) حضرت ابو بکر صدیق کا ارشاد:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:  
”تھوڑی سی پریشانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مؤمن کی بخشش فرمادیتے ہیں۔ مثلاً جوتے کا تسمہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے اور روپیہ جس کو اس نے اپنی قمیص کی آستین میں رکھا پھر اس کو وہاں سے گم پایا اس کے بعد پہلو کی جیب میں پایا۔“

## (۱۷) پت جھڑ کا موسم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بڑھیا سے حال احوال پوچھا تو اس نے کہا اللہ کی قسم بیمار ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ان بیماریوں کی مثال نہ دوں؟ اس نے کہا ان کی کیا مثال ہے؟ فرمایا:

”تم دیکھتی نہیں ہو کہ جب موسم بہار آتا ہے تو درخت سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اور خزاں کا موسم آتا ہے اور ہوائیں چلتی ہیں تو کس طرح خشک و بے رونق ہو جاتے ہیں۔ خاتون نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا: یہ بیماریاں بھی پت جھڑ کے موسم ہیں۔“

## حواشی

- (۱) حدثنا بن جمیل حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا شعبة عن الحكم عن ربيع بن عبيدة قال شعبة قلت اسعته منه قال حدثني هلال بن يساف أو بعض اصحابنا عنه قال-
- (۲) حدثنا بن جمیل حدثنا عبد الله حدثنا المسعودی عن جامع بن شداد عن تميم بن سلمة قال قال أبو معمر الأزدي
- (۳) حدثنا بن جمیل حدثنا عبد الله اخبرنا اسماعيل بن عياش حدثنا ابو سلمة الحمصي عن يحيى بن جابر عن يزيد بن ميسرة قال-
- (۴) حدثنا ابو هشام محمد بن يزيد الرفاعي حدثنا ابو اسامة عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن اسماعيل بن عبيد الله عن أبي صالح الاشعري عن أبي هريرة أنه عاد مريضاً فقال له ان-
- (۵) حدثنا ابو هشام حدثنا يحيى بن اليمان حدثنا عثمان بن الاسود عن مجاهد قال-
- (۶) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حماد بن زيد عن هشام عن الحسن قال-
- (۷) حدثني ابو جعفر الادمي حدثنا ابو اليمان عن ابى بكر بن ابى مریم عن عطية بن قيس قال-
- (۸) حدثنا ابوبكر بن جعفر حدثنا ابوداؤد حدثنا شعبة عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن سعيد بن وهب قال-
- حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا يزيد بن هارون اخبرنا محمد عن ابى صالح الاشعري عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اَلْحُسَى كَيْفَ مِنْ جِهَتِّمْ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ كَانَ حَطَّةً مِنَ النَّارِ-
- (۹) حدثنا احمد بن ابراهيم حدثنا شعيب بن حرب حدثنا اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر حدثنا عبد الملك بن عمير قال قال ابوالدرداء-
- (۱۰) اخبرنا على بن اشكاب العامري حدثنا يزيد بن هارون انبانا مبارك بن فضالة عن الحسن أنه ذكر الوجع-
- (۱۱) حدثنا عبد الله بن محمد بن هانئ اخبرنا مرحوم بن عبد العزيز حدثني حبيب الله الهرازي قال عاذني الحسن في مرض فقال لي-

(١٢) حدثنا شجاع بن مخلد حدثنا محمد بن بشر عن اسماعيل بن ابي خالد عن سعيد بن جبير قال  
الحى رائد الموت-

(١٣) حدثنا ابراهيم ابو اسحاق حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا همام عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن  
زياد بن الربيع قال-

(١٤) حدثني ابراهيم بن راشد حدثنا ابو ربيعة حدثنا حماد عن ابي جبرة قال سمعت قيس بن عباد  
قال-

(١٥) حدثني ابو اسحاق الادمي حدثنا حجاج بن منهال حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة عن يزيد بن  
عبد الله بن الشخير عن الربيع بن زياد قال-

(١٦) حدثني ابراهيم حدثني ابو ربيعة حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن مسلم بن يسار أن ابا بكر  
الصديق رضو الله عنه قال يكفر الله عن المسلم حتى النكبة وانقطاع شسعه والبضاعة يضعها في كم  
قيصه فيفقدوها فيجدها في ضبئه-

(١٧) حدثني ابراهيم حدثني ابو ربيعة حدثنا حماد عن يعلى بن عطاء عن محمد بن اfdح أن ابا هريرة  
كان مترله يدي الخليفة فإذا كان يوم الجمعة جاء فدخل على عجوز بالمدينة يغتسل عندها ويتهيا  
للجمعة وكان يقول كيف تجديك يا أم فلان فتقول أجدني والله وجعة فقال لها أفلا أخبرك بمثل ذلك  
قالت وما مثل ذلك قال ألم ترين أن الربيع إذا جاء كيف ينضر له الشجر ويخضر فإذا جاء الصيف فهبت  
الرياح كيف يببس ويتجاف قالت بلى قال فذلك الوجع محتت الخطايا-

## تیسرا باب

مریض کیلئے مرض کے دوران بھی  
نیک اعمال لکھتے ہیں





# جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) صحت یا موت تک نیک عمل لکھنے کا حکم:

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:  
 ”عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ إِلَّا وَهُوَ  
 يُخْتَمُ عَلَيْهِ فَإِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ  
 قَدْ حَبَسَتْهُ فَيَقُولُ الرَّبُّ اخْتَمُوا لَهُ عَلَى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتَّى يَبْرَأَ  
 أَوْ يَمُوتَ۔“

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے روزانہ کے عمل پر  
 مہر لگائی جاتی ہے۔ جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! آپ  
 کے فلاں بندے کو بیماری نے عمل سے روک دیا ہے، رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اس  
 کے صحیح ہونے تک یا اس کی موت تک اس کے لیے ویسے عمل لکھتے رہو جیسے یہ صحت میں  
 کرتا تھا۔“

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةِ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ يَمْرُضُ قِيلَ  
 لِمَلَكِ الْمُؤَكَّلِ عَلَيْهِ أَكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ  
 أَوْ أَكْفَهُ إِلَى۔“

”بسا اوقات انسان اپنے رب کی بندگی بخوبی ادا کر رہا ہوتا ہے پھر مرض میں  
 مبتلا ہو جاتا ہے تو اس پر مقرر شدہ فرشتہ کو کہا جاتا ہے کہ برابر اس کے نامہ اعمال میں اس

کی صحت والے اعمال جیسے نیک اعمال لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اس کو بیماری سے نجات دے دوں یا اپنے پاس بلا لوں۔“

(۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ لَيُجَرِّبُ أَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِ كَمَا يُجَرِّبُ أَحَدَكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْإِبْرِيذِ فَذَلِكَ الَّذِي نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ دُونَ ذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي يَشُكُّ بَعْضَ الشُّكِّ وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْأَسْوَدِ فَذَلِكَ الَّذِي قَدْ أُفْتُتَنَ۔“

”اللہ تعالیٰ سب کچھ کا علم رکھنے کے باوجود تم میں سے کسی کو آزماتے ہیں جیسے تم اپنے سونے کو آگ میں آزماتے ہو، کوئی تو اس آزمائش میں سے کھرے سونے کی طرح نکلتا ہے یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے گناہوں سے نجات یافتہ ہے جو کم درجہ کے خالص سونے کی طرح نکلتا ہے تو یہ وہ ہے جو کچھ شک کا شکار رہتا ہے اور جو کالے سونے کی طرح نکلتا ہے وہ ہے جو فتنہ میں مبتلا ہوا۔“

مطلب یہ ہے کہ بیماری ایک امتحان ہے کوئی اس میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے، کوئی کم درجہ کی اور کوئی ناکام بھی ہوتا ہے اور اس امتحان میں کامیابی کی کسوٹی انسان کا صبر، توکل، اعتماد و حسن ظن باللہ ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں موجود ہے۔

(۴) قابل تعجب:

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کس وجہ سے مسکرائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”عَجِبًا لِلْمُؤْمِنِ وَجَزَعِهِ مِنَ السَّقَمِ وَلَوْ كَانَ يَعْلَمُ مَالَهُ فِي السَّقَمِ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ سَقِيمًا حَتَّى يَلْقَى رَبَّهُ ثُمَّ تَبَسَّمَ ثَانِيَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِ تَبَسَّمْتَ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ إِلَى السَّمَاءِ“

قَالَ عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَئِن نَزَلَا مِنَ السَّمَاءِ يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا مُؤْمِنًا فِي  
 مُصَلَّاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَلَمْ يَجِدَاهُ فِيهِ فَعَرَجَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ يَا رَبِّ  
 عَبْدُكَ فَلَانُ كُنَّا نَكْتُبُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ كَذَا وَكَذَا  
 فَوَجَدْنَاهُ قَدْ حَبَسْتَهُ فِي حَبَالِكَ فَلَمْ نَكْتُبْ لَهُ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ قَالَ  
 اللَّهُ اكْتُبُوا الْعَبْدِي عَمَلَهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَلَا تَنْقُصُوا  
 مِنْهُ شَيْئًا فَعَلَى أَجْرٍ مَا حَبَسْتَهُ وَلَهُ أَجْرٌ مَا كَانَ يَعْمَلُ۔“

”مؤمن کے حال پر تعجب ہے کہ وہ تھوڑی سی پریشانی و بیماری کی وجہ سے جزع  
 و فزع کرتا ہے۔ اگر یہ مؤمن جان لے کہ اس بیماری کی وجہ سے اس کو کتنا اجر و ثواب مل  
 رہا ہے تو اس بات کو پسند کرے گا کہ میں بیمار ہی رہوں اور اسی حالت میں اپنے پروردگار  
 سے جا ملوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ مسکرائے اور سر مبارک آسمان کی  
 طرف بلند کیا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 مسکرانے اور آسمان کی طرف سر اٹھانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 ان دو فرشتوں پر تعجب ہے جو آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور مؤمن بندہ کو اس کی جائے  
 نماز میں تلاش کرتے ہیں جہاں وہ نماز پڑھتا ہے اسے وہاں نہیں پاتے، تو بارگاہ اقدس میں  
 پیش ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کے فلاں بندہ کے  
 دن اور رات میں عمل لکھتے تھے پھر ہم نے اس کو اس حال میں پایا کہ آپ نے اس کو اپنی  
 رسیوں میں جکڑ رکھا ہے وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ لہذا ہم اس کا کوئی عمل بھی نہیں لکھ  
 رہے۔ پروردگار عالم ان سے فرماتے ہیں میرا بندہ جو جو اعمال رات دن کرتا تھا ان کو برابر  
 لکھتے رہو اور ذرہ برابر بھی کمی نہ کرنا۔ جس بیماری میں میں نے اس کو جکڑا ہے اس کا اجر مجھ  
 پر لازم ہے اور جو نیک اعمال وہ کرتا تھا ان کا بھی اسے برابر ملتا رہے گا۔“

## (۵) مریض و مسافر کیلئے رعایت:

ابوردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں میں نے بارہا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.“

”جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے اعمال ویسے ہی لکھے جاتے ہیں جیسے وہ تندرستی اور اقامت کی حالت میں ہوتے ہوئے کرتا تھا۔“

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ ابْتِلَاءً فِي جَسَدِهِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَكْتُبُ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبِضَهُ غَفَرْنَا لَهُ وَرَحِمْنَاهُ.“

”جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو جسمانی مرض میں مبتلا کرتے ہیں تو فرشتے سے فرماتے ہیں میرا یہ بندہ صحت کے زمانہ میں جو نیک عمل کیا کرتا تھا وہ اس کے نامہ اعمال میں اب بھی لکھتے رہو، اگر اس نے بیماری سے شفاء پائی تو بیماری اسے گناہوں سے دھو کر پاک کر دے گی اور موت آگئی تو اس کے لیے بخشش و رحمت ہوگی۔“

نوٹ: حضرت انس بن مالک بن نضر انصاری خزرجی ہیں۔ دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم رہے۔ ۹۳ یا ۹۲ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر سو برس سے زیادہ تھی۔

## (۷) ایک نیکی کی جگہ دس:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرُضُ مَرَضًا إِلَّا أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَكَ مَا عَمِلَ مِنْ سَيِّئَةٍ إِلَّا

يَكْتُبُهَا وَمَا عَمِلَ مِنْ حَسَنَةٍ أَنْ يَكْتُبَهَا لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَأَنْ يَكْتُبَ

لَهُ مِنَ الْعَمَلِ كَمَا يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ وَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ۔“

”جو بندہ بھی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم فرماتے ہیں

کہ اس سے جو کوتاہی ہو وہ نہ لکھنا جو نیکی کرے اس کی جگہ دس نیکیاں لکھنا اور صحت میں جو

جو نیک اعمال یہ کرتا تھا وہ بھی لکھتے رہو اگرچہ اب وہ اعمال نہ کرے۔“

## (۸) افضل اعمال کا اجر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُتَلَّى فِي جَسَدِهِ بِبَلَاءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَفْضَلَ عَمَلِهِ

الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ فِي مَرَضِهِ۔“

”جس مسلمان پر کوئی جسمانی آزمائش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بیماری کے

دوران اس کے صحت کے زمانہ کے افضل اعمال کا اجر لکھتے ہیں۔“

مطلب یہ ہے کہ اپنی صحت کے زمانہ میں جو نیکیاں وہ کرتا تھا بیماری کے دوران

بھی اس کے اعمال نامہ میں اس کے وہ سب اعمال مسلسل اعلیٰ درجہ میں لکھے جاتے ہیں۔

## حواشی

- (۱) حدثنا احمد بن جميل حدثنا عبد الله بن المبارك اخبرنا آبن لهيعة حدثني يزيد أن أبا الخير حدثه أنه سمع عقبة بن عامر الجهني يحدث-
- (۲) حدثني ابوبكر حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن عاصم بن ابى النجود عن خثيمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۳) حدثني ابوبكر حدثنا الحكم بن نافع حدثنا عفير بن معدان عن سليم بن عامر ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۴)
- (۵) حدثنا ابو خيثمة وغيره قالوا حدثنا يزيد بن هارون حدثنا العوام بن حوشب حدثني ابراهيم بن اسماعيل السكسكى سمعت أبا بردة بن أبى موسى سمعت أبا موسى مرارا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۶) حدثني اسماعيل بن ابى الحارث حدثنا حسن الأشيب عن حماد بن سلمة عن سنان بن ربيعة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-
- (۷) حدثنا على بن الجعد قال أخبرني ابو مسعود الجريري عن محمد بن عمرو بن عطاء عن أبيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال-
- (۸) حدثنا الحسين بن الحسن حدثنا السهوى حدثنا سنان يعنى ابن ربيعة عن ثابت البناني عن عبيد بن عمير عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

## صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

(۱) حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:  
إِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ اُكْتُبُوا لِعَبْدِي هَذَا  
الَّذِي فِي وَثَاقِي مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ  
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَقُولُ اللَّهُ اُكْتُبُوا لِعَبْدِي هَذَا  
الَّذِي حَبَسْتُهُ كَأَحْسَنِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ-

”جب مؤمن مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے پروردگار عالم اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے اس بندے کیلئے جو میرے بندھن میں بندھا ہوا ہے اس کے نامہ اعمال میں ان اعمال کی مثل اعمال جو اپنے زمانہ تندرستی کرتا رہتا تھا لکھتے رہو۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: میں اپنے اہل گھرانہ کے ایک آدمی کے پاس آیا اور یہی بات اس سے ذکر کی تو کہنے لگا، پروردگار عالم یوں اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں، میرے اس بندے کے لیے جس کو میں نے جکڑ رکھا ہے ان اعمال سے اچھے عمل لکھو جو یہ زمانہ تندرستی میں کرتا رہتا تھا۔“

(۲) ضحاکؓ کا ارشاد:

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”اگر قرآن کی قرات نہ ہوتی تو مجھے صاحب فراش ہونا پسند تھا کیونکہ مریض سے تنگی اور حرج کو اٹھالیا گیا ہے اور اس کے تندرست ہونے تک اس کے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں اور اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔“

قرآن کریم کے ساتھ عشق کی وجہ سے ایسا فرمایا، کہ اگر قرآن کریم کی تلاوت چھوٹ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہمیشہ بیمار رہنا پسند کرتا کیونکہ بیماری میں بڑی مراعات ملتی ہیں۔

(۳) اے فرشتو! اس کے نیک اعمال لکھتے رہو:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

”جب کوئی مسلمان مریض ہو جاتا ہے تو بارگاہِ خداوندی سے اس کے بارے میں فرشتوں کو حکم صادر ہوتا ہے اے فرشتو! اس کے نیک اعمال لکھتے رہو کیونکہ میں نے اس کو روک رکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو اس بیماری سے نجات دے دوں یا اپنی طرف بلاوں۔“

(۴) حضرت عائشہؓ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن عبیدرحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ آپ یوں ارشاد فرماتی ہیں:

”جب مسلمان مریض ہو جائے اس کے آخری مرض کا عمل لکھا جائے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں نے اس طرح کہا تھا اس کے مرض کے آخر تک اس کے اچھے اعمال لکھے جائیں گے۔“

(۵) ابو عمران الجونی کا ارشاد:

حضرت ابو عمران الجونی کہتے ہیں:

”جب کوئی مسلمان مریض ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ بائیں جانب کے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں میرے بندے کی کوئی کوتاہی مت لکھنا اور دائیں جانب کے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں اس کی صحت کے زمانہ کے نیک اعمال اس کے نامہ اعمال میں لکھتے رہو۔“



## حواشی

(۱) حدثنا بشار بن موسى الخفاف اخبرنا شريك اخبرني علقمة بن مرثد عن القاسم بن مخيمرة عن  
عبدالله بن عمرو قال-

وحدثني ابو حصين مثله وباسنادة ولكن رفعه فقييل لشريك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال نعم-  
(۲) وحدثنا عبدالله حدثنا هشيم عن جويبر عن الضحاك قال-

(۳) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زيد عن عاصم بن ابي النجود عن خيشمة عن عبدالله بن  
عمرو قال-

(۴) حدثني ابراهيم حدثني ابو ربيعة حدثنا حماد عن ثابت عن عبدالله بن عبيد بن عمير أن رجلا قال  
لعائشة-

(۵) حدثنا خلف حدثنا بن زيد عن ابي عمران الجوني قال-



چوتھا باب

صبر کی اہمیت و فضیلت



# جناب رسول اللہ ﷺ

## کی احادیث مبارکہ

### (۱) صبر کا بدلہ جنت:

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْعَبْدَ بِالسَّقَمِ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَينِ قَالَ اسْمَعَا مَا يَقُولُ عَبْدِي هَذَا لِعُودِهِ فَإِنْ حَبَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا بَلَّغَا ذَلِكَ عَنْهُ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنَّ لِعَبْدِي هَذَا عَلِيَّ إِنَّ أَنَا تَوَقَّيْتُهُ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا رَفَعْتُهُ أَنْ أُبَدِّلَ لَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَغْفِرُ لَهُ۔“

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں کہ تم جا کر سنو میرا یہ بندہ عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے، اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے اس بندے کا مجھ پر حق ہے اگر میں نے اسے اس بیماری میں موت دیدی تو جنت میں داخل کروں گا اور اگر صحت مند ہوا تو میں اس کو اس کے سابقہ گوشت اور خون کے بدلہ بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کی بخشش بھی کروں گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جب مسلمان بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس کے داہنے کندھے والے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ میرے بندے کے اچھے کام لکھتے رہو اور بائیں طرف والے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے میرے بندے کے جو اعمال میری گرفت کا سبب بنتے ہیں انہیں مٹا دو۔“

## (۲) صبر گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری آدمی کی عیادت کی، اس پر جھک کر حال دریافت فرمایا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! میں گزشتہ سات راتوں سے اپنی آنکھ بند نہیں کر سکا اور نہ رات کو کوئی میرے پاس آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَا أَخِي اِصْبِرْ يَا أَخِي اِصْبِرْ تَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِكَ كَمَا دَخَلْتَ فِيهَا قَالَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَاتُ الْأَمْرَاضِ يُذْهِبُنَّ

بِسَاعَاتِ الْخَطَايَا۔“

”اے میرے بھائی! اس تکلیف پر صبر کر، اے میرے بھائی صبر کر۔ اس کے صلہ میں تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکلے گا جس طرح تو اس میں داخل ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالتِ مرض کی گھڑیاں، گناہوں کی گھڑیوں کو مٹا دیتی ہیں۔“

## (۳) کانٹا چھیننے پر صبر کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا فَمَا فَوْقَهَا فَيَحْتَسِبُهَا إِلَّا

قَصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَا كَأَيَّامِ الْقِيَامَةِ۔“

”مؤمن کو دنیا میں کانٹا چھیننے کی معمولی سی تکلیف ہو یا اس سے بڑی کوئی تکلیف ہو اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس پر صبر کرے تو حق تعالیٰ شانہ روزِ جزا اس کے بدلے اس کے گناہوں کو محو کر دیں گے۔“

## (۴) صبر کے بدلہ درحبات کی بلندی:

ایک صاحب اپنے مسلمان بھائیوں میں ایک بھائی سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تو راستہ میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو کہا

میں آپ کی زیارت کرنے کے لیے، آپ کی عیادت کرنے کے لیے اور خوش خبری سنانے آیا ہوں۔ مریض نے کہا آپ نے اتنے سارے لفظ کیسے جمع کر دیئے، ان کی حقیقت بیان کیجئے؟ انہوں نے فرمایا، میرا ارادہ تیری ملاقات کا تھا لیکن مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ مرض میں مبتلا ہیں تو یہ ملاقات عیادت ہو گئی اور اس پر میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا ہوں جو میں نے رحمتِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللَّهِ مَنزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ وَلَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ ثُمَّ صَبْرًا حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنْزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ.“

”پروردگارِ عالم کی جانب سے اپنے بندہ کیلئے ایک مقام اور مرتبہ متعین ہو جاتا ہے اور وہ اپنے عمل کے ذریعے وہاں تک نہیں پہنچ پاتا۔ تو حق تعالیٰ شانہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں یا اس کی اولاد کو بیمار کر دیتے ہیں یا اس کے مال میں کوئی نقصان ہو جاتا ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو حق جل شانہ اس کو اس کے بدلہ میں اس کے متعینہ مقام و مرتبہ تک پہنچا دیتے ہیں۔“

### (۵) صبر پر احبر کی شرط:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ام عبد اللہ بن ابی ذناب کے ایام مرض میں عیادت کے لیے گیا تو وہ کہنے لگیں اے ابو ہریرہ! میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایام مرض میں عیادت کے لیے گئی تو انہوں نے میرے ہاتھ کے پھوڑے کو دیکھتے ہوئے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”مَا ابْتَلَى اللَّهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَهُوَ عَلَى طَرِيقَةٍ يَكْرَهُهَا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ لَهُ كَفَّارَةً وَطَهُورًا مَا لَمْ يَنْزِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ فِي كَشْفِهِ.“

”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کسی پریشانی و مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں جو اس پر ناگوار گذرتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس مصیبت و پریشانی کو اس کے گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے صفائی کا ذریعہ بنا دیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ پریشانی و مصیبت کو غیر اللہ کے پاس نہ لے جائے یا اس سے شفاء کے لیے غیر اللہ کو نہ پکارے یا وہ آدمی اس پریشانی سے نجات کے لیے غیر اللہ سے دُعا نہ کرے۔“

(۶) عیادت کرنے والوں سے مریض کی گفتگو کی اہمیت:

حضرت ابو عقیل کہتے ہیں میں نے محمد بن ابی بکر کو دیکھا کہ وہ عبد اللہ بن عبید کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ محمد بن ابی بکر نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں آپ کے سامنے خدا کی تعریف کرتا ہوں اور میں اپنے جی میں خدا کو لائق حمد اور ستودہ صفات پاتا ہوں۔ محمد بن بکر نے کہا کہ اللہ نے ہمیں اور آپ کو خیر کی توفیق دی ہے۔ میں نے ابو بکر کو سنا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا مَرِضَ مُسْلِمٌ إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ مَلَائِكَةً مِنْ مَلَائِكَتِهِ لَا يَفَارِقَانِهِ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي أَمْرِهِ بِأَحَدِي الْحَسَنَتَيْنِ إِمَّا بِمَوْتٍ وَإِمَّا بِحَيَاةٍ فَإِذَا قَالَ لَهُ الْعَوَادُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَحَدُ اللَّهِ أَجِدُنِي وَاللَّهِ مَحْضُودٌ بِخَيْرٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ أَبَشِرْ بِدَمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنْ دَمِكَ وَصِحَّةٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْ صِحَّتِكَ فَإِنْ قَالَ أَجِدُنِي فِي بَلَاءٍ شَدِيدٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ مَجِيئَانِ لَهُ أَبَشِرْ بِدَمٍ هُوَ شَرٌّ مِنْ دَمِكَ وَبَلَاءٍ هُوَ أَطْوَلُ مِنْ بَلَاءِكَ۔“

”جب بھی کوئی مسلمان مرض میں مبتلا ہوتا ہے حق جل شانہ اس کے ساتھ اپنے فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتے ہیں۔ اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہوتے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں دو اچھی چیزوں میں سے ایک کا فیصلہ نہ فرمادیں، موت یا صحت۔ جب عیادت کرنے والے اس سے پوچھیں کہ تو اپنے آپ کو کیسا



پاتا ہے اگر مریض یوں کہے میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور اپنے جی میں اپنے پروردگار کو لائق حمد اور ستودہ صفات پاتا ہوں تو وہ دو فرشتے اس سے کہتے ہیں خوش ہو جا ایسے خون کے ساتھ جو تیرے پھلے خون سے بہتر ہے اور ایسی صحت کے ساتھ جو تیری پہلی صحت سے بہتر ہے۔ لیکن اگر مریض نے یوں کہا میں اپنے آپ کو سخت مصیبت میں گرفتار پاتا ہوں، وہی دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں خوش ہو جا ایسے خون کے ساتھ جو تیرے خون سے بدتر ہے اور ایسی مصیبت و پریشانی کے ساتھ جو تیری بیماری سے بڑی ہے۔“

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا ابْتُلِيَ الْعَبْدُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا أُرْسَلَ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ  
إِعْتِيَا عَبْدِي فَإِنْ قَالَ خَيْرًا وَلَمْ يَسْتَكِ إِلَى عَوَادَةٍ أَبَدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا  
مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ فَإِنْ قَبَضْتُهُ أَوْ جَبْتُ لَهُ الْجَنَّةَ أَوْ  
أَطْلَقْتُهُ كَانَ فِي وَثَاقِهِ فَلَيْسَتْ أَنْفِ الْعَمَلِ۔“

”جب کسی بندے کی آزمائش کی جاتی ہے۔ پروردگار عالم اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں۔ پھر ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے کے پاس آؤ اور دیکھو یہ کیا کہتا ہے۔ پھر اگر وہ اچھی بات کہتا ہے اور اپنی عیادت کرنے والوں سے شکوہ شکایت نہیں کرتا اس کے صلہ و انعام میں اس کو ایسا گوشت دوں گا جو اس کے گوشت سے بہتر ہوگا اور ایسا خون دوں گا جو اس کے خون سے بہتر ہوگا، سوا کہ میں اس کی روح کو قبض کر لوں تو اس کے لیے جنت کو واجب کر دوں گا اور اگر صحت دوں گا تو یہ پچھلے گناہوں سے پاک ہو کر نئے سرے سے اعمال شروع کرے گا۔“

۸۔ ایک رات کے بحار پر صبر کا احبر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”مَنْ وَعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللَّهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ  
وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔“

”جو انسان صرف ایک رات بخار میں مبتلا رہا پھر اس پر صبر کیا اور اللہ کی طرف سے اس پر راضی رہا۔ اس کے صلہ میں وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسا کہ اس دن گناہوں سے پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔“

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا ابْتُلِيَ الْعَبْدُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا أَرْسَلَ اللَّهُ مَلَكَيْنِ فَقَالَ لِهَمَا  
إِعْتِيَا عَبْدِي فَإِنْ قَالَ خَيْرًا وَلَمْ يَشْكُنِي إِلَىٰ عَوَادِهِ أَبَدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا  
مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ أَنَا قَبَضْتُهُ وَجَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَإِنْ أَنَا  
أَطْلَقْتُهُ مِنْ وَثَاقِهِ فَيَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ۔“

”جب بندہ کسی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کے پاس بھیجتے ہیں کہ جا کر دیکھو اگر اچھی بات کہتا ہے اور عیادت کرنے والوں سے شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت کے بدلے اچھا گوشت دوں گا، خون کے بدلے اچھا خون دوں گا، اگر میں نے اس کو موت دیدی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اگر اس بیماری سے رہائی دیدی تو اس کے پچھلے گناہ معاف اور اب وہ نئے سرے سے عمل کا آغاز کرے گا۔“

(۱۰) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجَبًا لِلْمُسْلِمِ إِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ  
إِحْتَسَبَ وَصَبَرَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ فِي اللَّقْمَةِ إِلَىٰ فِيهِ۔

”مومن کا معاملہ عجیب ہے جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجالاتا ہے اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو ثواب کی امید پر صبر کرتا ہے۔ مسلمان کو تو ہر معاملہ میں اجر ہی ملتا ہے حتیٰ کہ اپنے منہ میں جو لقمہ رکھتا ہے اس پر بھی۔“

## (۱۱) جنتی حنا تون:

عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کیا تجھے جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور میرا پردہ کھل جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں۔ ارشاد فرمایا:

”قَالَ إِنْ صَبَرْتَ فَلِكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ

قَالَتْ إِنِّي أَتَكْسِفُ فَأَدْعُ اللَّهَ إِلَّا أَتَكْسِفُ فَدَعَا لَهَا۔“

”اگر صبر کرو تو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ سے تمہاری صحت کی دُعا مانگوں؟ اس نے عرض کیا، میرا پردہ کھل جاتا ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کریں کہ پردہ نہ کھلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیلئے یہی دُعا فرمائی۔“

## (۱۲) ایک دن تک بخار کو چھپانا:

سعید بن عبدالجبار نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ

”مَنْ كَتَمَ حَتَّى يَوْمٍ أَصَابَهُ آخِرَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

وَكَتَبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَسَتَرَ عَلَيْهِ كَمَا سَتَرَ بَلَاءَ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي

الدُّنْيَا۔“

جس نے اپنے ایک دن کے بخار کو چھپایا اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسے صاف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس دن گناہوں سے صاف تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں اور قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں جس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی آزمائش پر دنیا میں پردہ ڈالا تھا۔“

## (۱۳) عافیت یا صبر کا اجر:

ربیع کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی النحاة کے ہاں تشریف لے گئے جب انہیں بخار تھا، دریافت فرمایا کتنے دن سے بخار ہے؟ انہوں نے بتایا کہ سات دنوں سے۔ ارشاد فرمایا:

”إِخْتِرَانِ شِئْتِ دَعْوَتِ اللَّهِ أَنْ يُعَافِيكَ وَإِنْ شِئْتِ صَبْرَتِ ثَلَاثًا

فَتَخْرُجَ مِنْهَا كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ۔“

”اگر چاہو تو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا کروں اور اگر چاہو تو تین دن مزید صبر کر لو تو تم بخار سے اس حال میں باہر آؤ گے جیسے اس دن تھے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا۔“

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صبر کرتا ہوں۔

## حواشی

(۱) حدثنا بن جمیل حدثنا عبد الله حدثنا هشام بن سعد عن زید بن أسلم عن عطاء بن یسار عن النبی صلی الله علیه وسلم قال-

حدثنا احمد بن جمیل حدثنا عبد الله حدثنا الاوزاعی عن حسان بن عطیة عن ابی هريرة قال-

(۲) حدثنا یعقوب بن عبید حدثنا هشام بن عمار حدثنا یحیی بن حمزة حدثنا الحكم بن عبد الله أنه سمع المطلب بن عبد الله بن حنطب المخزومی يحدث أنه سمع أباً هريرة يحدث قال دخلت علی أمر عبد الله بن أبی ذئاب عائداً لها من شکوی فقالت یا أباً هريرة أني دخلت علی أمر سلمة أعودها من شکوی فنظرت إلى قرحة فی یدی فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول ما ابتلی الله عبداً ببلاء وهو علی طریقة یکرهها إلا جعل الله ذلك البلاء له كفارة و طهوراً ما لم یتزل ما أصابه من البلاء بغير الله أو یدعو غیر الله فی کشفه-

(۳) حدثنا علی بن مسلم حدثنا بن ابی فدیك اخبرنی بن وهب عن عمه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم-

(۴) حدثنا داؤد بن رشید حدثنا ابو الملیح عن محمد بن خالد السلمي وكانت لجدة صحبة أنه-

(۵) حدثنا یعقوب بن عبید حدثنا هشام بن عمار حدثنا یحیی بن حمزة حدثنا الحكم بن عبد الله أنه سمع المطلب بن عبد الله بن حنطب المخزومی يحدث أنه سمع أباً هريرة يحدث قال دخلت علی أمر عبد الله بن أبی ذئاب عائداً لها من شکوی فقالت یا أباً هريرة اني دخلت علی أمر سلمة اعودها من شکوی فنظرت إلى قرحة فی یدی فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول-

(۶) حدثنی یحیی بن جعفر حدثنا یزید بن هارون اخبرنا ابو عقیل قال رأیت محمد بن أبی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم دخل علی عبد الله بن عبید فقال کیف تجدک یرحمک الله قال احمد الله الیک اجدنی والله محمود بخیر قال وبقنا الله وایاک سمعت أبابکر يحدث عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم-

(۷) حدثنا احمد بن عمران بن عبد الملك قال سألت محمد بن الفضیل فحدثنی حدثنا عبد الله بن سعید المقبری عن جدّة عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال-

(۸) حدثنی المثنی بن عبد الکریم حدثنا زافر بن سلیمان عن اسماعیل بن ابراهیم عن ابی سفیان عن سالم عن الحسن عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال-

(۹) حدثنا احمد بن عمران قال سألت محمد بن فضیل فحدثنی حدثنا عبد الله بن سعید المقبری عن جدّة عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال-

(۱۰) حدثنا خلاد بن أسلم حدثنا النضر بن شميل حدثنا شعبة عن أبي اسحاق سمعت العيزار سمعت  
عمر بن سعد عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-

(۱۱) حدثنا سوار بن عبد الله حدثنا يحيى بن سعيد عن عمران أبي بكر حدثني عطاء بن أبي رباح قال  
قال لي ابن عباس الا أريك امرأة من أهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء أتت النبي صلى الله  
عليه وسلم فقالت اني أصرع واني اتكشف فادع الله لي-

(۱۲) حدثني محمد بن قدامة الجوهري حدثنا سلم بن سالم حدثنا سعيد بن عبد الجبار ورفع  
قال-

(۱۳) حدثني اسماعيل بن ابى الحارث حدثنا كثير من هشام عن الربيع بن - - - القطان ان النبي  
صلى الله عليه وسلم دخل على ذى النخامة وهو موعوك فقال منذكم فقال منذ سبع يا رسول الله  
فقال-

## صحابہؓ، اولیاء و علماء کے

### ارشادات و واقعات

#### (۱) ابو مجلز کا ارشاد:

حضرت عباد بن عباد کہتے ہیں ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:  
 ”حق جل شانہ اپنے بندے کو مصائب و پریشانیوں کے ذریعے آزما رہے ہیں یہاں تک کہ اس پر کوئی گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔“

#### (۲) حضرت حسن کا ارشاد:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے ایام مرض میں حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ عیادت کیلئے تشریف لائے تو کہنے لگے حضرت حسنؓ فرمایا کرتے تھے:  
 ”بلاشبہ انسان اپنے مال کے بارے میں آزمایا جاتا ہے۔ پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے اور اس کی وجہ سے بلند درجات تک نہیں پہنچ پاتا۔ پھر انسان اپنی اولاد کے بارے میں بھی آزمایا جاتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے مگر اس کی وجہ سے بھی بلند مقامات پر نہیں پہنچ پاتا۔ پھر انسان اپنے بدن کے بارے میں آزمایا جاتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی وجہ سے بلند درجات پر پہنچ جاتا ہے۔“  
 محمد بن واسع کہتے ہیں حضرت عطاء کئی امراض میں مبتلا تھے۔

#### (۳) خالد ربیع رحمۃ اللہ علیہ:

زریک بن ابی زریک کہتے ہیں خالد ربیع رحمۃ اللہ علیہ کبھی کسی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہیں ذات الجنب کی بیماری ہوئی اور خون کی الٹی آئی تو کراہنے لگے حالانکہ وہ کبھی کسی بیماری میں نہ کراہتے تھے۔ پھر کہا اے اللہ! یہ میرے کس عمل کا بدلہ ہے کہ میں آپ کی دی ہوئی تکلیف پر کراہنے لگا ہوں۔

## (۴) انسان کی ناشکری:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ“ (بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے) کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کو تو بھول جاتا ہے مگر مصیبتوں کو یاد رکھتا ہے۔“

## (۵) نزول رحمت:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو کسی آزمائش میں مبتلا ہو اور تین دن تک کسی سے اس کا شکوہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت فرماتے ہیں۔“

## حواشی

(۱) حدثنا المثنی بن معاذ بن معاذ حدثنا المعتبر قال سعت عباد بن عباد بن علقمة قال کان أبو مجلز یقول۔

(۲) حدثنی سعید بن شاہویہ حدثنی عی حابن بشر تم فدخل علیہ محمد بن واسع یعودہ فقال سعت الحسن یقول۔

(۳) حدثنی محمد بن عمر بن علی المقدمی حدثنا الہیثم بن عبید الصید عن زریک بن ابی زریک قال۔

(۴) حدثنی فضل بن سهل حدثنا ابوالنضر عن محمد بن طلحة عن خلف بن حوشب عن الحسن البصری۔

(۵) حدثنی ابو علی بن ابی جعفر حدثنا ابو صالح حدثنا اللیث بن سعد عن من یرضی عن الحسن البصری قال۔



پانچواں باب

عیادت کے فضائل و احکام



## عیادت کے فضائل و احکام

### عیادت:

بیماروں کی عیادت اور خدمت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے اونچے درجہ کی نیکی قرار دیا ہے اور مقبول ترین عبادت بتایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بڑی ترغیب دی ہے اپنے عمل اور ارشادات سے اس کی تعلیم بھی دی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے عرف میں عیادت کا مطلب صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ مریض کا حال احوال پوچھ لیا جائے لیکن عربی زبان میں اس کا مفہوم وسیع ہے۔ بیمار پر سی، خبر گیری اور تیمارداری بھی اس میں شامل ہے۔ لہذا احادیث میں مریضوں کی عیادت کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب صرف بیمار پر سی نہیں بلکہ تیمارداری اور حسب استطاعت دوا و علاج بھی اس میں شامل ہے۔ ذیل میں صحاح ستہ میں سے اس بارے کچھ احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ پھر ان کے بعد وہ احادیث آئیں گی جو علامہ ابن ابی الدنیانے ذکر کی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

”ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (اس لیے نہ تو خود اس پر ظلم و زیادتی کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے) اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی کسی

مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرنے کا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری کرے گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً  
مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ - [رواه ابوداؤد،  
والترمذی]

”جو کسی مسلمان کی کوئی دنیوی تکلیف اور پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ (اس کے عوض) قیامت کے دن کی تکلیف اور پریشانی سے اس کو نجات دے گا اور (جو قرض خواہ اپنے) کسی تنگ دست مقروض کو (اپنے قرضے کی وصولی کے سلسلہ میں) سہولت دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں سہولت دے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو کوئی بندہ جب تک اپنے کسی بھائی کی امداد و اعانت کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہے گا۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا مُسْلِمٌ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ  
وَأَيُّهَا مُسْلِمٌ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جَوْعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا  
مُسْلِمٌ سَقَا مُسْلِمًا عَلَى ظَبَا سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ - [رواه  
ابوداؤد والترمذی]

”جو مسلمان کسی مسلمان کو عریانی کی حالت میں کپڑے پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز جوڑے عطا فرمائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی (یا کوئی مشروب) پلائے اللہ تعالیٰ اس کو نہایت نفیس (جنت کی) شرابِ طہور پلائے گا جس پر غیبی مہر لگی ہوگی۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُوا الْعَائِلَ - [رداء البخاری]

”بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبر لو (اور دیکھ بھال کرو) اور اسیروں، قیدیوں کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدِّنِي قَالَ

يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي

فَلَانًا مَرِضٌ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ

آدَمَ اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ

الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تُطْعِمَهُ أَمَا

عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي، يَا ابْنَ آدَمَ

اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ

الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ

وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي - [رداء مسلم]

”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرزند آدم سے فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں

بیمار پڑا تھا تو نے میری خبر نہیں لی، بندہ عرض کرے گا: اے میرے مالک اور پروردگار!

میں کیسے تیری تیمارداری یا بیمار پرسی کر سکتا تھا تو تو رب العالمین ہے (بیماری کا تجھ سے کیا

واسطہ اور تیری بارگاہ میں اس کا کہاں گزر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں ہوا تھا کہ

میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا، تو نے اس کی عیادت نہیں کی اور خبر نہیں لی؟ کیا تجھے معلوم نہیں

تھا کہ اگر تو اس کی خبر لیتا اور تیمارداری کرتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا؟۔۔۔ اے ابن

آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا (خداوند!)

میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا تھا تو تو رب العالمین ہے (تجھے کھانے سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اس کو کھانا نہیں دیا، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔۔۔ اے ابن آدم! میں نے پینے کے لیے تجھ سے (پانی) مانگا تھا، تو نے مجھے نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا، میں تجھے پانی کیسے پلاتا تو تورب العالمین ہے، (تجھے پینے سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کے لیے پانی مانگا تھا تو نے اس کو نہیں پلایا، سن! اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔“

نوٹ: یہاں پر عیادت سے متعلق صحاح ستہ سے احادیث کا انتخاب ختم ہوا، آگے علامہ ابن ابی الدنیا کی ذکر کردہ احادیث شروع ہوتی ہیں۔

## جناب رسول اللہ ﷺ

### کی احادیث مبارکہ

#### (۱) ایک گھڑی کی عیادت کا اجر:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً أُجِرَى اللَّهُ لَهُ عَمَلَ سَنَةٍ

لَا يَعْصُو فِيهَا طَرَفَةَ عَيْنٍ۔“

”جس انسان نے کسی مریض کی عیادت کی اور اس کے پاس ایک گھڑی بیٹھا تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ایسے سال کے نیک اعمال لکھ دیتے ہیں جس میں اس نے پلگ جھپکنے کی دیر بھی نافرمانی نہ کی ہو۔“

#### (۲) جنت کے باغوں کی سیر:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ كَانَ فِي خَرَافِ الْجَنَّةِ أَوْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى

يَرْجِعَ۔

”یہ بات یقینی ہے کہ جو آدمی اپنے مریض بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس لوٹنے تک جنت کے باغوں میں ہوتا ہے۔“

### (۳) افضل ترین عیادت:

حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ۔“

”افضل ترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلدی کھڑا ہو جائے۔ یعنی عیادت مختصر کی جائے۔“

### (۴) کامل عیادت:

حضرت امامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ أَحَدِكُمْ أَخَاهُ الْمَرِيضَ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُهُ

كَيْفَ أَصْبَحَ كَيْفَ أَمْسَى۔“

”صحیح اور کامل عیادت کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کو مریض پر رکھے اور اس سے پوچھے تیرے صبح اور شام کیسے گزرتے ہیں۔“

### (۵) عیادت کرنیوالے کیلئے فرشتوں کی دعاء:

حضرت عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ عمرو بن حریث نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن حریث سے کہا یا عمرو آپ حسن کی عیادت کرتے ہو، آپ کے جی میں اس عیادت کی جو کچھ غرض ہے میں اس کو جانتا ہوں۔ حضرت عمرو نے کہا جی ہاں! اے علی، لیکن آپ میرے دل کے مالک نہیں کہ جس طرح چاہیں آپ اسے پھیر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یاد رکھو! یہ چیز مجھے تمہاری خیر خواہی سے نہیں روک سکتی، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:



”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا إِلَّا ابْتَعَتْهُ اللَّهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ  
يُصَلُّونَ عَلَيْهِ أَيْ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ كَانَتْ حَتَّى يُنْسِيَ وَأَيْ سَاعَاتٍ  
كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يُضِيحَ.“

”جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ یہ عیادت دن کے کسی لمحہ میں کرے تو شام تک، رات کی کسی گھڑی میں کرے تو صبح تک یہ دُعا اس کے لیے ہوتی رہتی ہے۔“

### (۶) اللہ تعالیٰ کی رحمت میں چلنے والا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَسَسَ فِيهَا۔

”جو انسان کسی مریض کی عیادت کرنے کیلئے جاتا ہے وہ رحمت میں چل رہا ہوتا ہے پھر جب وہاں پہنچ کر بیٹھ جاتا ہے تو پروردگار عالم کی رحمت میں ڈوب ہی جاتا ہے۔“

### (۷) جنت کے بالاحسان میں بیٹھنے والا:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ عیادت کے لیے تشریف لائے ہیں یا اس کی مصیبت پر خوش ہونے والے ہیں؟ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بلکہ میں عیادت کے لیے آیا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر آپ عیادت کیلئے تشریف لائے ہیں تو بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كَانَ فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا

جَلَسَ غَبَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدُوًّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین

والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین

والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

کی عیادت کی تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے گھر واپس آنے تک اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“

(۱۰) آنکھ کی تکلیف:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:  
 ”میری آنکھ میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔“

(۱۱) مریض پر جبر نہ کرو:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ

وَيُسْقِيهِمْ۔“

”اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو، اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے بھی ہیں اور پلاتے بھی ہیں۔“

(۱۲) مبارک کام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادِيٍّ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ

طُبَّتْ وَطَابَ مَشَاكُ وَتَبَوَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔“

”جس نے مریض کی عیادت کی یا دینی بھائی سے ملاقات کی تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے تو مبارک ہے، تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں گھر بنا لیا ہے۔“

(۱۳) رحمت میں غوطہ زن ہونے والا:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا جَلَسَ اسْتَنْقَمَ فِيهَا۔“

”جس نے مریض کی عیادت کی وہ رحمت میں داخل ہوا اور جب مریض کے پاس بیٹھا تو رحمت میں ڈوب گیا۔“

(۱۴) رحمت ہی رحمت:

عمر بن حزم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ عَادَ مَرِيضًا فَلَا يَزَالُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى إِذَا قَعَدَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَمَ

فِيهَا ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَا يَزَالُ يَخُوضُ فِيهَا حَتَّى يَرْجِعَ۔“

”جو کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں رہتا ہے حتیٰ کہ جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ پھر جب اس کے پاس سے اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے تب بھی واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔“

(۱۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مریض کی عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگاتا ہے جب جا کر مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔“

(۱۶) عیادت ایک دن چھوڑ کر کرو:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”أَغْبَوَانِي الْعِيَادَةَ وَأَرْبِعُوا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَغْلُوبًا۔“

”عیادت ایک دن چھوڑ کر کرو، یا چوتھے دن کرو، ہاں جو مغلوب و مجبور ہو وہ مُسْتَثْنٰی ہے۔“

(۱۷) کتنی دیر عیادت کرنی چاہیے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الْعِيَادَةُ فَوَاقِي نَاقَةِ“

”عیادت اتنی دیر ہے جتنی دیر اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے

درمیان کا وقفہ ہوتا ہے۔“

## حواشی

- (۱) حدثنا عبد الوهاب الوراق حدثنا عبد المجيد بن عبد العزيز عن وهيب بن الورد عن أبي منصور عن رجل من الانصار عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۲) حدثنا علي بن الجعد حدثنا شعبة عن خالد الحذاء قال سمعت أبا قلابة يحدث عن أبي أسماء الرجمي عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۳) حدثني ابو محمد العتكي حدثنا عمر بن عبید عن شیخ من البصريين عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۴) حدثني عيسى بن يوسف الطباء حدثنا أمامة الباهلي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال -
- (۵) حدثنا ابو نصر التمار حدثنا حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن عبد الله بن يسار قال عاد عمرو بن حريث الحسن بن علي بن أبي طالب فقال علي يا عمرو تعود الحسن وفي النفس مافيها فقال عمرو نعم يا علي ولست برب قلبى فتصرفه حيث شئت فقال علي أما ان ذلك ماينعننى أو أودى اليك النصيحة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۶) حدثنا عبد الله بن مطيع و داؤد بن عمرو حدثنا هشيم عن عبد الحميد بن جعفر الانصارى عن عمر بن الحكم بن ثوبان عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۷) حدثنا ابو موسى الهروى حدثنا ابو معاوية حدثنا الاعمش عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال جاء أبو موسى الاشعري الى الحسن بن علي يعودة فقال له علي أعائدا جئت أم شامتا قال بل عائدا قال ان كنت عائدا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۸) حدثنا داؤد بن عمرو حدثنا عبد الله بن المبارك عن يحيى بن أيوب عن عبید الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم أبي امامة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال -
- (۹) حدثنا سفيان بن محمد حدثنا مبشر بن اسماعيل حدثنا عبد الملك بن حميد بن ابى غنية عن حسن بن قيس عن كرز التميمي قال قال علي بن ابى طالب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -
- (۱۰) حدثني علي بن عيسى المهلبى حدثني حجاج الاعور عن يونس بن ابى اسحاق عن أبيه عن زيد بن أرقم قال -
- (۱۱) حدثني بن ابى شيبه حدثنا بكر بن يونس بن بكير عن موسى بن علي عن أبيه عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۱۲) وحدثنا محمد بن يوسف قال اخبرنا يوسف بن يعقوب السدعى حدثنا ابو سنان عن عثمان بن أبى سودة عن أبى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -

- (۱۳) حدثنا محمد بن عبد الله القرشي حدثنا زفر بن هبيرة المازني حدثنا أبو معشر المدني عن  
عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن الحكم بن ثوبان  
أخبرني كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۱۴) حدثنا يوسف بن موسى حدثنا بن أبي أويس حدثني أبو عمار قيس مولى سودة بنت سعد مولاة  
بني ساعدة من الأنصار عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جدة أن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم قال -
- (۱۵) حدثنا أبو كريب الهمداني حدثنا عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم -
- (۱۶) حدثنا أبو خيثمة حدثنا حدثنا عقبة المجدري السكوني حدثني موسى بن محمد بن إبراهيم حدثني  
أبي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أغبوا في العيادة وأربعوا إلا أن يكون  
مغلوبا -
- (۱۷) حدثني أيوب بن الوليد الضير حدثنا شعيب بن حرب حدثنا أبو عبد الله حدثنا إسماعيل بن  
القاسم عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -

## صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

(۱) مریض سے راحت پہنچانے والی باتیں کرو:

عمران بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز فرمایا کرتے تھے:

”مریض سے ایسی بات مت کرو جس سے وہ پریشان ہو جائے بلکہ خوش آئند بات جو اسے اچھی لگے وہ کرو، عمران بن حدیر کہتے ہیں جب میں طاعون میں مبتلا تھا تو میرے پاس ابو مجلز تشریف لایا کرتے تھے اور وہ فرماتے آج کے دن دشمن کے ساتھ یہ یہ ہو گیا اور ان کے حامیوں کے ساتھ بھی۔ عمران بن حدیر کہتے ہیں میں اس بات سے خوش ہو جاتا تھا۔“

(۲) بہترین عیادت:

حضرت ابو یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کو یہ

فرماتے ہوئے سنا:

”بہترین عیادت تھوڑے وقت کی ہے۔“

(۳) مریض سے عیادت، تندرست سے ملاقات:

محمد بن سلیم کہتے ہیں میں نے حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا:

”مریض آدمی کی عیادت کی جائے اور تندرست سے ملاقات کی جائے۔“



## (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کافسرمان:

حضرت عبداللہ بن نافع کہتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا:

”جو انسان کسی مریض کی عیادت کرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کو رخصت کرتے ہیں اور اس کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ اس کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں، اگر بوقت صبح اس نے عیادت کی تو شام تک اور اگر شام کو عیادت کی تو صبح تک اور اس کے لیے جنت میں باغات ہوں گے۔“

## (۵) افضل بیمار پر سی:

عطاء یمانی کہتے ہیں میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ:

”سب سے افضل بیمار پر سی وہ ہے جو سب سے ہلکی ہو۔“

مطلب یہ ہے کہ بیمار پر سی کرنے کے سلسلے میں مریض اور مریض کے تیمار داروں کی سہولت و راحت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ لہذا بیمار پر سی کے عمل میں کسی لحاظ سے کوئی ایسا عنصر شامل نہ ہو جو مریض یا مریض کی دیکھ بھال کرنے والوں کو گراں گزرے۔

نوٹ: طاؤس کا اصل نام ذکوان ہے۔ طاؤس لقب ہے۔ بڑے فقیہ و فاضل تھے۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ نسبت کے لحاظ سے یمانی ہیں۔

## (۶) حضرت عائشہ صدیقہ کا واقعہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

”میں شدید بیمار ہوئی تو میرے گھر والوں نے کھانے پینے کی ہر چیز میرے لیے

منع کر دی، ایک رات مجھے شدید پیاس لگی تو میں لٹکے ہوئے چمڑے کے برتن کے پاس گئی

اور اس سے تھوڑا سا پانی پیا تو اس سے میری صحت مسلسل بہتر ہونے لگ گئی لہذا تم اپنے

مریضوں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھو۔“

## بیماریوں کی ابتداء:

حضرت جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”پہلے ملک الموت لوگوں کو جہاں ملتا بغیر کسی بیماری کے ان کی روح قبض کر لیتا تو لوگ اسے برا بھلا کہنے لگ گئے، اس نے لوگوں کی بددعاؤں کی اللہ پاک کی بارگاہ میں شکایت کی تو حکم ہوا کہ اے ملک الموت! جاؤ اور بیماریاں پھیلا دو۔ بس اب لوگ ملک الموت کو بھول گئے اور کہنے لگے فلاں فلاں بیماری سے مر اور فلاں فلاں سے۔“

## (۷) لازمی اور نفسی عیادت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”مریض کی عیادت ایک بار تو لازم ہے اس سے زائد ہو تو وہ نفل ہے۔“

## (۸) مریض کی خواہش پوری کرو:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”اگر تمہارے مریض کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اسے منع نہ کرو، ہو سکتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء دینے کیلئے اس کے دل میں اس کی طلب پیدا کی ہو۔“

## (۹) تین دن بعد عیادت:

ابو عیاش الزرقی کہتے ہیں:

”مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہوتی ہے۔“

## حواشی

- حدثني ابو جعفر الادمي حدثنا معاذ عن عمران يعني بن حدير قال -
- حدثنا داؤد بن محمد بن يزيد حدثنا أبو داؤد الطيالسي حدثنا خارجة بن مصعب عن أبي يحيى قال سمعت طاؤسا يقول -
- وحدثني داؤد حدثنا أبو داؤد حدثنا محمد بن سليم سمعت بكر -
- حدثنا عبد الله بن مطيع حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن عبد الله بن نافع قال مرض الحسن فأتاه أبو موسى الأشعري عأذاله فقال له على -
- حدثني أيوب بن الوليد الضير حدثنا زيد بن الحباب أخبرنا عكرمة بن عمار حدثنا هود بن عطاء اليماني سمعت طاؤسا يقول -
- حدثني علي بن داود حدثنا سعيد بن عفير حدثنا يحيى بن أيوب عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت مرضت مرضا شديدا فحان أهلي كل شيء حتى الماء فعطشت ليلة عطشا شديدا فجئت إلى الادوة وهي معلقة فشربت منها شربة فلم ازل اجد الصحة منها فلا تحموا مرضا كم شيئا -
- حدثني الحسين بن ناصح القرشي حدثنا عبد الحميد الحمانى حدثنا النضر بن عبد الرحمن الخزاز عن عكرمة عن ابن عباس قال عيادة المريض مرة سنة فما ازددت فناقلة -
- حدثنا محمد بن بشير حدثنا محمد بن ربيعة الكلابي والقاسم بن مالك المزني قالا حدثنا زرار بن سعيد بن نافع حدثني المعارك بن زيد الضبي عن بن عمر قال سمعت عمر يقول إن اشتهى مريضكم الشيء فلا تحموه فلعل الله إننا شهاة ذلك ليجعل شفائه فيه -
- حدثنا محمد بن يزيد بن رفاعة حدثنا أبي زائدة عن الحسن بن عياش وهو أخو أبي بكر بن عياش عن محمد بن عجلان عن النعمان بن أبي عياش الزرقى قال عيادة المريض بعد ثلاث -



چھٹا باب

مریض کیلئے دُعا ئیں اور اعمال



# جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

## (۱) ہر بیماری کی دُعا:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام تکلیفوں کیلئے یہ دُعا تعلیم فرماتے تھے:

”بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَارٍ وَمِنْ حَرِّ النَّارِ۔“

## (۲) دُعا جو حضرت سلمانؓ کے لیے فرمائی گئی:

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میری بیماری کے زمانے میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:

”شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجَسَدِكَ اِلَى مُدَّةِ اَجَلِكَ۔“

”اللہ تعالیٰ تیری بیماری سے تجھے نجات عطا کرے اور تیرے گناہوں کو بخش دے اور تازیت تمہیں دینی امور میں جسمانی معاملات میں عافیت کی دولت سے مالا مال کرے۔“ (آمین)

### (۳) مریض کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار کے پاس تشریف لے جاتے اپنے دائیں ہاتھ کو اس کے رخسار پر رکھ کر ارشاد فرماتے:

”أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.“

”اے لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو ختم فرما اور اے شفاء دینے والے ایسی شفاء دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔“

### (۴) جبریل علیہ السلام کا دم:

حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو تکلیف تھی جس کی شدت بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ پھر میں شام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس صبح آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ پھر میں شام کو حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَانِي بِرُقِيَّةٍ أَفْلَا أَعْلِمُكَهَا يَا عَبَادَةَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ

اللَّهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنِ

اللَّهِ يَشْفِيكَ.“

”جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور مجھ پر دم کیا۔ اے عبادة کیا وہ دم آپ کو نہ سکھلا دوں۔ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنِ اللَّهِ

يَشْفِيكَ



”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر حاسد کے حسد سے شفاء دے اور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہی آپ کو شفا دے گی۔“

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ وہ لوگ جو نہ دم کرتے ہیں اور نہ دم کرواتے ہیں اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ بظاہر مذکورہ بالا حدیث اور اس حدیث میں تضاد ہے مگر اس بارے میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث میں دم نہ کرنے کی فضیلت ہے اس سے مراد وہ دم ہیں جو کافروں اور مشرکوں کے بنائے ہوئے دم ہیں، جو قرآن کریم کی آیات اور اذکار الہیہ پر مشتمل ہوں وہ دم منع نہیں بلکہ سنت ہیں، علماء نے ایسے دم کے جائز ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

### (۵) بے پایاں اجر:

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود نہ پایا تو ان کی عدم موجودگی کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ وہ بیمار ہیں، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

”عَظَّمَ اللَّهُ أَجْرَكَ وَرَزَقَكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِكَ وَجَسَدِكَ إِلَى مُنْتَهَى أَجَلِكَ إِنَّ لَكَ مِنْ وَجْعِكَ خُلَاثًا ثَلَاثًا أَمَّا وَاحِدَةٌ فَتَذْكِرَةٌ مِنْ رَبِّكَ تَذْكُرُ بِهَا وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَتَنْحِيَةٌ لِنَا سَلَفٍ مِنْ ذُنُوبِكَ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَادْعُ بِهَا شِئْرًا فَإِنَّ دُعَاءَ الْمُبْتَلَى مُجَابٌ۔“

”اللہ تعالیٰ آپ کو بے پایاں اجر عطا فرمائے اور تازیت آپ کو آپ کے دینی امور میں اور جسمانی اعتبار سے عافیت سے سرفراز فرمائے کیونکہ اس تکلیف و مصیبت کی وجہ سے تمہیں تین فضیلتیں ملی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ تیرے رب کی طرف سے یاد دہانی ہے کہ تو اس کی وجہ سے اپنے رب کو یاد رکھ۔ دوسری گزشتہ گناہوں کا معاف ہونا اور تیسری یہ ہے کہ جو تیرا جی چاہے دعا کر کیونکہ مصیبت زدہ کی دعا قبول کی جاتی ہے۔“

نوٹ: نمبر ۲ پر بھی ایک دُعاء نقل کی گئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے فرمائی، شاید وہ موقعہ اور تھا اور یہ اور ہے۔

## (۶) بخار کا علاج:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الْحُثِّيَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔“

”یقیناً بخار جہنم کی لو ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

احادیث میں کئی بیماریوں کے علاج بتلائے گئے ہیں مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ علم طب کے اصول ہیں جن کی تفصیلات اور ہر مریض کی خصوصی کیفیت کے مطابق مقدار و ترکیب استعمال ماہرین طب ہی بتا سکتے ہیں یہ طریق کار درست نہیں کہ کسی حدیث شریف میں کوئی نسخہ دیکھا اور از خود اس پر عمل شروع کر دیا۔ ماہر فن طبیب کی مشاورت و ہدایات کے بغیر از خود علاج بعض دفعہ مضر ہوتا ہے۔

## (۷) بخار جہنم کی حرارت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ الْحُثِّيَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔“

”بے شک بخار جہنم کی حرارت ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

(۸) حضرت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخار کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا:

”إِذَا وَجَدْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ فَإِنَّهَا هُوَ شَيْءٌ مِنْ

جَهَنَّمَ۔“

”جب تمہیں کچھ بھی بخار ہو تو اسے پانی سے ٹھنڈا کرو کیوں کہ یہ جہنم کی چیز

ہے۔“

## (۹) بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو:

فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں کہ جب کسی عورت کو بخار ہوتا تو حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی سے علاج کرنے کا حکم فرماتیں تو اس کے بدن اور کپڑوں کے درمیان پانی چھڑکا جاتا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں:

”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نُبْرِدَهَا بِالنَّاءِ۔“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا

حکم فرمایا۔“

(۱۰) حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

”الْحُثَى مِنْ فَيِّحٍ جَهَنَّمَ فَأُبْرِدُوهَا بِالنَّاءِ۔“

”بخار جہنم کی حرارت ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔“

(۱۱) ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مجھے خط لکھ کر بلایا تو میں کئی دن دیر سے گیا، دریافت فرمایا: تمہیں کس وجہ سے دیر ہوئی

ہے؟ میں نے عرض کیا بخار کی وجہ سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”الْحُثَى مِنْ فَيِّحٍ جَهَنَّمَ فَأُبْرِدُوهَا بِمَاءِ ذَمْزَمٍ۔“

”بخار جہنم کی آگ ہے اسے آب زم زم سے ٹھنڈا کرو۔“

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الْحُثَى مِنْ كَيْبِرِ جَهَنَّمَ فَتَنَحَّوْهَا عَنْكُمْ بِالنَّاءِ الْبَارِدِ۔“

”بخار جہنم کی بھٹی سے ہے اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے اپنے آپ سے

ہٹاؤ۔“

## (۱۳) بخار موت کا جاسوس ہے:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الْحُتَّى رَاءِدُ الْمَوْتِ وَهِيَ سِجْنُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يَخْبِسُ عَبْدَهُ إِذَا شَاءَ ثُمَّ يُرْسِلُهُ إِذَا شَاءَ فَفَقِّرُوهَا بِالْمَاءِ۔“

”بخار موت کا جاسوس ہے۔ یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی قید ہے جب وہ چاہتا ہے اسے قید کر لیتا ہے اور جب چاہتا ہے آزاد کر دیتا ہے۔ بخار کو پانی سے چلتا کرو۔“

## (۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهِ الْوَعَكُ أَمْرًا بِالْحَسَاءِ فَصَنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحْسُوا مِنْهُ وَيَقُولَ لِيَزْتَوِعَنَّ فُؤَادِ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ بِالْمَاءِ الْوَسَخِ عَنْ وَجْهِهَا۔“

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے جب کسی کو بخار آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شور بابتانے کا حکم فرماتے، شور بانایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کو اس کے گھونٹ بھرنے کا حکم فرماتے اور ارشاد فرماتے یہ تمگیں کے دل کا غم دور کرتا ہے اور بیمار کے دل کی بیماری دور کرتا ہے جس طرح تم اپنے چہرے سے میل کو پانی کے ساتھ دور کرتی ہو۔“

## (۱۵) بخار دور کرنے کا عمل:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْحُتَّى فَإِنَّ الْحُتَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَلْيَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِيًا يَسْتَقْبِلُ جَرِيَةَ الْمَاءِ“

فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقِ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ  
الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلِيُغْتَسِبَ فِيهِ ثَلَاثَ غَسَّاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ  
فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فَعِنِ خَنَسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فَعِنِ سَبْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ  
السَّبْعَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔“

”جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو یہ جہنم کا حصہ ہے اسے چاہیے کہ اسے  
ٹھنڈے پانی سے بجھائے، فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے بہتی نہر پر جائے، پانی  
کے بہاؤ کی طرف منہ کر کے کہے ”بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقِ رَسُولَكَ“ پھر  
اس میں تین غوطے لگائے۔

تین دن ایسی طرح کرے، اگر صحت یاب نہ ہو تو پانچ دن کرے، پھر بھی  
تندرست نہ ہو تو سات دن یہ عمل کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخار سات دن سے آگے  
نہ بڑھے گا۔“

### (۱۶) ایک جامع دُعاء:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا اور جب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے تو  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سکھایا کہ جب بیماری آئے تو یوں کہو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَرَبِّ الْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا  
طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا إِجْلَالًا لِلَّهِ وَكِبْرِيَاءَهُ  
وَقُدْرَتِهِ وَعَظَمَتِهِ بِكُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ كَتَبْتُ عَلَى فِيهِ الْمَوْتَ  
فَاغْفِرْ لِي وَأَخْرِجْنِي مِنْ ذُنُوبِي وَأَسْكِنْنِي فِي جَنَّةِ عَدْنِ۔

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے  
اسی کی حکومت ہے، اس کی تعریف ہے وہ ہی زندگی اور موت دیتا ہے وہی ہمیشہ زندہ ہے  
جس پر کبھی موت نہیں آئے گی، وہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے، وہی بندوں اور ملکوں کا

رب ہے، ہر حال میں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، پاکیزہ تعریفیں بھی اور مبارک بھی۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہت بڑا ہے اس کی عظمت، بڑائی اور قدرت سب سے بڑھ کر ہے، اے اللہ! اگر آپ نے اسی بیماری میں میری موت لکھی ہے تو میری مغفرت فرمائیے، مجھے گناہوں سے بری کر دیجئے اور جنت عدن میں جگہ عطا فرمائیے۔“

### (۱۷) پھنسی کا علاج:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

”دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ  
بُثْرَةٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ ذَرِيرَةٍ فَأْتَيْتُ بِهَا فَوَضَعَهَا عَلَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُكَبِّرَ  
الصَّغِيرِ وَمُطْفِئِ الكَبِيرِ أَطْفِئْهَا عَنِّي فَطُفِئَتْ۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ کی دو انگلیوں کے درمیان پھنسی نکلی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ ذریرہ ہے؟ میں ذریرہ لائی تو اسے پھنسی پر رکھ کر یوں دعا کی:

”اللَّهُمَّ مُكَبِّرَ الصَّغِيرِ وَمُطْفِئِ الكَبِيرِ أَطْفِئْهَا عَنِّي۔“

”اے اللہ! چھوٹے کو بڑا کرنے والے اور بڑے کو ختم کرنے والے اسے ختم فرما دیجئے۔“

اس کے بعد وہ پھنسی ختم ہو گئی۔

نوٹ: ذریرہ اس زمانہ کی ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے۔

### (۱۸) تکلیف کی شدت کے وقت کی دعاء:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ یوں لگتا تھا اسے بڑی تکلیف ہو رہی ہے تو ارشاد فرمایا: تم یوں دعا کیوں نہیں مانگتے؟

”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

النَّارِ۔“

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمائیے اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالیجئے۔“

(۱۹) تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر پڑھنے کی دعاء:

محمد بن سالم کہتے ہیں ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں کوئی تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھو:

”بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعٍ

هَذَا۔“

”اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں اپنی اس بیماری کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے غلبہ و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔“

پھر ہاتھ ہٹا کر اسے طاق مرتبہ پڑھو۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ دعا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔

(۲۰) نجات دلانے والی دعاء:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُخْبِرُكَ بِاَمْرٍ هُوَ حَقٌّ مِّنْ تَكَلَّمَ بِهِ فِيْ اَوَّلِ مَضْجِعِهِ

مِنْ مَّرَضِهِ نَجَّاهُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ النَّارِ فَاَعْلَمَ اَنَّكَ اِذَا اَصْبَحْتَ لَمْ تُسِّسْ

وَ اِذَا اَمْسَيْتَ لَمْ تُصْبِحْ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ مَضْجِعِكَ مِنْ

مَرَضِكَ نَجَّكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ تَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ

لَا يَمُوْتُ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا

فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا كَبِيْرًا رَبَّنَا وَجَلَّالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ

مَكَانٍ اللّٰهُ اِنَّ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِيْ مَرَضِيْ هَذَا فَاَجْعَلْ

رُوحِي فِي أَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَّا الْحُسْنَىٰ وَبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ كَمَا  
 بَاعَدْتَ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ قَالَ فَإِنْ مِثِّي فِي  
 مَرَضِكَ ذَلِكَ فَأَلِي رِضْوَانِ اللَّهِ وَالْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ قَدِ اقْتَرَفْتَ ذُنُوبًا  
 تَابَ اللَّهُ عَلَيْكَ۔“

اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں ایک ایسا سچا کلام نہ بتاؤں جو آدمی بیماری کے پہلے  
 حملہ میں اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات عطا فرمائیں گے؟ میں نے عرض کیا  
 میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا:  
 ”اگر تم صبح کو کہو گے تو شام سے پہلے، شام کو کہو گے تو صبح سے پہلے نجات ملے گی۔ جب  
 تم بیماری کے پہلے ہی مرحلے میں کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں آگ سے نجات دیدیں گے۔  
 یوں کہو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ  
 وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 كَبِيرًا كَبِيرًا رَبَّنَا وَجَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ  
 أَمْرَضْتَنِي لِتَقْبِضَ رُوحِي فِي مَرَضٍ هَذَا فَاجْعَلْ رُوحِي فِي أَرْوَاحِ مَنْ  
 سَبَقَتْ لَهُ مِنَّا الْحُسْنَىٰ وَبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ كَمَا بَاعَدْتَ أَوْلِيَاءَكَ  
 الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ۔

اگر تم اپنی اسی بیماری میں فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضوان و جنت میں جاؤ گے  
 اور اگر تم نے گناہ کیے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔“



## (۲۱) مریض کے پاس بیٹھ کر پڑھنے کی دعاء:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَا جَلَسَ رَجُلٌ إِلَى مَرِيضٍ لَمْ يَقْضِ أَجَلَهُ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ

رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا

شَفَى-“

”جو آدمی مریض کے پاس بیٹھ کر تین یا سات بار پڑھے: ”أَسْأَلُ اللَّهَ

الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَهُ“ اگر اس مریض کی موت نہیں آئی تو شفا یاب

ہو جائے گا۔“

## (۲۲) عیادت کے وقت کی دعاء:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَسْكَأُكَ عَدُوًّا أَوْ يَشِيئُ

لَكَ إِلَى صَلَاةٍ-“ ”جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے ”اللَّهُمَّ

اشْفِ عَبْدَكَ يَسْكَأُكَ عَدُوًّا أَوْ يَشِيئُ لَكَ إِلَى صَلَاةٍ“ (اے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو شفا

دے دیجئے جو آپ کے دشمن سے لڑتا ہے یا نماز کیلئے جاتا ہے)“

## (۲۳) حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ

تعالیٰ عنہم پر کیا جانے والا دم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ

فَقَالَ كَانَ أَبُوكُمْ إِبْرَاهِيمُ يَعُودُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ بِهَوْلَاءِ الْكَلْبَاتِ

أَعِيذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ  
لَأُمَّةٍ۔“

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما پر دم کرتے اور فرماتے تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل  
و حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات سے دم کرتے تھے۔

”أَعِيذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ  
عَيْنٍ لَأُمَّةٍ۔“

(۲۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”أَلَا أَعْلَمُكَ عَوْدَةَ كَانَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ يَعُوذُ بِهَا إِسْحَاقُ وَإِسْمَاعِيلُ وَأَنَا  
أَعُوذُ بِهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَبْعَ  
اللَّهُ دَاعِيَا لِمَنْ دَعَا لَأَمْرٍ مَا وَرَاءَ أَمْرِ اللَّهِ لَرَأْمِي يَوْمِي۔“

”کیا میں تمہیں وہ دم نہ سکھاؤں جو میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام،  
اسحاق و اسماعیل علیہما السلام پر کیا کرتے تھے اور میں حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کرتا  
ہوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا، یوں کہو:

”حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَبْعَ اللَّهِ دَاعِيَا لِمَنْ دَعَا لَأَمْرٍ مَا وَرَاءَ أَمْرِ اللَّهِ  
لَرَأْمِي يَوْمِي۔“

”مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہیں جو کسی مشکل میں اللہ تعالیٰ کو پکارے وہ سنتے ہیں، اللہ  
تعالیٰ کے سوا کوئی مشکلات و مسائل حل کرنے والا نہیں ہے۔“

(۲۵) حضرت سعد کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء:

موسیٰ بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے  
اور ان کیلئے یوں دُعا کی:

”أَذِيبُ عَنْهُ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ أَنْتَ الشَّافِي لَاشَافِي إِلَّا  
أَنْتَ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا أَيُّكَ مِنْ كُلِّ حَسَدٍ أَوْ عَيْنٍ أَلْتُهُمْ أَصَحَّ  
قَلْبَهُ وَجِسْمَهُ وَاشْفِ سُقْمَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ۔“

”اے لوگوں کے پروردگار و بادشاہ! ان کی بیماری دور فرمائیے، آپ شفاء دینے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔ اے سعد! میں تمہیں حسد کے سبب یا نظر بد کے سبب ہونے والی ہر بیماری سے شفاء کا دم کرتا ہوں۔ اے اللہ! اس کے دل اور جسم کو تندرست کر دیجئے، اس کی بیماری کو شفاء دیجئے اور اس کی دعا قبول فرمائیے۔“

### (۲۶) ہر بیماری کا علاج:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ کلمات ہر بیماری کا علاج ہیں:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ وَأَسْبَاءِهَا كُلِّهَا عَامَةً مِنْ شَرِّ السَّامَةِ  
وَالْهَامَةِ وَشَرِّ الْعَيْنِ اللَّامَةِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ ابْنِ  
قَتْرَةَ وَمَا وَلَدَ۔“

### (۲۷) معوذات:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَكَى قَرَأَ عَلَى نَفْسِهِ الْمَعُودَاتِ وَنَفَثَ۔“

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر

اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے۔“

نوٹ: معوذات سے مراد قرآن کریم کی آخری دو سورتیں فلق و ناس بھی ہو سکتی ہیں

اور وہ دعائیں بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور ان میں بیماری سے حفاظت

کی درخواست کا مضمون ہے۔

## (۲۸) رسول اللہ ﷺ پر حضرت عائشہ کا دم:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دم کیا کرتی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفا میں تھے تو میں جا کر حسب سابق دم کرنے لگی، ارشاد فرمایا:

”ارْفَعِي عَنِّي فَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَنْفَعُنِي فِي الْمُدَّةِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبِّ

النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ إِشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔“

”مجھ پر دم نہ کرو ایک مدت تک مجھے اذہب البأس رب الناس بیدک الشفاء

لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما۔ کا دم کرنا فائدہ دیتا رہا۔“

مطلب یہ ہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وصال کا علم ہو چکا تھا اس لیے فرمایا اب اس دم سے فائدہ نہیں ورنہ پہلے اسی دم سے شفاء ہوتی تھی۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا دعا پڑھ کر دم کرنے سے مریض کو شفاء ہوتی ہے۔

## (۲۹) رسول اللہ ﷺ پر حضرت فاطمہ کا دم:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب تکلیف ہوتی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عموماً اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دم کرتیں:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا شَافِيَ إِلَّا

أَنْتَ إِشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

آپ رضی اللہ عنہا یہ پڑھ کر پھونک مارتی تھیں، تھکتا رہتا نہیں تھیں۔

## (۳۰) حضرت عثمان کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعاء:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سات بار یوں فرمایا:

”أَعْيُنُكَ بِاللَّهِ الْأَحَدِ الصَّدِيقِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا

أَحَدٌ مِنْ شَيْءٍ مَا تَجِدُ۔“

”تمہیں جو بھی بیماری ہے میں اس کے شر سے بچانے کیلئے تمہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو اکیلے ہیں بے نیاز ہیں نہ کوئی ان کی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں اور نہ کوئی ان کا ہم سر ہے۔“

جب اٹھ کر تشریف لے جانے لگے تو فرمایا اے عثمان! یہی پڑھ کر دم کیا کرو اس سے بہتر دم کوئی نہیں ہے۔

(۳۱) حضرت علیؑ کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عیادت کی تو فرمایا جس مریض نے ان کلمات سے دم کیا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے مرض میں افاقہ عطا فرماتے ہیں۔ اگر اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار یہ پڑھا:

”أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ۔“

”میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری شفاء کی درخواست کرتا ہوں جو عظیم ہے، عرش

عظیم کا مالک ہے۔“

نوٹ: جب آدمی نے خود اپنے اوپر دم کرنا ہو تو اس میں ”أَنْ يَشْفِيكَ“ کی جگہ ”أَنْ يَشْفِيَنِي“ کہے۔

(۳۲) ہر مریض کیلئے منون دُعاء:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مریض کیلئے دُعا فرماتے تو یوں کہتے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ

”اے تمام لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمائیے اور شفاء عطا فرمائیے،

آپ ہی شفاء دینے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔“

### (۳۳) مریض کی اپنے لیے دعاء:

حضرت عبداللہ بن ابی صالح کہتے ہیں میں حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔ حالانکہ اس وقت میں مریض تھا، میں نے کہا اے ابو عبدالرحمن! آپ میرے لیے دعا کیجئے؟ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”تم خود اپنے لیے دعا کرو اس لیے کہ مضطر مجبور کی دعا قبول ہوتی ہے۔“

### (۳۴) حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی دعاء:

ابو زبید کہتے ہیں میں، نوف بکالی، بنی عامر کے ایک آدمی اور ایک دوسرے شخص کے ساتھ مل کر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے گئے تو ہم نے کہا ”اللّٰهُمَّ عَافِهِ وَاشْفِهِ“ (اے اللہ! انہیں عافیت و شفاء بخشئے) انہوں نے فرمایا یوں کہو:

”اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلُهُ عَاجِلًا فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاِنْ كَانَ اَجَلًا فَعَافِهِ

وَاشْفِهِ۔“

”اے اللہ! اگر ان کی موت کا وقت آ پہنچا ہے تو ان کی مغفرت فرمائیے اور ان

پر رحم فرمائیے اور اگر ابھی مہلت باقی ہے تو انہیں عافیت اور شفاء بخشئے۔“

نوٹ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام خالد بن زید بن کلیب ہے۔ کبار صحابہ میں سے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے انہیں کے ہاں قیام فرمایا۔ ۵۰ھ میں روم میں جہاد کرتے ہوئے ان کا انتقال ہوا۔

ابو زبید کا نام عَبَّثُزَّہ ہے۔ یہ کوئی ہیں۔ ۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ نوف بکالی شامی

ہیں اور ۹۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔

مذکورہ بالا واقعہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعلیٰ درجہ کے

تعلق باللہ کی خبر دے رہا ہے کہ انہیں موت سے خوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی و مطمئن ہیں۔

(۳۵) ایک مریض کو رسول اللہ ﷺ نے جو دعاء سکھائی:  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرورِ کونین  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مریض آدمی کے پاس عیادت کیلئے تشریف  
لائے تو وہ اس کی شکایت کرنے لگا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا، یوں دُعا مانگو:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ أَوْ صَبْرَكَ عَلَى بَلَائِكَ أَوْ  
خُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ۔“

”اے اللہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے جلدی صحت عطا  
فرمائیں یا اپنی آزمائش پر صبر کی توفیق عطا فرمائیں یا دنیا سے اپنی رحمت کی طرف منتقل  
فرمادیں۔“

(۳۶) ایک دیہاتی کا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو فرمایا:  
”طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔“

”اِنْ شَاءَ اللَّهُ بہتری ہوگی۔“

اس نے کہا بہتری کیا ہوگی یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے پر اُبل رہا ہے تاکہ اسے  
قبرستان لے جائے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”فَنِعْمَ إِذَا۔“

”ایسا ہوا تو بھی بہتری ہے۔“

نوٹ: مقصد یہ ہے کہ اگر موت آگئی تو بھی بیماری بہتری کا سبب ہے کیونکہ موت تو  
آخر آتی ہی ہے۔ اگر بیماری کے بعد آئی تو بیماری کے سبب گناہ دُھل جائیں گے جو بہر حال  
بھلائی ہے۔

(۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دُعاء:

نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بخار ہوتا تو وہ یوں دُعاماں لگتے:

اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنَّا الرَّجْزَ-

”اے اللہ! اس تکلیف کو ہم سے ہٹا دیجئے۔“

(۳۸) ابو غسان رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاء:

ابو غسان کہتے ہیں میں نیشاپور میں تھا کہ مجھے شدید بخار ہو گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دُعاماں لگی:

”اے اللہ! آپ نے جب بھی مجھے نعمت عطا فرمائی اس پر میرا شکر کم ہی رہا، جب بھی آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا، میں پوری طرح صبر نہ کر سکا۔ پس اے وہ ذات کہ جس نے اپنی نعمت پر میرے شکر کی کمی کے سبب مجھے رسوانہ کیا، اے وہ ذات! جس نے آزمائش کے وقت میرے صبر کی کمزوری پر مجھے سزا نہ دی اور اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہوں میں مبتلا دیکھ کر بھی مجھے رسوانہ کیا میری تکلیف دور فرما دیجئے۔“

اس دُعا کے بعد میرا بخار ختم ہو گیا۔

(۳۹) رسول اللہ ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک اور دُعاء:

حجاج بن فرافصہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مریض یہ (ذیل کی دُعاء) پڑھے اللہ تعالیٰ اسے شفاء عطا فرماتے ہیں۔

”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الرَّحْمَنِ الْمَلِكِ الدِّيَّانِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

مُسْكِنُ الْعُرْوِقِ الضَّارِيَةِ وَمُنِيْمُ الْعُيُونِ السَّاهِرَةِ سَكِنُ عُرْوِقِ

الضَّارِيَةِ وَنَوْمِ عَيْنِي السَّاهِرَةِ۔“

”پاک ہے وہ ذات جو مالک ہے تقدیس والی، انتہائی مہربان ہے، بادشاہ ہے، بدلہ دینے والی ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ ہی تکلیف میں لوگوں کو آرام



دینے والے اور بے خواب آنکھوں کو سلانے والے ہیں، آپ میری تکلیف دہ رگوں کو آرام دیجئے اور میری بے خواب آنکھوں کو نیند دیجئے۔“

(۴۰) پھوڑے کے لیے دُعاء:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میری گردن میں ایک پھوڑا نکل آیا۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا علاج دریافت کرو، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تو ارشاد فرمایا: (اسے کہو کہ)

”ضَعِي يَدِكَ عَلَيْهِ وَقُولِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي شَرًّا  
مَا أَجِدُ وَفَحِشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَكِينِ عِنْدَكَ بِسْمِ  
اللَّهِ فَعَلْتُهُ فَانْخَبِصْ“

پھوڑے پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دُعا پڑھو:

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي شَرًّا مَا أَجِدُ وَفَحِشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ  
الْمُبَارَكِ الْمَكِينِ عِنْدَكَ بِسْمِ اللَّهِ-

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتی ہوں۔ اے اللہ! جو بیماری مجھے

ہوئی ہے مجھے اس کے شر سے بچائیے اور اس کو اپنے مبارک و طیب نبی کی دُعا سے ختم فرمائیے، جن کا آپ کے ہاں بڑا رتبہ ہے، میں اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی دُعا کو ختم کرتی ہوں۔“

مذکورہ حدیث کے ایک راوی ابوالفضل کہتے ہیں میں نے یہ دُعا جس مریض پر

پڑھی اسے شفاء ہوئی سوائے اس کے جس کی موت آ پہنچی تھی۔

## حواشی

- (۱) حدثنا محمد بن عثمان العجلي حدثنا خالد بن مخلد عن ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حبيبة عن داؤد بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس قال-
- (۲) حدثنا ابو محمد الأزدي حدثنا شعيب بن راشد عن عمرو بن خالد عن ابي هاشم عن زاذان عن سليمان قال عاذني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال-
- (۳) حدثنا شراويل بن عروة حدثنا ابوبكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل على مريض وضع يده اليمنى على خده فقال-
- (۴) حدثنا زيد بن اخزم الطائي حدثنا يحيى بن حماد حدثنا ابو عوانة عن عاصم الاحول عن سليمان رجل من أهل الشام عن بن أخي عبادة بن الصامت عن عبادة بن الصامت قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وبه من الوجع ما لا يعلم شدته الا الله ثم دخلت عليه بالعشى فقلت يا رسول الله اني دخلت عليك بالغداة وبك من الوجع ما لا يعلمه الا الله ثم دخلت عليك بالعشى وقد برأك قال-
- (۵) حدثني القاسم بن خليفة حدثنا سهل بن هاشم عن الأوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال فقد رسول الله صلى الله عليه وسلم سليمان فسأل عنه فأخبرانه عليل فأتاه يعودة ثم قال-
- (۶) حدثنا علي بن الجعد حدثنا زهير عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أو قال سمعت عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۷) حدثنا القواريري حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر حدثني نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-
- (۸) وحدثنا القواريري حدثنا يزيد بن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الوعك فقال-
- (۹) حدثنا القواريري حدثنا الحكم بن حزن حدثنا هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت ابي بكر انها كانت اذا أخذ المرأة الوعك أمرت بها فصبته بينها وبين جددها وتقول-
- (۱۰) حدثنا ابو خيثمة حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن أبيه عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول-
- (۱۱) حدثنا احمد بن ابراهيم حدثنا عفان حدثنا همام حدثنا أبو جمره قال كتب الى ابن عباس فاحتبست عنه أياما فقال ما جسك فقلت الحي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-
- (۱۲) حدثنا احمد بن ابراهيم حدثنا روح بن عبادة حدثنا سعيد عن قتادة عن الحسن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-
- (۱۳) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حماد بن زيد عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم-

- (۱۳) حدثنا احمد بن ابراهيم حدثنا روح بن عباد حدثنا مرزوق ابو عبد الله الشامي حدثني سعيد رجل من اهل الشام حدثنا ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال -
- (۱۵) حدثنا عبيد ابن عمر حدثنا اسماعيل بن ابراهيم حدثنا - - - المكي عن أمه عن عائشة -
- (۱۶) حدثنا ابراهيم بن راشد الادمي حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا مخلد بن مروان اليحمدي حدثنا يحيى الاعرج عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال -
- (۱۷) حدثني محمد بن عباد بن موسى حدثنا حجاج بن محمد عن بن جريج اخبرني عمرو بن يحيى بن عمارة بن أبي حسن حدثني مريم بنت اياس بن البكير عن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم قالت -
- (۱۸) حدثنا رحيم المعولي حدثنا عبد القاهر بن شعيب بن الحبحاب حدثنا شعبة عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على رجل يعودة كأنه يتوجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۱۹) حدثنا ابو عبيدة بن عبد الصمد حدثني أبي حدثنا ابو مطر محمد بن سالم حدثنا ثابت قال لي -
- (۲۰) حدثني ابو نصر التمار حدثني عامر بن يساف عن يحيى عن الحسن عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۲۱) حدثنا اسماعيل بن ابراهيم بن بسطام حدثنا حبان بن علي عن حجاج بن أرطاة عن عبد الله بن الحارث عن بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۲۲) حدثنا عبد المتعال بن طائب حدثنا بن وهب حدثني حيي عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۲۳) حدثنا مهدي بن حفص والحسن بن عرفة حدثنا معتمر والاعمش كلاهما عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال -
- (۲۴) حدثني عقبة بن مكرم العمي حدثني نعيم بن مورع بن توبة العنبري حدثني محمد بن خلف المخزومي عن أبيه عن جده عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -
- (۲۵) حدثني عبد الكريم بن الهيثم بن زياد حدثنا حجاج بن ابراهيم حدثنا بن وهب عن موسى بن علي عن أبيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد سعدا في مرض له ثم دعاه قال -
- (۲۶) حدثنا عبد الاعلى بن حماد حدثنا معتمر سمعت ليثا يحدث عن أبي فزارة عن سعيد بن جبير أو مقسم عن ابن عباس وقال معتمر مرة عن ليث عن أبي فزارة عن مقسم عن ابن عباس يرفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه الكلمات دواء من كل داء -
- (۲۷) حدثنا احمد بن حاتم الطويل حدثنا مالك بن أنس عن بن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم -

(۲۸) حدثنا مهدي بن حفص حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن مالك النكري عن أبي الجوزاء عن عائشة قالت كنت اعوذ النبي صلى الله عليه وسلم فلما كان في البرضة التي اصيب فيها ذهبت افعل كما كنت افعل فقال-

(۲۹) حدثنا يعقوب اخبرنا عمرو بن عون حدثنا كثير بن سليم عن أنس بن مالك قال-

(۳۰) حدثني رحيم المغولي عبد الرحيم بن عباد حدثني خالد بن عبد الرحمن المخزومي ببكة حدثنا سفيان الثوري عن عاصم بن أبي النجود عن أبي عبد الرحمن السلمي عن عثمان بن عفان قال دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا مريض فقال-

(۳۱) حدثنا رحيم حدثني خالد بن عبد الرحمن عن سفيان عن عاصم عن زهر عن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد عليا فقال ما من مريض لم يقض أجله تعوذ بهؤلاء بكلمات الا خفف الله عنه-

(۳۲) حدثنا سعيد بن محمد الجرمي حدثنا عنبة بن عبد الواحد عن محمد بن يعقوب عن اسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم-

(۳۳) حدثني الحسين بن محمد السعدي الزارع حدثنا عمر بن أبي خليفة العبدى حدثني عبد الله بن أبي صالح قال-

(۳۴) حدثنا إسحاق بن أبي الحارث حدثنا أبو النظر حدثنا شعبة عن يزيد بن خير سمعت أبا يزيد قال دخلت على أبي أيوب أنا ونوف البكالي ورجل من بني عامر ورجل آخر لنعودة فقلنا-

(۳۵) حدثنا سباعيه بن عبد بن زهارة الرقي حدثنا يوسف بن عطية قال عاد وانا مريض فحدثني أنه دخل هو وثابت على أنس بن مالك فأخبرهم أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على رجل وهو يشتكى فقال-

(۳۶) حدثنا محمد بن الوليد قرشي حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس-

(۳۷) حدثنا إبراهيم حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن نافع عن القاسم عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الحي من فيح جهنم فأطفئوها بالباء قال نافع وكان بن عمر يقول إذا كانت به-

(۳۸) حدثنا ابوبكر الصيرفي حدثنا ابو غسان عباة قال-

(۳۹) حدثني علي بن محمد بن ابراهيم حدثنا ابو صالح حدثني ليث بن سعد عن ابراهيم بن أعين عن عباد بن شيبه عن حجاج بن فرافصة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال-

(۴۰) حدثنا محمد بن ادريس حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن حدثنا عمرو بن النعمان عن كثير أبي الفضل حدثني أبو صفوان شيخ من أهل مكة عن أسماء بنت أبي بكر قالت خرج خراج في عنقي فذكرته لعائشة فقلت سلى لي النبي صلى الله عليه وسلم فسألته فقال-

قال ابو الفضل فباقلته على مريض لم يحيىء أجله الا برأ باذن الله-



## ڈاکٹر محمد حمید اللہ

- خطبات بہاولپور
- پیغمبر اسلام ﷺ
- محمد رسول اللہ ﷺ (سیرت پاک)
- رسول اللہ ﷺ کی حکمرانی و جانشینی
- دنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث (صحیفہ حمام بن مہبہ)
- نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ (اول، دوم)
- ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی بہترین تحریریں

## ڈاکٹر ڈاکر نائیک

- مختلف مذاہب میں تصورِ خدا
- مسلمان عورت: مظلوم نہیں خوش قسمت
- اسلام پر غیر مسلموں کے اعتراضات اور ان کے جوابات
- قرآن اور جدید سائنس
- خطبات ڈاکٹر ڈاکر نائیک
- قرآن کریم، فرمانِ خداوندی؟
- عالمگیر اخوت

## What Really is Allah's Message

- اسلام دینِ کائنات
- اسلام دینِ امن
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولاتِ شب و روز
- امام احمد بن شعیب النسائی
- خاموشی کی فضیلت اور زبان کی حفاظت
- علامہ ابن ابی الدنیاء
- بخشش کی راہیں
- علامہ ابن ابی الدنیاء
- دُعا: مومن کا ہتھیار
- زابد محمود قاسمی
- فضائلِ اعمال
- محمد زکریا کاندھلوی

حدیث



بیکن بُکس

فون: 042-37320030  
فون: 061-8520790, 6520791

غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور  
گلگت، ملتان  
info@beaconbooks.com.pk  
www.beaconbooks.com.pk

